U63896 P Y6-1209

Title - DABISTAAN-E-MAARFAT.

Creator - Padri John Toms.

Publisher - Matba Ameer (Lucknow).

Date - 1877.

Pages - 155

Subjects - Tazkira Aisi Maseeh; Islam - Tasawwuf; Islam - Akhlaqiyaat; Islam - Taleemaat; Islam - Aqayad-o-Iman

بفضل خالق زمین و زمان و بانی مکین و مکان

نسخہ دلپذیر پسندیدہ صغیر و کبیر مجمع ہدایت و نصیحت مسمّٰی

داستان مختصر

مترجمہ پادری جان [illegible] صاحب [illegible] دہلی [illegible]

بمطبع امریکن مشن [illegible] باہتمام پادری [illegible] صاحب طبع ہوا

UNIVERSITY LIB[illegible]
MAR 1957
MUSLIM UNIVERSITY, [illegible]
CHEC[illegible]D-2002

فہرست مضامین دبستان معرفت

۶۳۸۹۶ ۱۹۷
URDU STACKS

صفحہ	مضامین
۱ و ۲	دیباچہ
۳ و ۱۴	پہلا سبق معرفت الٰہی کے بیان مین
۱۴-۲۷	دوسرا سبق توبہ کے بیان مین
۲۸-۳۸	تیسرا سبق اس امر کے بیانمین کہ فرشتے توبہ کرنیوالونکے حال پر خوش ہوتے ہین
۳۸-۵۲	چوتھا سبق ایمان کے بیان مین-
۵۳-۶۴	پانچوان سبق حفاظت الٰہی کے بیان مین
۶۵-۷۸	چھٹوان سبق یسوع مسیح کے بیان مین -
۷۸-۹۰	ساتوان سبق شفاعت کے بیان مین
۹۱-۱۰۱	آٹھوان سبق حساب روز قیامت کے بیان مین
۱۰۲-۱۱۱	نوان سبق اس امر کے بیانمین کہ چھوٹی چھوٹی باتونسے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہین
۱۱۲-۱۲۴	دسوان سبق اس امر کے بیان مین کہ بچی ہوئی چیز کو ضائع نکرنا چاہئے
۱۲۴-۱۳۸	گیارہوان سبق سبت کے پاک رکھنے کے بیانمین
۱۳۹-۱۵۵	بارہوان سبق قبر کی فتح کھود ڈالنے کے بیان مین -

63896
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U63896
1 SEP
1 SEP 1973

دیباچہ

حال یہہ ہے کہ مدت سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو سنڈے اسکولون مین ہندوستانی لڑکون کے لائق تعلیم ہو ظاہر ہے کہ ہماری ملک کے زبان مین اِس قسم کے اسباب کم ہین اور اِسی جہت سے لیبا اوقات تعلیم و تعلّم مین دقتین چند در چند پیش آیا کرتی ہین۔ انگریزی زبان مین کہ جامع علوم و فنون ہے ہر قسم کی کتاب ہر طبیعت کی مناسب موجود ہر مگر ہندوستان کے لوگ خصوصاً عزیزالوجود لڑکے کہ اوس عمر تک کسی ہندوستانی کو اچھی طرح انگریزی آتی بہی نہین ہے ایسی کتابون کے نفع سے محروم رہتے ہین۔ اِسواسطے خاکسار نے مناسب جانا کہ اس قسم کی کوئی کتاب اردو مین ترجمہ کیجاوے۔ بعد تلاش کامل کے ڈاکٹر ٹاڈ صاحب کی کتاب کو

نہایت مفید پایا صاحب موصوف کے خیالات نہایت عمدہ اور واضح اور مناسب طبیعت لڑکون کی ہین۔ کوئی بات ایسی نہین بیان کی ہے جسکو طرح طرح کی مثالون سے نہ سمجھایا ہو گویا کہ یہ کہنا چاہیے کہ ہر بات کی ایک صورت بنا کر کھڑی کر دی ہے ۔

غرضکہ ایسی نادر کتاب کو اِس خاکسار نے بڑی جانفشانی سے عرصہ قلیل مین بعبارت اردو سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا اور نام اوسکا دبستان معرفت رکھا۔ امید ہے کہ مقبول طبائع اہالیان کیٹی ہو اور ناظرین باتمکین اِس سے نفع اوٹھاوین *

المرقوم

۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع
بمقام بریلی

پادری جان ٹامس
مدرس مدرسۂ علم الٰہی بریلی *

دبستانِ معرفت

پہلا سبق

ہمنے کیونکر جانا کہ کوئی خدا ہے

(خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا یوحنا ۱ باب ۱۸ آیت)

خدا لفظ فارسی ہے عربی مین اوسکو اللہ اور عبرانی مین الوہ اور لاطینی مین ڈی الیس اور یونانی مین تھیاس کہتے ہین مگر چونکہ اردو زبان مین لفظ خدا کثیر الاستعمال ہے اسواسطے اوسی کے اصل معنی اور ترکیب کا ذکر اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ لفظ خدا مرکب ہے خود اور آ سے خود کے معنی فارسی مین آپ کے ہین اور آ امر کا صیغہ مصدر آمدن سے ہے ہمارے بزرگون نے یہ نام اسواسطے مقرر کیا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ اوسکی ذات قدیمی ہے۔

یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ اپنی ذات مین دوسرے کا محتاج نہین ہے۔ اور اوسکی ذات پاک جمیع صفات کمالات کو مستجمع ہے اور یہی معنی واجب الوجود کے ہین۔ لیکن اے لڑکو مین تم سے پوچھتا ہون کہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ کیا تمنے کبھی خدا کو دیکھا ہے۔ نہین۔ خدا کو کبھی کسی نے نہین دیکھا۔

تم جانتے ہو کہ دنیا مین ایسی بھی چیزین ہین جنکو تمنے کبھی نہ دیکھا ہو۔ ہان بہتیری چیزین ہین تمنے پیرس یا روم کو کبھی نہین دیکھا ہی پہر بہی جانتے ہو کہ اس نام کے دو شہر ہین۔ اسواسطے کہ تمنے اور لوگون سے جو وہان ہو آئے ہین اور دیکھہ آئے ہین سُنا ہے۔ اب فرض کرو اگر وہان کوئی نہ گیا ہوتا نہ کسی نے دیکھا ہوتا تو تمہین معلوم ہوتا کہ ایسے دو شہر ہین۔ ہرگز نہین اسیطرح ہم تمسے اب یہ پوچھتے ہین کہ یہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ اس سبب سے کہ جن لوگون نے بیبل کو لکھا ہے وہ کہتے ہین کہ ایک خدا ہے۔ لیکن اونھون نے خدا ہونا کیونکر جانا کبھی اونہون نے اوسے دیکھا نہین تمہین یقین آتا ہے کہ ایسی بھی کوئی چیز ہے جسکو کبھی کسی نے نہ دیکھا ہو۔ ہان ایسی بہت چیزین ہین۔ ماگہ پوس کے جاڑون اور بیساکھہ جیٹھہ کی گرمیون مین ڈالیان جُھک جُھک جاتی ہین اور پتے ادھر ادھر اوڑتے پھرتے ہین اسکا کیا سبب ہے۔ کوئی تم مین بتلا سکتا

ہے۔ ہان تم سب جانتے ہو کہ وہ ہوا ہے جو درختون کو ہلاتی ہے لیکن وہ ہوا
بھی تمہین دکھلائی دیتی ہے۔ نہین۔ پھر بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہوا ایک
چیز ہے۔ تم کبھی بیمار ہوئے ہوا ور دوا کھائی ہے اور تکلیف پائی۔
مین جانتا ہون کہ شاید تم سب پر یہ نوبت گذری ہو۔ لیکن تم لڑکون
مین کسی نے کبھی تکلیف کو دیکھا یا سنا یا سونگھا ہے۔ نہین پھر بھی جانتی ہو
کہ ایک چیز تکلیف ہے۔ تم سب جانتے ہو کہ ایسی ایک چیز ہے جسکو بھوک
کہتے ہین۔ لیکن کیسے جانتے ہو۔ تمنے کبھی دیکھا نہین سنا نہین سونگھا نہین
لیکن معلوم کیا ہے۔ اب فرض کرو مین کہنے لگون کہ دنیا مین محبت کوئی چیز نہین
تو یہ کہنا سچ ہوگا۔ ہرگز نہین۔ کیون نہین۔ تمنے کبھی محبت کو دیکھا نہین ہے
بے شک اگرچہ دیکھا نہین لیکن مان باپ سے محبت کرتے ہو اور دلمین جانتے ہو کہ
محبت کیا چیز ہے فرض کرو تم مین سے کسی کی آنکھین جاتی رہین اور بالکل اندہا
ہو جاوے اوسوقت بھی اوسکے دلمین اس قسم کا خیال آویگا کہ میرا گھر ایسا ہے
اور میرے باپ کی صورت ایسی ہے اسیطرح فرض کرو اگر اوسکو سننے کی
کچھ طاقت بھی نرہے یہان تک کہ بالکل بہرا ہو جاوے اوس حالت مین بھی
یہ جانیگا کہ میرے باپ کی آواز ایسی تھی اسیطرح اگر زبان کا مزہ بھی بگڑ
جاوے یہانتک کہ قوت ذائقہ بالکل نرہے اور کھٹی میٹھی کو مطلق نہ پہچان سکے۔

اوس صورت مین بہی خیال کریگا کہ فلان چیز اور پہل کا یہ مزہ تہا اور فلان چیز
مجکو مرغوب تہی - پہر فرض کرو اوسکی قوت لامسہ بہی ایسی بگڑ جاوے کہ محض
بے حس اور ٹھنڈا ہو جاوے تو بہی خیال کرے گا کہ چیزین کیسی معلوم ہوتی
تہین نارنگی گول اور نرم اور کتاب مسطح معلوم ہوتی تہی بلکہ دیکھنے اور
سُننے اور چکھنے اور حس کرنے اور سونگھنے کی سب طاقتین یکبارگی جاتی
رہین اوسوقت بہی وہ انکا ساری کیفیتین جو حواس سے محسوس ہونے
کے قابل ہین بتلا سکے گا چاند و سورج ایسا چمکتا تہا - گلاب بیلا چمیلی ایسا
خوشبودار تہا - بانسلی کی آواز دلپسند تہی - شہد میٹھا تہا - یالا ٹھنڈا تہا - یہہ
سب کیفیتین بتلادے گا اب بتلاؤ وہ کون چیز ہے جو سوچتی ہے - وہ روح
ہے تم مین جو سوچتی ہے - بہلا تم یہ کیسے جانتے ہو کہ گہڑی کی ڈبیا مین گہڑی ہے -
اسواسطے کہ تم سُنتے ہو کہ اوسمین کٹ کٹ آواز نکلتی ہی اور دیکھتے ہو کہ سوئیان
ہلتی ہین - اسیطرح تمہارا بدن گویا ایک ڈبیا ہے جسمین ایک روح ہے جو
تمہارے ہاتہون اور آنکہون کو ایسی حرکت دیتی ہے جیسے گہڑی سوئیون کو
چلاتی ہے لیکن روح کو آج تک کسی نے دیکہا نہین تسپر بہی جانتے ہو کہ ہم
مین ایک روح ہے کیونکہ اوسکے کام تو دیکھتے ہین - جب خوشی ہوتی ہے
تو چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہین یہانتک کہ ہنسنے لگتے ہو اور جب روح پر

رنج ہوتا تو چہرہ پژمردہ بلکہ رونی چلانے کی نوبت آجاتی ہے۔ اگر شریر ہو تو کبھی
آجاتی ہے بُری بُری باتین بکتے ہو مان باپ اور خدا کا کہنا نہین مانتی ہو
ٹھیک اسیطور پر ہمنے خدا کو بہی جانا آپ کان لگا کر سُنو کہ خدا کا ہونا بہی اوسکے
کامون سے ثابت ہے چنانچہ مین اوسکو بیان کرتا ہون اب تم اِس مکان کو دیکھو
کہ طرح طرح کی چیزین اوسمین رکھی ہین اور ہر چیز کسی خاص کام کے واسطے ہے
اب تم اِس ممبر ہی پر نظر کرو کہ اوسمین سیڑہیان لگی ہین اور ایک بیٹھک بنی ہے
یہ کِسواسطے ہین۔ بیٹھک اسواسطے ہے کہ مناد اوسپر بیٹھے اور سیڑہیان اسلئیے
بنائی ہین کہ مناد بیٹھک پر پہونچ سکے اور یہہ جگہہ جہان مین کھڑا ہون اتنی اونچی
اسواسطے کی گئی کہ جو لوگ یہان ہون سب اوسکو دیکھہ سکین۔ اور بیٹھکین جو
ہین وہ اسواسطے ہین کہ وعظ کے سننے والے اوسپر آکر بیٹھین اور ہر بیٹھک پر نمبر
اسلئیے لگے ہین کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہہ پہچانکر بیٹھہ جاوے کھڑکیان روشنی اور
ہوا کے آنے کو دروازہ آدمیون کی آمد و رفت کے لیئے اب یہ دیکھو کہ کوئی تمہاری
کھیلنے کی چیز بہی یہان ہے؟ نہین کوئی چیز نہین کیونکہ یہہ گہر کھیلنے کے واسطے
نہین۔ اچھا کوئی سونے کی جگہہ چارپائی یا بستر ہے۔ نہین کوئی نہین یہ گہر
سونے کے لیئے نہین بنا ہے بلکہ خدا کی بندگی و نماز کے واسطے ہے۔ اب
فرض کرو مین کہنے لگون کہ یہ گہر کسی شخص نے نہین بنایا اتفاق سے خود بخود

جیسا ہے ویسا ہی ہوگیا - دیوار کی اینٹین اوپر کی چھت نمبر بیٹھکین کھڑکیان دروازے اور جو چیزین اسمین ہین آپہی آپ اتفاقیہ آگئی ہین تو تم یقین کروگے نہین ہرگز یقین نہ آوے گا بلکہ یہ کہوگے کہ ضرور کسی نہ کسی نے اسی بنایا ہی لیکن یہہ بتلاؤ کہ تمنے کبھی اوس آدمی کو بہی دیکہا ہے جسنے اوس مکان کی اینٹین اور دیوارین بنائین - نہین - اچّھا تمنے اوس بڑہی کو بہی دیکہا ہی جسنے یہ کرسیان اور ممبر اور دروازے اور کھڑکیان بنائی ہین - نہین - اچّھا تمنے کبھی اوس شیشہ بنانے والے کو دیکہا کہ جسنے ریتہ پگھلا کر یہ شیشہ بنایا - نہین - اچّھا تمنے اوس جولاہے کو جسنے ان تکیون کی غلاف کا سامان طیّار کیا یا اوس خاص آدمی کو جسنے لوہے کو گڑہا اور کیلین وغیرہ بنائین دیکہا ہے - نہین - تمنے کبھی نہ دیکہا ہوگا تسپر بہی جانتے ہو کہ ایسے ایسے شخص ضرور گذرے ہین کیونکہ اون کے کام تمہارے سامنے موجود ہین جو بہت اچّھا ثبوت اونکے وجود کا ہے - ٹھیک اسیطور سے ہمنے یہ بہی جان لیا ہے کہ کوئی خدا ہے کیونکہ اوسنے مٹی بنائی ہے جسکی صرف صورت بدل کر یہ بیٹھک وغیرہ چیزین ہمنے بنائی ہین - اوسی نے یہ لوہا بہی پیدا کیا جسکو گلا کر آدمی طرح طرح کی چیزین بناتا ہے - یہ ریتہ جو اوسنے پیدا کیا ہے اوسکی صرف پگھلانے سے شیشہ بنا ہے - اوسی نے وہ کیڑا جس سے ریشم پیدا ہوتا ہی

اور بعضے طرین جنکی اُون سے بہت تکیہ بنتا ہے بنایا۔ اوسی نے یہ روشنی کو پیدا کیا
جو کہڑکی کے راہ سے آتی ہے اور آنکھین بنائی ہین جو اوسی اندر آتے دیکھتی
ہین اور تمہارے کان بنائے ہین جو آواز اور شور و غل کو سُنتے ہین اوسی نے
تمکو وہ دل عطا کیا ہے جو میری اسوقت کی باتون کو سمجھتا ہے اور قوتِ حافظہ
بخشی ہے جس سے تم اسوقت کی باتون کو یاد رکھتی ہو اور گھر جاکر پہر سناتی ہو
مینے ایک مرتبہ چند تصویرین ایک تو بطخ کی اور باقی اور بڑے بڑے پرندونکی
دیکھین وہ تصویرین بعینہ ایسی تہین جیسے سچ مُچ کی بطخ اور پرند ہوتے ہین
یہان تک کہ ایک چھوٹا سا کُتا آیا اور سچ مُچ کے جانکر چاہا کہ اون کو پکڑ لے
اب بتلاؤ کسیکو اوس نقاش کے وجود مین جسنے وہ صورتین بنائین شک
ہوگا۔ نہین۔ اسیطرح اسمین بہی کسیکو شک نہین کہ کوئی خدا ہے جسنے
یہ جانور پیدا کیے ہین۔ ایک مصوّر نے اناج کی پُولہ کی ایک تصویر ایک
نان پُز کی پہچان کے لیئے بنائی ایک گائے آئی اور اوسنے سچ مچ کا پولہ جانکر اُسکو
کہانا چاہا اسیطرح ایک نقاش نے ایک تصویر ایسی بنائی کہ دوسرا گہوڑا آیا۔
اور اوسے دیکھکر ہنہنانے لگا۔ فرض کرو تم وہ تصویرین دیکھتے اور اوسوقت
کوئی آدمی بہی وہان موجود نہ ہوتا تو تم فوراً یہ نہ کہتے ضرور کسی شخص نے یہہ
تصویرین بنائی ہین بے شک۔ اور جب تم کہیتون مین اناج اور گُہر کون

ہین گہوڑے دیکھتے ہو تو کیا یہ نہین جانتے کہ کسی نے اونہین بنایا ہے اور جسنے اونہین بنایا ہی وہی خدا ہے۔ اسکا کیا سبب ہے کہ نئی اور عجیب کہانی سُننا تمہین پسند آتا ہے۔ کیا تمہارے کان خوش ہوتے ہین نہین کانون کو کچہ خوشی نہین معلوم ہوتی ہے۔ کیا سبب ہے کہ تمہین عجیب و غریب چیز دیکھنے کا شوق رہتا ہے۔ کیا تمہاری آنکہین خوش ہوتی ہین نہین۔ آنکہہ کو کچہ بہی خوشی نہین معلوم ہوتی بلکہ وہ دل ہے جو خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی اچہی اچہی کہانی یا شیرین آواز سُنتے یا عجیب و غریب چیز دیکھتے ہو تو دل خوش ہوتا ہے لیکن وہ دل تم مین کہان سے آیا کیا اتفاقیہ آگیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ جیسے اِس مکان کو کسینے بنایا ہے ایسے ہی یہ دل بہی کسیکا بنایا ہوا ہے تمہارا جسم گویا ایک گہر ہے اور اوسمین رہنے والی ایک روح ہے اور خدا نے کان اسلیئے بنائے ہین کہ روح کو آوازین پہنچاوین اور آنکہین روح کو روشنی پہونچانے کی راہین ہین جیسی کہڑکیان گہر مین روشنی پہونچانے کو۔ زبان اسلیئے بنی ہے کہ روح باتین کرسکے اور جو کچہ اوسے معلوم ہو اُسکی اورونکو خبر دیسکے پانون چلنے کو اور ہاتہ روحکا کام و خدمت کرنیکو جو کچہ چاہیئے بنائی گئی ہین پہر یہ بہی دیکہو کہ جسم کو احتیاج کہانیکی ہی سو خدا نے اوسکے بچانیکو آگ اور اُسکے کہانیکو دانت بنائی ہین جسم کو پینے کی احتیاج ہوتی ہے سو اوسکے رفع کرنے کو پانی بنایا اور گا

بنائی جو دودہ دیتی ہے جسم بیمار بہی ہوجاتا ہے سواوسکے علاج کے واسطے
دوائین پیدا کی ہین - کپڑون کی بہی ضرورت ہوتی ہے سواوسکے لیئے روئی
زمین سے اور چمڑا بیل سے اور اون بھیڑ سے اور ریشم کیڑے سے نکلتا ہی
کام کاج کے لیئے اوزار کی بہی ضرورت ہوتی ہے اوسکے واسطے لوہا
سیسہ - چاندی - سونا - لکڑی بنائی جسم کو گرمی کی ضرورت ہے جسکے واسطے سورج
بنا کر لٹکایا ہے گویا کہ وہ ایک تودۂ آتش ہے کہ روشنی اور گرمی پہونچاتا ہے -
پس یہہ دنیا خدا کے کامون سے بھری ہے جدھر دیکھو اوسی کی کاریگری نظر
آتی ہے - تم دیکھتے ہو کہ میرے ہاتھہ مین ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو ورقون
اور نقشون اور حروف سے بھری ہے یہ ایک عہد نامہ ہے - اسمین بابون
اور آیتون کے نشان خوب صفائی اور صحت سے بنی ہین - ہر لفظ اور ہر حرف
اسکا صحیح ہے لیکن تمنے اوس آدمی کو جسنے اسکا کاغذ بنایا ہے کبھی نہ دیکھا
ہوگا نہ حروف کے بنانے والے کو نہ اوسکو جسنے حروف کاغذ پر ایسی درستی
سے جمائی تہی نہ جسنے ایسی ایسی چکنی صاف چمڑے کی جلد باندہی ہے دیکھا
ہوگا پہر بہی جانتے ہو کہ ایسا کوئی گذرا ہے جسنے یہ کام بنائے ہین چاہئیے ان
آدمیون کو کبھی نہ دیکھو لیکن جانتے ہو کہ وہ موجود ہین یا کسی وقت مین موجود تہی
اسیطرح تم جانتے ہو کہ خدا بہی موجود ہے کیونکہ اوسنے کپاس پیدا کی ہے

جس سے یہ کاغذ بنا ہے اوسنے بھیڑ کی کھال بنائی جسکے بکانے اور رنگنے سے ایسی عمدہ تری بنی جس سے کتابون کی جلدین بنائی جاتی ہین خدا جانتا تھا کہ تمہین روشنی کا دیکھنا پسند ہوگا اسلیئے اوسنے چاند و سورج بنائے۔ وہ جانتا تھا کہ تمہین اچھی خوبصورت چیزین پسند آوینگی چنانچہ اوسنے بادلون مین دہنک بنائی اور ہری گھاس زمین پر پھیلائی اور پھول بوٹے درخت پھل پھلاری پیدا کیئے کسی مین سیب کسی مین انگور کسی مین آم کوئی نارنگیون اور انار سے لہلہا رہا ہے۔ خدا نے جانا کہ تمہین شیرین آواز پسند آویگی سو اوسنے تمہارے مان باپ کو خوش آوازی عطا کی اور خوش الحان چہچہے کرنے والے پرندے بنائے اوسنے جانا کہ تمہین گہرون مین آگ کی ضرورت ہوگی اسواسطے اوسنے لکڑی جلانے اور مٹی اینٹین گھر بنانے کو دی خدا نے جانا کہ تمہاری عقل اوس لایق نہوگی کہ بہشت تک پہونچ سکے اسلیئے اوسنے بیبل عطا کی۔ وہ جانتا تھا کہ تمہارے کام خراب ہونگے سو اوسکے رفع کرنے اور نیک بنانے کے واسطے اوسنے سبت کا دن اور مسیح اور روح القدس بھیجی اوسنے جانا کہ تمہین حیات ابدی کی خواہش ہوگی اسواسطے اوسنے بہشت بنائی جہان تم ہمیشہ رہوگے اور کبھی موت نہ آوے گی بشرطیکہ مسیح پر ایمان لاؤ اور نیک اور پاک ہو۔ کون نہین جانتا ہے کہ یہ دنیا خدا کی کاریگریون سے بھری ہو

اگر کوئی چھوٹا لڑکا دونون آنکھین کھولے میری طرف تکتا ہو تو مجھے اوسکی بینائی ہونے مین کچھ شک نرہیگا اسیطرح خدا کے ہونے مین بھی اوسکی کاریگریان دیکھکر کچھ شک وشبہ نرہیگا۔ بھلا مجھے اس بات مین کیا شک ہوگا کہ ان لڑکون کی روحین ہین حالانکہ کسی کی روح نہین مینے دیکھی ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ ہاتھ پاؤن آنکھین وغیرہ جو روح کے خادم ہین اونکو تو حرکت کرتے دیکھا ہے۔ اے پیارے لڑکو تم دیکھتے ہو کہ مین نے خوب ثابت کر دکھایا کہ ایک بہت بڑا اور بزرگ صاحب تمھارے آس پاس موجود ہے جس کا نام خدا ہے سچ ہے۔ مصرعہ ہر سنگ مین شرار ہے اوس کے ظہور کا ٭ لڑکون کو خدا کا دھیان رکھنا چاہیئے جب رات کو بستر پر جاؤ تو خدا کے احسانون کا اور اس بات کا کہ اوس نے دن بھر تمہین صحیح اور سالم رکھا یاد کر کے اوسکا دل سے شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جب صبح کو اوٹھو اوسی کا شکر ادا کرو کہ اوسنے رات بھر نیند عنایت کی اور صبح کو بخیریت اٹھایا اور سورج کو تمپر چمکایا۔ اور دعا کرو کہ تمہین دن بھر کے گناہ سے بچاوے۔ جب تم اپنے مہربان مان باپ کی آواز سنو تو خوش ہو کہ اوسنے تمہین ایسی اچھی نعمت اور مان باپ بخشی۔ جب چین مین ہو اوسیکو یاد کرو کہ چین کا دینیوالا وہی ہے۔ جب گناہ کرو یا کرنے پر آمادہ ہو تو خیال کرو کہ وہ تمہین دیکھتا ہے۔

جب بیمار ہو اوسیکی طرف رجوع کرو کیونکہ اوسکا دور کرنے والا اور تمہارا اچھا کرنے والا وہی ہے۔ سبت کا دہیان رکھو کہ اوسی نے وہ دن تمہین اسلیئے دیا کہ اوسکی بندگی کرکے بہشت کے لائق ہو جاؤ۔ ہر نعمت جو تمہارے پاس ہی یا آئندہ ہو اوسیکی ہے اوسی نے اپنا پیارا بیٹا ہماری خاطر مرنے کو دیا*

دوسرا سبق

گناہون سے توبہ کرنا

اے لڑکو اب مین ایک لفظ اور اوسکے معنی بیان کیا چاہتا ہون۔ وہ لفظ شرایط ہے مین تم کو اسکا مطلب نہایت آسان طریقہ سے بتاتا ہون فرض کرو کوئی چھوٹی لڑکی جو مدرسہ کو جایا کرتی ہو اپنی مان سے نئی کتاب مانگی۔ اوسکی مان کہے۔ اچھا مریم۔ اگر تمہارے سب سبق پختہ ہون اور دو ہفتہ برابر کوئی شوخی شرارت کرتے نہ دیکھون تو کتاب مول لے دونگی یہہ شرط ہوئی۔ کوئی لڑکا اپنے باپ سے کہے کہ مجھے فلانی جگہہ کی سیر کرا لاؤ باپ کہے اس شرط پر لیچلونگا کہ مزاج کو سمہالو اور کوئی شوخی و شرارت دن بہر نہ کرو۔ اسیطرح اس دنیا مین ہر اچھی چیز کے ساتھہ کوئی نہ کوئی شرط لگی ہوتی ہے اور

ہر شئے کی طلب مین کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اسجگہہ مین صرف چار چیزون کا ذکر کرتا ہون جنکے ساتھہ ایسی شرط لگی ہے ۱۔ خدا کی طرف سے مقرر ہے کہ جو لڑکے اپنے مان باپون اور اُستادون کی تابعداری کرتے اور مہربانی سے اونکے ساتھہ پیش آتی ہین اور ہر شخص سے محبّت رکھتی ہین اونکی محبت اور آبرو لوگون مین بڑہتی جاوے گی ۲ جو آدمی پڑہنے اور مطالعہ دیکھنے مین کوشش کرے گا عالم ہوجاوے گا۔ ۳ وہ اِبمیار کو اکثر نفع بخشتے گی بشرطیکہ نہایت احتیاط سے استعمال کیجاوے۔

۴۔ جو شخص سچّے دل سے بیبل کو پڑھے اور خدا سے رُوح القدس کا طالب ہو اور ہر کام مین اوسکی فرمانبرداری کرے تو اوسکو خدا اور بہشت ملے گی۔ یہی حال ہر چیز کا ہے اگر کوئی کسان متوقع ناج کے پیدا ہونے کا ہو تو اوسکے واسطے یہ شرط لگی ہے کہ زمین کو خوب کھودے جوتی اور مناسب وقت پر اچھا بیج ڈالے۔ وہ چھوٹا لڑکا جو بیٹھا ہے اپنا لٹو نہین گھوما سکتا تاوقتیکہ کوئی فعل ایسا نہ کرے جس سے وہ گھومنے لگے اور یہ قوت فاعلی از خود نہین آگئی بلکہ عطیہ الٰہی ہے وہ چھوٹی لڑکی جسنے ابھی بات چیت شروع کی ہے ایک حرف نہین سیکھہ سکتی نہ ایک ٹانکا سوئی کا مار سکتی ہے تاوقتیکہ اوسکو سیکھنے کا قصد نہ کرے مین کہتا ہون کہ ایک بہار دار پھول یا ایک ذری سی کلی

توڑنا چاہو تو اوسکی شرط لگی ہے - اب دیکھو سب سے بڑی نعمت جو خدا تعالی نے ہمین بخشی ہے ہمیشہ کی زندگی ہے جسکو مسیح نے اپنے خون سے ہمارے واسطے خریدا - کوئی آدمی کسیوقت مین بغیر اواسے شرط گناہ سے پاک نہین ہوا اور وہ خدا ہی کی ذات پاک ہے جسنے آدمی کی ہدایت کی اور اسکس لایق کیا کہ شرط کو پورا کرے - کوئی آدمی بغیر توبہ کے کبھی بہشت مین نہین گیا - نہ ایوب نہ داؤد نہ پطرس نہ پولوس نہ یوحنا کسی سے ایسا نہ ہوسکا نہ وہ بڑا گروہ جو اب بہشت مین ہے بغیر توبہ کے وہان داخل ہوا مسیح نے توبہ کی منادی کی اور رسولون نے ویساہی کیا اسیطرح ہر ایک سچا منادجب سے ویساہی کرتا ہے - نہ کوئی اس گھر مین نہ کوئی اس دنیا مین ایسا ہے جو بغیر توبہ کے بہشت مین پہونچا ہو اگر ہمنے جان لیا کہ اُنہون نے گناہ سے توبہ کی ہے تو جان لینا چاہیئے کہ اوتنے ہی بہشت مین جاوینگے - توبہ سب کے واسطے ضرور ہے مسیح فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم سب ہلاک ہو جاؤگے پولوس مقدس کا قول ہے کہ خدا تمام آدمیون کو جہان کہین ہون توبہ کا حکم کرتا ہے - اب شک نہین کرسکتے کہ کسکو توبہ کرنا چاہیئے سب کو ضرور ہے ہر شخص کو چاہیئے -

یہان یہ ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہی اور وہ یہ ہی کہ توبہ کس چیز سے کرنا چاہیئے

تم سب جانتے ہو کہ نقدی دو قسم کی ہوتی ہے کھری اور کھوٹی ممکن ہے کہ کسی آدمی کا سارا گھر کھوٹی نقدی ہی بھرا ہو پھر بھی کوئی نہ کہیگا کہ اوسکے پاس کچھ نقدی ہے ایسے ہی توبہ بھی دو طرح کی ہے ایک سچے دل کی توبہ اور ایک نام کی توبہ دونون قسمون کی توبہ مین بظاہر کچھ فرق نہین معلوم ہوتا جیسے دو روپیہ ایک کھوٹا ایک کھرا کہ دیکھنے مین بظاہر ایک سے ہوتے ہین مگر ایک ایسا ہوتا ہے کہ کچھ سودا اوس سے خرید سکتے ہین اور ایک محض بیکار ہوتا ہے۔ یا جیسے دو درخت کہ دیکھنے مین دونون بہار دار ہون مگر ایک بار آور اور ایک مین سواے پتون وغیرہ کے کچھ نہو۔ لیکن تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ توبہ کرنا کسی کہتے ہین سو مین تمہین سمجھاتا ہون ایک خادم دین نے مجھ سے ایک قصہ نقل کیا جو اسوقت مین تمکو سناتا ہون اور خاص اس غرض سے کہ توبہ کی اصلیت معلوم ہوجاوے وہ یہ ہے "جب میرا نہایت مہربان اور نیک باپ زندہ تھا اور مین ذرا سا چھہ برس کا لڑکا تھا تو وہ مجھے اپنے ساتھ گھوڑے پر سوار کر کے اسکول کو لیجایا کرتا اور ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ مجھے خوش کرے اور مین دیکھتا تھا کہ اس سے زیادہ خوشی اوسکو اور کسی بات سے نہ ہوتی تھی کہ بچے کو خوش رکھے۔ مین چھہ برس کا تھا جو ایکبار باپ بہت بیمار ہو گیا اور ماں کی طبیعت بھی ناساز تھی اور گھر بھر مین سواے

دو بہنون کے اور کوئی نہ تہا جو باپ کی خبر گیری کرتا - چند روز مین بیماری اور بہی زیادہ ہوگئی اور سب آس پاس کے طبیب علاج کے واسطے بُلائے گئے دوسرے سبت کے صبح کو فجر کے وقت بہت بُرا حال ہوگیا - مین جوا وسوقت اوس کمرہ مین گیا تو اوسنے میری طرف ہاتھ بڑہا کے کہا - بیٹا مین بہت بیمار ہون - مین چاہتا ہون کہ وہ نسخہ جو رکھا ہے لیکر مسٹر کارٹر کی دوکان پر جاؤ اور جو کچھ دوا اوسمین لکہی ہے میرے واسطے لے آؤ - مین وہ نسخہ لیکر سیدہا عطّار کی دوکان پر پہونچا اور اکثر پہلے بہی وہان سے دوا لایا تہا - دوکان گھر سے کوئی پاؤ کوس دور ہوگی جب مین وہان پہونچا تو دوکان بند پائی اور چونکہ مسٹر کارٹر کا مکان وہان سے کوئی پاؤ میل دور تہا دل نے نچاہا کہ اونکے گہر جاؤن اسواسطے گھر کو لوٹا اور راہ مین ایک بہانہ سوچ لیا مین جانتا تہا کہ جھوٹ بولنا بہت بُرا ہے مگر ایک گناہ کے ساتھہ دوسرا ہمیشہ لگا ہوتا ہے - غرض جب مین باپ پاس پہونچا اور دیکہا کہ بہت تکلیف مین ہے - اور پیشانی پر اوس تکلیف کے باعث سے پسینے کی بوندین نظر آتی تہین اوس وقت مین بہت غمگین ہوا اور سوچا کہ ناحق عطّار کے یہان نہ گیا آخرش باپ نے کہا کہ بیٹا مجھے یقین ہے کہ تم وہ دوا لائے ہوگے مجہہ پر اسوقت بہت شدت ہے - مینے سر نیچا کرکے ہلکی سی کہا کیونکہ دلکو

اوسوقت بڑی پشیمانی ہوئی تھی۔ نہین صاحب ۔مسٹر کارٹر نے کہاکہ میرے
پاس کوئی دوا نہین ہے۔کوئی نہین ہے ایسا ہوسکتا ہے۔پھر اوسنے میری
طرف تیز نگاہ کی اور دیکھاکہ مین سرڈالے ہوئے ہون اور غالبًا اوسکو خیال گذرا
ہوگاکہ مین جھوٹھ کہتا ہون تو اوسنے نہایت ملائمت اور میٹھی آواز سے کہا ای
بیٹا اوس دوا کے نہونے سے تم اپنے باپکو ایسی تکلیف مین مبتلا دیکھہ سکوگے
یہ سُنتے ہی مین اکیلا گھر سے باہر نکل گیا اور چلاّ چلاّ کر روتا تھا۔مگر جلد مجھے
بُلالیا۔میرے بہائی آموجود ہوئے تھے سب لڑکی لڑکے باپ کے بستر کے آس
پاس کھڑے تھے اور باپ بیکس مان کو اونکے سپرد کرتا اور آخری وصیت
کرتا تھا۔مین سب مین چھوٹا تھا اور جب باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ
رکھہ کے کہاکہ اب تھوڑی دیر مین تمہارا باپ نرہے گا اور وہ ایک روز
مین قبر مین پہونچے گا۔اب تمہین چاہیے کہ خدا کو اپنا باپ جانو اور اوسکی
محبّت رکھّو اور ہمیشہ نیکی کرو اور سچ بولو کیونکہ خدا ہمیشہ تمہین دیکھتا ہے تو
اوسوقت میرے دلمین آیا کہ ڈوب مرون اور جب باپ نے میرے
سر پر پھیر ہاتھہ رکھا اور خدا سے میرے واسطے یہ برکت مانگی کہ اب تھوڑی
دیر مین نے باپ کا ہوجاوے گا اسپر اپنی رحمت کا سایہ ڈالے۔تو اوسوقت
مین اپنے قصور پر بہت نادم ہوا اور سسکیان لیتا باپ پاس سے چلا گیا

اور سوچا کہ مین مرجاتا تو اچّھا ہوجاتا۔ اتنے مین مینے سُناکہ باپ کی زبان بہی بند ہوگئی
اوسوقت میرے دل نے بہت چاہا کہ باپ سے جاکر کہدون کہ مین اوسوقت
جھوٹھہ بولا تھا اور کہون کہ ایک دفعہ اور میرے سر پر ہاتھہ رکھے اور قصور معاف
کرے۔ ایک دفعہ پھر اندر جاکر مین رویا اور سُنا کہ خادم دین دعا مانگ رہاہی
اوسوقت میرا دل بہت دُکھا اور ٹوپی سر سے کھَسوٹ کر عطّار کے گھر دوڑا
گیا اور دوا لی جتنا جلدی ہوسکا اپنے گھر دوڑا آیا اور باپ پاس پہونچکر
چاہا کہ اپنے قصور کا اقرار کرون اور اتناہی کہنے پایا کہ او باپ بہیہ لیجئے کہ لوگون
نے چُھپا دیا مینے اوسوقت دیکہا کہ اوسکا رنگ پیلا پڑ گیا تہا اور سب لوگ
کمرہ مین رو رہے تھے۔ میرا عزیز باپ مرچکا تھا میرا آخری کلام اوس سے
بہی جھوٹھہ تھا مین ایسی سِسکیان لیتا تھا کہ گویا کہ دل ٹوٹا جاتا تھا۔ کیونکہ باپ
کی مہربانی اور ملائم نگاہین اور اپنا قصور یاد آتا تہا اور جب مین اوسکی ٹھنڈی
زرد چہرہ کو تکتا اور دیکھتا تھا کہ آنکھین اور لب بند ہین تو اوسوقت میرا دل اونکی
آخری باتین کہ اے بیٹا اوس دوا کے نہونے سے تم اپنے باپ کو ایسی تکلیف
مین مبتلا دیکھہ سکوگے خیال کرکے بیساختہ دل بھر بھر آتا تھا مین یہی جانتا
تھا کہ شاید دوا کے نہ ملنے سے باپ مرگیا دو ایک روز مین لوگون نے دفن
بہی کردیا۔ چند خادم الدین بہی مدفن پر موجود تھے ہر شخص مجھہ سے پیار سے بات

چیت کرتا اور مجھے تسلی دیتا تھا لیکن افسوس وہ لوگ اس بات سے آگاہ نہ تھے کہ میرے دلپر غم کا بوجھ کسقدر ہے۔ وہ مجھے تسلی نہین دے سکتی تھی غرض باپ کو گاڑ دیا اور لڑکی لڑکے ادہر اودہر چلے گئے کیونکہ ان مین اتنی طاقت نہ تھی کہ اونکی خبرگیران ہوتی۔ بارہ برس کے بعد جب مین دار التعلیم مین تھا ایک روز تنہا باپ کی قبر پر گیا۔ ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے پتہ پایا۔ مین اوسپر جا کھڑا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے پاس وہی پیلا چہرہ دیکھنے اور آواز سننے کو کھڑا ہون مگر افسوس کہ اوسی قصور اور شرارت کا خیال میرے دلپر اثر کر گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ اگر سارا جہان جمع ہو جاوے اور مین حد سے زیادہ چلاؤن تو بھی یقین نہین کہ کوئی مجھے معافی دے سکے لیکن یہ سب لاحاصل تھا باپ کو انتقال کیئے ہوئے بارہ برسین ہو چکی تھین اور مجھکو سوا اسکے کہ عمر بھر اپنے اوس جھوٹھ پر روتے روتے مر جاؤن اور کچھ چارہ نہ تھا اور اب خدا سے تمنا ہے کہ معاف کرے۔

اب دو تین باتین لڑکے کے توبہ کی بابت کہنا چاہتا ہون ۔

ا۔ یہ تم دیکھتے ہو کہ بعضا لڑکا شریر ہوتا ہے اور ایک ہی وقت مین باپ کا اور خدا کا یعنے دونون کا قصوروار ہو سکتا ہے خدا کا حکم ہے کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرو اور سچ بولو مگر وہ لڑکا کچھ نہین مانتا ۔

(۲) تم یہ بھی جانتے ہو کہ کوئی لڑکا ایسا ناسمجھ نہین ہوتا کہ اپنے قصور کو باپ کے مقابلہ مین نہ پہچان سکے یا توبہ نہ کر سکے۔ بعض کی یہ بھی راے ہے کہ لڑکا توبہ کرنیکے لایق نہین ہوتا ہے۔ لیکن یہ بڑی غلط فہمی ہے اگر لڑکا بمقابلہ دنیاوی باپکے اپنے قصور سے توبہ کر سکتا ہے تو آسمانی باپ کے قصور یعنے گناہ سے کیونکر توبہ نہین کر سکتا

(۳) تم جانتے ہو کہ خدا سے صدق دل سے توبہ کرنا کسے کہتے ہین۔ سچے دل سے توبہ اسے کہتے ہین کہ دل سے رنج وغم کرنا کہ ہم خدا کے گنہگار ہین جیساکہ اوس لڑکے نے جسکا قصہ ابھی سُنا چکا ہون کیا تھا کیونکہ اوسنے مرتے وقت باپ کے ساتھہ قصور کیا تھا۔ مگر اوس لڑکے نے اپنے قصور کا رنج اس لیئے نہین کیا کہ سزا پانے سے ڈرتا تھا بلکہ اسلیئے کہ باپ تو اوسکے ساتھہ ایسی نیکی کرتا تھا اور اوسنے اوسکے ساتھہ شرارت کی۔ اسیطرح اگر وہ اپنے ہر گناہ پر جو اوسنے خدا کی جناب مین کیا ہو ایسا رنج وغم کرتا جیسے ایک قصور پر بمقابلہ آدمی کے نادم ہوا تھا تو وہی صدق دل کی توبہ کہلائے۔

(۴) تم جانتے ہو کہ اگر ہم خدا سے اوتنی محبت رکھئین جتنی دنیاوی ماں باپ کی ہوتی ہے تو ہمین نہایت گریہ وزاری سے اوسکی جناب مین توبہ کرنا بھی ضرور چاہیئے کیونکہ اوسکی رحمتین اور مہربانیان ہزارون ہین اور

وہ ہر روز مہربانی کرتا رہتا ہے اور چونکہ ہمارے گناہ خدا کے حضور مین بمقابلۂ
اُس چھوٹے لڑکے کے گناہ کے ہزارہا درجہ زیادہ ہین اسواسطے اوس لڑکے
کی نسبت بدرجہا زیادہ ہمکو منفعل ہونا چاہیئے۔
ایک شریر لڑکے نے ایک مرتبہ یہہ ارادہ کیا کہ گھر سے نکل کر سمندر کی سیر
کرنے جاؤن اوسکے مہربان باپ نے ہرچند سمجھایا کہ نہ جاوے مگر وہ باز نہ آیا
سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے سوچا کہ جب باپ سے علٰحدہ ہو جاوے گا تو
کوئی مانع مزاحم نہ ہوگا خوب شوخی و شرارت کرونگا غرض وہ چلنے لگا تو اوسکے
غمگین باپ نے ایک بیبل اوسکے ہاتھہ مین دی اور منّت کی کہ اسکو پڑھا کرنا۔
لڑکا دھیان سے جلد بہا اور شوخی اور شرارت اختیار کی۔ خدا اوسے
دیکھتا تھا۔ سمندر پر بڑا طوفان آیا جہاز ٹھہر نہین سکا۔ اندھیری رات مین
اوس جہاز نے چٹانون سے ایسی ٹکّر کھائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا وہ وقت
بڑی مصیبت کا تھا کپتان جہاز کا شور و غُل کر رہا تھا۔ کہ ایسا کرو اور ایسا کرو
طوفان کا جوش و خروش جدا تھا بیچارے ملاّح اور مسافر جُدی چِلّا
رہے تھے ہر گھڑی یہی معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ اوسوقت
شریر لڑکے نے گھر جانا چاہا۔ مگر چند ہی لحظہ کے بعد اسقدر تلاطم ہوا کہ جہاز
بہت اونچا اوٹھہ گیا اور پھر یکبارگی ایک چٹان سے ایسی ٹکّر کھائی کہ ہزارون

ٹکرے ہو گئے۔ جتنے لوگ جہاز پر تھے سب ڈوب گئے صرف شریر لڑکا بچ گیا
خدا کے فضل سے اوسکا تختہ بہتے بہتے ایک چٹان کے کنارے جا لگا۔
لڑکا تباہی کا مارا کہ مثل مُردہ کے ہوگیا تھا آہستہ آہستہ تختہ سے اوترکر چٹان پر
جا بیٹھا۔ صبح کو لوگون نے اوسے کتاب ہاتھہ مین لیئے اوس چٹان پر بیٹھے
دیکھا۔ وہ کتاب بیبل تھی سوائے اوسکی جان کے فقط وہی ایک چیز تھی
جو ڈوبنے سے بچ رہی تھی۔ لڑکے نے کتاب کھولی اور پہلے ورق پر اپنے باپ
کے ہاتھہ کا لکھا ہوا پایا۔ اوسوقت باپ کی نیکی اور مہربانی اور اپنی ناشکری
اور شرارت یاد آئی اور خوب رویا پھر اوسنے کتاب کھولی اور اپنے
آسمانی باپ کی دست قدرت کا نوشتہ پایا اور پھر اپنے گناہ یاد کرکے رویا
اور شامت اعمال پر بہت افسوس کیا اوسوقت سے آج تک وہ شخص
مسیحانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ بالفعل وہ ایک بڑے جہاز کا کپتان ہے اور
یسوع مسیح کی عبادت کو فرض جانتا ہے۔ اِسی کو صدق دل کی توبہ کہتے
ہین لیکن اب مجھے بعبارت مختصر تم کو یہہ سمجھانا چاہیئے کہ ہر شخص کو گناہ سے
توبہ کرنا کسواسطے ضرور ہے۔

(۱) اسلیئے کہ سب نے گناہ کیا ہے اور اسکے بتانے کی کچھہ ضرورت نہین
کہ کتنے مرتبہ گناہ کیئے ہین جیسے یہ چھوٹا لڑکا جو دروازے کے پاس کھڑا ہے

اور بات کرتے وقت مجہو دکھلائی دیتا ہو اوسکے سر پر جتنے بال ہین اونکا گننا کچہ ضرور نہین ویسہی معلوم ہین کہ اوسکے بال بکثرت ہین ایسہی گناہ بہی بکثرت ہین۔ ہم سب اپنے مان باپ کے قصوروار ہین کہ اونکا کہنا نہین مانا اور اون پر مہربانی نہین کی۔ ہمنے یہ بہی گناہ کیا کہ سبت کے روز کو نہین مانا اور یہ بہی گناہ ہوا کہ بیبل کو عزیز نہ جانا اور اوسکے حکمون پر عمل نہ کیا۔ اور ضمیر جو ہمارے دل کے پاس واسطے محافظت کے کھڑی رہتی ہی اور جب ہم گناہ کرتے ہین فوراً تنبہ کرتی ہے اوسکا گناہ بہی ہمسے سرزد ہوتا ہے۔ اور روح القدس جو ہمارے گناہون کو جتاتی رہتی ہے اوسکا کہنا نہ ماننا بہی گناہ ہے اور خدا کا گناہ یہہ ہوتا ہے کہ اوسکے احکام بجا نہین لاتے افسوس کہ ابر گناہ چہایا ہوا ہی تمنے آندہی کے دنون مین گرد اور ریتہ کی گھٹا دیکہی ہوگی۔ مٹی یا ریتہ کے ذرون کو جو اوسمین ہوتے ہین تم گن سکتے ہو۔ ہرگز نہین۔ بعینہ یہی حال ہمارے گناہونکا ہے۔

(۲) گناہ تاوقتیکہ توبہ نہ کیجاوے چہوٹتا نہین ہے ممکن ہے کہ قید کرنے سے کسی کو چوری سے باز رکہو مگر اس سے چوری کی خواہش جو اوسکے دل مین ہے نہین دور ہوتی اور خدا کے نظر مین وہ خواہش ہی گناہ ہے۔ اب ان لڑکی لڑکون مین سے شاید کسی کی زبان کٹ جاوے اور بالکل بولا نہ جاوے

یہان تک کہ جھوٹھہ بولنے کی قدرت نرہی لیکن اوسکے دل مین جھوٹھہ کا خیال
رہتا ہے تو وہ بیشک گناہ ہے۔ اور زبان کے کاٹنے سے کچھ گناہ دور نہین ہوتا
عرصہ چند سال سے امریکہ کے قدیم باشندون نے اپنے لوگون کے گناہ سے روکنے
کیواسطے یہ طریقہ نکالا ہے کہ سخت قی آور دوا جس سے آدمی بہت بیمار ہو جاتا ہے
اسلیئے دیتے ہین کہ گناہ قے کی راہ نکل جاوے مگر اوس سے کچھ فائدہ نہین ہوتا
اونہین مین کا ایک شخص جو دواے مذکورہ کا استعمال کرچکا تھا ایک مرتبہ شہر ٹزبرگ
کو آیا تا کہ کچھ رم شراب خرید کر اپنے اور لوگون کے ہاتھہ بیچے جب وہان سے لوٹا اونکی
راہ مین مرتوین پادریون کو انجیل کی خوشخبری سُناتے دیکھا اور اپنی گنہ گاری
اور پریشان حالی کا اوسوقت ایسا یقین اوسکو ہوا کہ یک لخت اپنے طرز
معاشرت کو بدل دینا چاہا۔ فوراً ٹزبرگ کو شراب والے کی دوکان پر گیا اور
کہا کہ مین آیندہ کو نہ کوئی نشہ پیون گا نہ بیچون گا کیونکہ یہ امر میری ضمیر کے خلاف
ہے۔ اور دوکاندار کی منت کی کہ اب اپنی شراب پھیر لیجیئے اور کہا کہ اگر آپ
یہہ نہ پھیر لینگے تو مین اسے دریا مین بہا دونگا دوکاندار اور گورے آدمی جو وہان
موجود تھے یہ باتین اوسکی سُنکر بہت متعجب ہوئے اور اوس سے کہا کہ اول
مرتبہ تجھی کو یہ کام کرتے دیکھا تجھہ سے پہلے تیری قوم مین کسی نے ایسا نہین کیا
اور اوسیوقت بغیر حجت و تکرار کے اوسکی شراب پھیر لی۔

سوا ے توبہ کے اور کوئی چیز نہ تھی جسنے اوس امریکہ والے کو شراب کے ترک کرنے پر آمادہ کیا ہو اور فقط یہ توبہ ہی آدمی کو گناہ سے باز رکھہ سکتی ہے ۔
(۳۳) جب تک آدمی گناہ سے توبہ نہین کرتا خدا کی بندگی نہین کرتا ۔ مسیح فرماتا ہے کہ کوئی آدمی دو آقاؤن کی خدمت نہین کر سکتا فرض کرو کسی لڑکے کے دونون ہاتھہ مین دو بڑے بڑے سیب ہون اب وہ چاہے کہ دو بڑی نارنگیان بھی ہاتھہ مین لے تو کیسے لے سکتا ہے کیونکہ اوسکے دونون ہاتھہ رکے ہین ۔ یہی حال دل کا ہے کہ جب گناہ سے آلودہ ہوتا ہے تو خدا کی محبت کی جگہہ اوسمین نہین رہتی ۔ اے عزیز لڑکو اگر تم گناہ چھوڑنا چاہتے ہو تو توبہ کرو اگر تمہین خدا کی بندگی کرنا اور اوسی باپ اپنا اور دوست جاننا منظور ہو تو توبہ کرو لیکن یاد رکھو کہ خواہ لڑکے کا دل ہو یا بوڑھے کا دل کو گناہ سے پھیرنا روح القدس کا کام ہے خداوند تعالے نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی مجھہ سے روح قدس کی مدد چاہے گا مین اوسپر عنایت کرونگا ۔ جب تم اپنے مان باپ کو رنج پہونچاتے ہو تو بیشک تمہین رنج ہوتا ہے تم خدا سے دعا مانگ سکتے ہو کہ توبہ کی توفیق دے اور جب کبھی کوئی فعل خلاف مرضی شافع کے وقوع مین آوے تو پشیمان کرے ۔ اسوقت تم خدا سے گذشتہ گناہونپر توبہ کرنے کے واسطے مدد طلب کرنے مین ایک لحظہ دیر مت کرو کیونکہ اگر توبہ نکروگے تو تمہارے گناہ روز بروز بڑھتے جاوینگے اور گنہگار کہلاؤگے اور ہمیشہ کیواسطے

خدا کی لعنت کے مستوجب ہوگی۔ خدا کرے کہ تم یسوع مسیح کے وسیلہ سے ایسی خرابی سے باز رہو۔ آمین ٭

تیسرا سبق

گنہگارون کی توبہ پر فرشتون کا خوش ہونا

لوقا ۱۵ باب ۱۰ آیت

ان لڑکون مین کسی نے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہین۔ اچھا بتلاؤ بیٹے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہین۔ اچھا کسی نے بھی دیکھا۔ ہان بہت لوگون نے دیکھا ابراہیم نے دیکھا۔ لوط نے دیکھا۔ داؤد نے دیکھا۔ پطرس اور یوحنا نے دیکھا۔ اور بہتیرے اور گذرے ہین جنکا ذکر بیبل مین تمنے پڑھا ہوگا کہ اونہون نے فرشتونکو دیکھا اگرچہ تمنے کسی فرشتہ کو نہین دیکھا مگر تم سب جانتے ہو کہ وہ کیا چیز ہے۔ وے نیک روحین ہین جو اسقدر خدا سے محبت رکھتی ہین کہ اتنی نہ آپس مین کسی سے نہ کسی اور چیز سے اونکو الفت ہے۔ اونکی جاے سکونت بہشت ہے لیکن تم جانتے ہو کہ وہ وہان کیا کیا کرتی ہین۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ بیکار بیٹھی رہتی ہین۔ نہین وہ ایک لحظہ بھی بیکار نہین رہتی کبھی خدا اونہین کسی کام پر بھیجتا ہے جیسے تمہارے ماں باپ تمہین بھیجتے ہین۔ کبھی فرشتے اس

دنیا مین نیک لوگون کے ساتھہ نیکی کرنے کو آتے ہین - جب نیک آدمی مرتے ہین
تو فرشتے اونکے بستر پاس کھڑے ہوتے ہین اور اونکی روحون کو بہشت مین پہنچاتے
ہین - جیسے تمہین جب راہ نہین معلوم ہوتی ہے تو راہ مین ہاتھہ کا نشان جو
بنا ہوتا ہے اوس سے پہچان لیتے ہو - اگرچہ فرشتے دکھلائی نہین دیتے مگر مین جانتا
ہون کہ بعض فرشتے اسوقت یہانپر موجود ہین اور مجھے تمہین دیکھتے ہین اور منتظر
اس امر کی ہین کہ آیا میرے باتین کچھہ نفع پہونچاتی ہین یا نہین - لیکن مین تم سے
یہ پوچھتا ہون کہ کچھہ اور کام بھی کرتے ہین - ہان جب کوئی کام رسالت کا نہین
ہوتا ہے تو وے خدا کی تعریفین گاتے ہین اور اونکا راگ ہمارے راگون سے
ہزارون درجہ زیادہ شیرین ہے - آسمان مین فرشتون کی اسقدر کثرت ہے
کہ اگر اس ترتیب سے جیسے تم بیٹھے ہو بٹھلائے جاوین تو نہ اس جگہہ مین نہ ایسی
لاکھون کروڑون جگہون مین سما سکین - وے ہمیشہ خوش رہتے ہین اس
واسطے کوئی حرکت بیجا اونسے سرزد نہین ہوتی ہے نہ کبہی کوئی ٹیڑہی بات یا
شرارت کا کلمہ بولتے ہین - کوئی فرشتہ نہ کبھی جھوٹھہ بولتا نہ گناہ کرتا نہ اون کو
کسیطرح کی تکلیف پہونچتی ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ اونکو ہم سے بہی
محبت ہے وے یہان آتے ہین اور جب کوئی توبہ کرتا ہے تو وے بہشت مین
اوسکی خبر پہونچاتے ہین اور سب فرشتے سنکر شادمانی کرتے ہین - اب اوس

دلچسپ آیت کو پھر پڑھو یعنے مین تمھین کہتا ہون کہ خدا کے فرشتون کے آگے ایک گنہگار کے لیئے جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے" اگر بغیر کلام الٰہی مین دیکھی ہوئی یہ بات مین تم سے کہتا تو شاید تمھین یقین نہ آتا۔ لیکن اب ہم جانتے ہین کہ ضرور ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح کا فرمودہ ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ "آسمان اور زمین ٹل جاوینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلین گی" ای میرے پیارے لڑکو اب مین چاہتا ہون کہ تمھین یہ بتلاؤن کہ فرشتے ہر گنہگار کے لیئے جو توبہ کرتا ہے کیون خوشی کرتے ہین اسکی بہت سی وجہین ہین مین بتلا سکتا ہون لیکن اندیشہ یہ ہے کہ یاد نہ رہین گی ٭

(۱) آدمی کی توبہ پر اونکی خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وے بہشت اور دوزخ کی حقیقت کو خوب جانتے ہین فرض کرو کہ مین نے تم مین سے کسیکو پہلے نہ دیکھا ہوتا اور مین تمھارے گھر کا حال پوچھتا تو تم سب بتلا سکتے کہ کہان کھانا کھاتے ہو اور کہان سوتے ہو اور کہان کھیلتے ہو۔ جاڑون مین کیا بندوبست تمھارے گرم رکھنے کا ہے اور مان باپ تمھاری کیسی خبرداری کرتے ہین اور تم کس اسکول مین جاتے ہو اور تمھارے چین و آرام کے واسطے کیا ہے۔ غرض تم ساری کیفیت اپنے گھر کی اور باغ کی اور جو جو اچھی اچھی چیزین وہان ہین اونکی بتلا سکتے ہو کیونکہ ہمیشہ سے تم وہان رہتے ہو۔ یہی حال فرشتون کا ہے کہ ہمیشہ سے بہشت مین رہتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ کیسی جگہ [illegible] اور جب کوئی توبہ کرتا ہے تو وہ وہان لیتے ہین

کہ وہ بہی بہشت کو جاوے گا اور ہماری طرح خوشخبری حاصل کرے گا فرشتون نے نوح نبی کو خبر دی تہی کہ ایک طوفان آوے گا جسمین شریر لوگ غرق ہو جاوینگے اور تم بذریعہ کشتی کے اوس آفت سے محفوظ رہوگے۔ فرشتون نے ابراہیم اور یوسف اور داؤد اور پولوس سے اور جو نیک لوگ بہشت مین ہین اون سب سے بات چیت کی ہے جتنے خوش لوگ ہین سب کو فرشتے جانتے ہین اور اس سبب سے جو کوئی بہشت کی تیاری کرتا ہے اوس سے وے خوش ہوتے ہین۔

فرض کرو اگر تم کسی غریب پریشان حال سردی کے مارے خانہ بدوش لڑکی کو جسکے پاس نہ کچہ پہننے کو نہ کچہ کہانے کو نہ بچہانے کو نہ کوئی دوست خبر گیری کو ہو دیکہو تو کیا تمہارا دل نچاہے گا کہ کوئی اوسپر رحم کرے اور رہنے کو تمہارے مانند گہر دے۔ بیشک مین جانتا ہون کہ تمہارا دل ضرور چاہے گا کیونکہ تم جانتے ہو کہ گہر سے کیسی خوشی ہوتی ہے بعینہ ایسا ہی حال مبارک فرشتون کا بہی ہوتا ہے جب کوئی توبہ کرتا ہے کیونکہ وے جانتے ہین کہ خدا بہشت مین اوسی جگہہ دے گا۔ اے لڑکو ایسی کوئی چیز ہے جسکے لیئے تم یہ گوارا کرو کہ کوئی تمہاری اونگلی کتاری سے کچل ڈالے۔ ایک روپیہ کے لیئے ایسا کروگے۔ نہین ہرگز نہین اچہا ایک اشرفی کی خاطر ایسا کروگے۔ ہرگز نہین اچہا ایسی کوئی چیز ہے جسکی خاطر اپنے ہاتہہ کٹوانا قبول کرو

سوا اشرفی کے عوض یہ جبر گوارا کروگے۔ نہین اچھا دنیا مین لڑکون کے کھیلنے کی جتنی چیزین ہین اونکے عوض یہ جبر گوارا کرسکوگے۔ نہین۔ ایسی کتنی نعمتین ہین جنکی عوض تم عقل سے ہاتھہ دہونا اور مجنون ہونا قبول کرلوگے۔ ایسی کوئی نعمت دنیا مین ہی نہین ہین جانتا ہون کہ تم ہرگز پسند نہ کروگے ایسی کتنی چیزین ہین جنکے بدلہ مین تم یہ منظور کرلو کہ تمہاری آنکھین نکال جاوینگی یہان تک کہ تم اپنے دوستون کو نہ دیکھہ سکو نہ سورج کی روشنی تم تک پہونچے نہ تمام دنیا مین کوئی چیز تمہین نظر آوے۔ لیکن اے پیارے عزیز لڑکو جو کوئی بسبب توبہ نہ کرنیکے دوزخ مین جانا قبول کرے اوسکا حال اس سے بہی بدتر ہے کہ اوسکے ہاتھہ یا آنکھین جاتی رہین۔ بلکہ عقل کا جاتا رہنا آگ مین دن رات بلکہ سال بہر بلکہ ہزارون برس جلتا رہنا اس سے بہتر ہے کہ دوزخ مین جلے کیونکہ دوزخی اپنی روح سے ہاتھہ دہو بیٹھتا ہی نہ آسمان پر نہ کہین پہر کوئی اوسکا مونس ہوتا ہی۔ اور بڑی خرابی یہ ہے کہ پہر کبہی کوئی اوسکا غمخوار نہین ہوگا ہمیشہ کے واسطے شرم و ذلت دامنگیر ہوگی۔ فرشتے اس سب کیفیت سے واقف ہین۔ اس سبب سے جو کوئی دوزخ کے عذاب سے بچے اور گناہون سے تائب ہو تو فرشتے بہت خوش ہوتے ہین۔

یہہ پہلی وجہ جسکے بیان کی تم اسکو یاد رکھہ سکتے ہو۔

(۲) وجہ اس امر کی کہ فرشتے آدمی کی توبہ کرنے پر خوش ہوتے ہیں یہ ہے۔
کہ تا وقتیکہ کوئی توبہ نہ کرے یقین نہیں ہوتا کہ کبھی توبہ کرے یا نہ کرے۔ اگر تم میں کوئی
بیمار ہو اور چارپائی سے لگ جاوے اور مرض اسقدر طول پکڑے کہ جینے یا
مرنے کا یقین نہ ہو تو تمہاری ماں باپ اور یار دوست بہت متردد ہونگے۔
تمہاری چارپائی پاس آئینگے اور ضعیف سر کو اوٹھا کر تمہاری تکلیف کا حال
پوچھیں گے طبیب کو بلا دینگے اور تمام رات تمہارے پاس بیٹھے رہیں گے۔ بلکہ
جب تک تمہاری صحت اور عدم صحت کا یقین نہ ہو جاوے سارے گھر ہی زیادہ
تمہاری فکر رکھینگے۔ اب سموئیل ۱۲ باب ۲۔ آیت پر خیال کرو اور دیکھو تو داؤد کا
کیا حال تھا۔ جب تک اوسے اپنے بچّے کے جینے مرنے کا یقین نہ ہوا اوسوقت
تک زمین پر پڑا رہا اور روزہ رکھتا اور دعا مانگتا تھا۔ اس تذبذب نے اُسے
بڑے تردد میں ڈال دیا تھا۔ فرض کرو کوئی تمہارا چھوٹا بھائی دریا میں
گر پڑے اور گہرے پانی میں ڈوب جاوے اور قبل نکالی جانے سے ٹھنڈا اور
نیلا پڑ جاوے اور مردہ سا معلوم ہو۔ تمہارا باپ کندھوں پر ڈال کر گھر لیجاوے
اور گرم کپڑوں میں لپیٹ کر بستر پر لٹاوے۔ طبیب آوے اور تمہارے ماں باپ
کے پاس جا کر دیکھے کہ اگر ممکن ہو تو اوس لڑکے کی جان بچاوے۔ طبیب
کہے کہ سوا ہی ماں باپ کے کوئی اِس کمرے میں جہاں لڑکا ہو نہ آنے پاوے

یہ سنکر مان باپ اندر گھسکر کمرہ بند کرلین اور چند لمحہ کے بعد یہ دریافت کیا جاوے کہ لڑکا جی سکتا ہی یا نہین تو تم کیسی جلدی سے آہستہ آہستہ دروازہ پاس جاؤگے اور خوب کان لگا کر سنوگے کہ آیا وہ عزیز لڑکا جیتا ہے۔ اور جب تم کن سنوئیان لے رہے ہوگے یکایک دروازہ کھلے اور مان باہر نکلے اور آنکھون مین اوسکے آنسو ہون اوسوقت کوئی ہلکی سی پوچھے کیا مرگیا۔ تو جواب یہ ملے کہ نہین نہین وہ زندہ ہی اور صحت پاجاویگا۔ تو اوسوقت کیسی خوشی کا ولولہ اوٹھے گا خوشی کے سبب سے کیسی کود پھاند وگے ایسی ہی خوشی بہشت مین اوس گنہگار کے حال پر ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے۔ گنہگار بمنزلہ بیمار کے ہی اور انجیل اوسکا علاج ہے جس سے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ کیا تم فرشتون کے اس بات سے خوش ہونے پر تعجب کرتے ہو۔ اب تم گنتی کی ۲۱ باب کو دیکھو اور اون لوگونکی چنگے ہونے کا حال پڑھو جنکو زہردار سانپون نے کاٹا تہا اگر تم اوس زمانہ مین وہان موجود ہوتے تو مان باپون کو اور اپنے اون چھوٹے چھوٹے بچون کو جنھین سانپون نے کاٹا تھا اور قریب بمرگ ہوگئے تھے وہان لیجاتے اور دیکھتے کہ تمام جسم مین زہر پھیلتا جاتا اور مرنے مین تھوڑی ہی کسر تہی۔ مان بچاری اپنے بچے کو پیتل کے سانپ پر رکھتی تھی۔ اوسوقت مان کیسی گھبراتی ہوگی کہ ایسا نہو کہ بچہ مین نظر اوٹھانے کی طاقت نرہی ہو اور پیتل کے سانپ

کے سامنے بچہ کو کر کے کیسی نرمی سے اوسکے چہرے کو دیکھتی ہوگی اور منتظر ہوگی کہ کسیطرح آنکھین کہولے اور کیسی خوش ہوتی ہوگی۔ جب وہ نظر اوٹھاتا اور جی جاتا ہوگا۔ ایسے ہی خدا کی فرشتون کے سامنے ایک گنہگار کے حال پر جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے۔ اسکو بھولنا نچاہیئے کہ جب کوئی گنہگار گناہ سے تائب ہوتا ہے تو اوسپر ظاہر ہوجاتا ہے کہ ہمارے آنجی کیسا صاحب جلال اور اچہا تہا کہ ہماری خاطر جان دی اور مصلوب ہوا اور یہ کہ گنہگارون کو تائب ہونا اور معافی مانگنا چاہیئے۔ جب لوگ مسیح کا جلال دیکھتے ہین تو فرشتے خوش ہوتے ہین۔

اب مین تمہین تین باتین اور سنایا چاہتا ہون +

(۱) بہتیری آدمی پاک فرشتون کے مانند نہین ہین۔ فرشتون کے مانند ہونے سے میری مراد یہہ نہین ہے کہ سبت سے اونکی مانند نہین معلوم ہوتی ہین بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اونکو فرشتون کی مانند حس نہین ہے۔ تم آدمیونکو ہر روز بات چیت کرتے سنتے ہو اور کیا باتین کرتے دیکھتے ہو۔ باتین کیا۔ یہی موسم کی اپنی تندرستی اپنے مویشی اور کھیت باپ کی اور اپنے پڑوسیونکی باتین کیا کرتے ہین لیکن ایسے بہت تھوڑے ہین جو گنہگارونکی بابت بات چیت کرتے ہین۔ فرض کرو تم مین سے کوئی توبہ کرے تو مین خوش ہون گا

اور بعض اور لوگ بہی خوش ہونگے لیکن بہت لوگ شہر مین ایسے ہونگے کہ اونکو کچہ خبر بہی نہ ہوگی اور خبر بہی ہو تو کچہ خیال نہ کرینگے - فرشتون کا حال ایسا نہین ہے وہ سب خوش ہونگے اور سب کو خبر ہوگی - فرض کرو کوئی تم مین گہر کو جاتے ہوئے اتنی بڑی اینٹ سونے کی پاوے کہ تمہارے ہاتہہ سے بہی بڑی ہو تو کیا تعجب ہوگا تمام شہر کو خبر ہوجاویگی سب اسی کا ذکر کرینگے اور تمہین خوش نصیب لڑکا کہینگے لیکن فرشتے اسکی کچہ پروا نہین کرینگے بلکہ اگر تم اسقدر سونا پاؤ کہ یہ گہر بہر جاوے تو بہی فرشتے کچہ پروا نہ کرین +

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ بغیر گناہ سے توبہ کیے ہم کسیطرح بہشت مین نہین جاسکتے اگر آدمی بغیر توبہ کے بہشت مین جاسکے تو کسی کو کچہ ضرورت توبہ کی نہ رہی اور اگر کوئی توبہ کرے بہی تو وہ ایسا فعل ہوگا جسکی کچہ ضرورت نہ تہی یعنی عبث ہوگا اور اس صورت مین فرشتون کی خوشی بہی گویا کہ فعل عبث پر ہوگی - فرض کرو مین تمسے آج کہون کہ سبت کے روز خدا سے میل کرنے اور برکت پانے کے لئے تمام رات سنیچر کو بہیگے ہوئے کوٹہڑی یا بیمار یا اچہے شب بیداری کرو اور تم ایسا ہی کرو تو مین بہت خوش ہون گا - لیکن اگر یہہ شغل خدا سے برکت پانی کے واسطے ضرور نہ تہا تو بہت بڑی بے رحمی ہوگی کہ ایسا فعل کرایا - تم جانتے ہو کہ جب تم بیماری کی حالت مین کڑوی دوا بشرطیکہ بغیر اوس دوا کے

آرام نہو خوشی سے استعمال کروگے تو تمہارے ماں باپ کیسے خوش ہونگے اور جو بغیر دوائی پیئے اچھے ہوجاؤ تو ماں باپ کی خوشی نہ ہوگی کہ دوا پیو۔ ایسا ہی حال توبہ کا ہے کہ وہ مثل کڑوی دوا کے ناپسند معلوم ہوتی ہے پس اگر بغیر توبہ بہشت مین پہونچنا ممکن ہوتا تو فرشتے توبہ سے ہرگز خوش نہ ہوتے۔ فرض کرو آج گھر جاتے ہین تمہارے ہاتھ ایسے ٹوٹ جاوین کہ سوا اسکے کہ وہ کاٹ ڈالے جاوین اور کوئی صورت تمہارے اچھے ہونے اور جینے کی نرہی اور کل مین جاکر دیکھون کہ ایک جراح چاقو آری لیئے ہاتھ کاٹنے کو آمادہ بیٹھا ہے تو مجھے بیشک خوشی ہوگی کیون ہوگی۔ اے میرے عزیز لڑکو وہ خوشی کچھ اس سبب سے نہوگی کہ مین تمہین تکلیف مین دیکھنا پسند کرتا ہون یا مین چاہتا ہون کہ تمہاری بانہہ جاتی رہے بلکہ خوشی اس سبب سے ہوگی کہ اوس سے تمہاری جان بچے گی اسیطرح تم جانتے ہو کہ فرشتے اوس شخص کے حال پر جو توبہ کرتا ہے کیون خوش ہوتے ہین۔ اسکا سبب یہی ہے کہ بغیر توبہ کے کوئی بہشت مین داخل نہین ہوسکتا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم اسوقت توبہ نہ کرو تو بڑی شرارت کی بات ہے۔ کیونکہ تم سب گنہگار ہو اور ہمنے مسیح کا کلام بہی تمہین سنادیا کہ فرشتے توبہ سے کیسے اور کیون خوش ہوتے ہین ایسا کوئی بچہ نہین جسکو گناہ کرنا

جائز ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ توبہ کرنی کے لائق نہو۔ تم لڑکے نیچے بھی اگر توبہ نہ کرو تو بہشت مین نہین جا سکتے۔ اگر خدا نے زندہ رکھا تو تم کھیلو گے۔ بڑے ہو گے۔ علم سیکھو گے۔ امیر ہو گے۔ غرض سب کام بغیر توبہ کر سکو گے لیکن بہشت مین بغیر اوسکے نہین جا سکتے جب تک بنیاد دل نہ حاصل ہو یہ امر ممکن نہین۔ اب جس صورت مین کہ تم گھر کو جاتے ہو اور یہ امر نہین جانتے کہ اگلی سبت تک جیتے رہو گے یا نہین یا جبکہ آفتاب غروب ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ اوس کا نکلتے دیکھنا پھر نصیب ہو گا یا جبکہ آج رات ہوتے وقت یہ نہین جانتے کہ کل اس دنیا مین تمہاری آنکھین کھلین گی یا نہین یعنے جبکہ تمہاری ہستی ایسی ناپائدار ہے تو میرا کہا یاد نرکھو گے اور خدا کے حضور توبہ نہ کرو گے کاشکے تم میرا کہا مانو تو بہشت مین تمہارے حال پر بڑی خوشی ہوگی۔ آمین

چوتھا سبق

ایمان کسے کہتے ہین اور اوس سے فائدہ کیا ہے

اور بغیر ایمان کے اوسکو راضی کرنا ممکن نہین وغیرہ عبرانیون ۱۱ و ۶ مین اس سبق کو نہایت آسان کیا چاہتا ہون اور امید

سے ہے کہ لڑکون کو اِس سے بہت نفع پہونچے گا +

بہت طرح کے ایمان اور عقیدے آدمیون مین پائے جاتے ہین لیکن صحیح ایمان صرف ایک ہی ہے بغیر جسکے ہم خدا کی نظر مین مقبول نہین ہوسکتے جیسا کہ بعد ازین اسکی تفصیل کیجاویگی + ایک چھوٹی سی لڑکی ایک مرتبہ اپنے باپ کے ساتھہ سیر کر رہی تھی ۔ دونون مین سخاوت کا ذکر چلا باپ نے لڑکی سے کہا کہ سخاوت کے معنی یہ ہین کہ جو چیز کسی کے کام آوے اوسکے دینے مین دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ آپ خالی ہاتھہ رہجاوے اور باپ نے یہ بھی اوس سے کہا کہ سخیون کا دل بھی خوش رہتا ہے اسواسطے کہ بغیر دل کی خوشی کے یہ امر نہین ہوسکتا ہے کہ دوسرون کو اپنی چیز دیدے اور آپ نہ لے بس کسی سخی کا سخاوت سے کچھہ نقصان نہین ہوتا خدا اوسے اسکا اجر دیتا ہے پھر باپ نے لڑکی سے پوچھا کہ تو نے ان باتون کو سچ جانا۔ لڑکی نے کہا ہان باپ مین سچ جانتی ہون اسی اثناء مین چلتے چلتے ایک دوکان پر پہونچے۔ لڑکی نے باپ سے کہا کہ میرا دل ان نئی کتابون مین سے ایک کتاب لینے کو بہت چاہتا ہے باپ نے کہا کہ میرا بھی دل چاہتا ہے لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ دونون ایک ایک کتاب خریدین۔ دام میرے پاس موجود ہین جیسا چاہو کرو خواہ تم ایک کتاب مول لیکر مجھہ باپ کو دیڈالو اور آپ ست لو یا ایسا کرو کہ اپنے واسطے

مول لے لو اور مجھے مت دو۔ یہ سُنکر لڑکی نے تامل کیا اور کتابون کی طرف دیکھنے لگی لیکن اوسیوقت باپ کا کہنا سخاوت کی بابت یاد ہوا گیا تو فوراً کہنے لگی کہ مین نہین لونگی اے باپ تمہین لیجیو غرض باپ نے مول لے لی اور لڑکی خوش ہوئی کیونکہ اوسنے باپ کا کہنا مانا تھا اور سخاوت کا کام کیا تھا کتابون والا یہ سب باتین سُن رہا تھا اور لڑکی کا ایمان اور سخاوت دیکھکر ایسا خوش ہوا کہ ویسی ہی ایک اچھی سی کتاب اوسکو دیڈالی۔ یہ باپ کی باتون پر ایمان رکھنا کہلایا لیکن یہ ایمان اوس قسم کا نہین ہے جسکا بیبل مین مذکور ہے کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ لڑکا باپ کا کہنا مانتا اوسپر کامل اعتقاد رکھتا ہے مگر خدا کی نظر مین شریر اور بڑا گنہگار ہوتا ہے۔ مسٹر سیسل صاحب نے جس طریق سے ایک لڑکی کو ایمان کے معنی بتائے ہین اوسکا تھوڑا سا ذکر کرنا اس مقام پر مناسب ہے وہ قصّہ یہ ہے کہ دو ایک روز میری لڑکی چند خوبصورت ہارون سے اِس شوق سے کھیلتی تھی کہ ہمہ تن اون مین محو تھی مینے اوس سے کہا عزیز مین کیا تمہارے پاس اچھے اچھے ہار ہین اوسنے جواب دیا ہان بابا۔ مین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہین یہ ہار بہت پسند ہین۔ ہان بابا۔ اچھا اب تم انہین چولھے مین ڈال دو۔ یہ سُنکر لڑکی آنسو بھر لائی اور میری طرف تکتی رہی گویا یہ معلوم کرنا چاہتی تھی

کہ بیوجہ مینے ایسا کیون کہا۔ مینے کہا بیٹی جو چاہو کرو مگر تم جانتی ہو کہ مینے تم سے کبھی نہین کہا کہ مین تمہارے لئے وہ امر کرونگا جو میری نزدیک تمہارے حق مین اچھا نہین ہے۔ یہ سُنکر تھوڑی دیر تک چُپکی کھڑی تکتی رہی لیکن آخرکار دل کو مضبوط کرکے ہارون کو آگ مین پھینک دیا۔ مینے کہا اچھا کیا اب آگ مین پڑا رہنے دو اور پھر کبھی اونکا نام مت لیجیو۔ چند روز کے بعد مینے ایک صندوقچہ جسمین بڑے بڑے ہار اور طرح طرح کے کھلونے لبالب بھرے تھے اوسکے واسطے خریدا۔ جب گھر آیا تو مینے صندوقچہ کھولکر سب چیزین اوسکے سامنے رکھدین۔ اون چیزون کے دیکھتے ہی خوشی کے مارے اوسکے آنسو نکل پڑے۔ مینے کہا ای لڑکی یہ سب چیزین مین تمہارے لئے لایا ہون۔ جب مینے تم سے کہا تھا کہ انکو آگ مین پھینک دو تو تمہارے حق مین بہتر ہوگا تو تمنے اوسیوقت میرا کہنا مانا اور میری بات کو یقین جانا تھا اوسکے بدلے مین آج مین ایسی اچھی اچھی چیزین دیتا ہون یہ تمہارے میرے کہنے پر ایمان رکھنے نے ایسی اچھی چیزین تمھین دلائین بیٹی اب تم یاد رکھنا کہ ایمان کِسکو کہتے ہین۔ جب مینے حکم کیا تمنے فوراً ہار پھینک دیئے کیونکہ میرے کہنے پر ایمان رکھتی تھین اور جانتی تھین کہ مین تمہاری بہتری کے واسطے نصیحت کرتا ہون ایسے ہی خدا پر بھی بھروسا رکھو جو کچھ اوسکے کلام مین لکھا ہے اوسے یقین جانو

خواہ خدا کی کوئی بات تمہاری سمجہ مین آوے یا نہ آوے مگر یہ خوب جان لو کہ وہ بہتری چاہتا ہے۔ اس لڑکی نے اپنے باپ کا کہنا جو مانا یہ باپ پر ایمان لانا کہلایا کافر کی لڑکی بہی ایسا کر سکتی ہے یہ وہ ایمان نہین تہا جو بیبل مین مطلوب ہے کیونکہ وہ ایمان خدا پر نہ تہا۔ اب مین تمہین یہ تبلاتا ہون کہ خدا کی نظر مین ایمان کیا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت مع اپنے خاوند کے کسی جہاز کے تختہ پر کہڑی تہی اور جہاز اوسوقت سخت طوفان مین آگیا تہا۔ ہوائین بڑی زور و شور سے چل رہی تہین اور جہاز موجون کے صدمہ سے پر کے مانند اوڑ رہا تہا۔ عورت نے اوس تختہ کو خوب کسکر تہام لیا تہا کہ گرنے سے محفوظ رہے مگر نہایت خوف زدہ تہی اور اپنے خاوند سے یہ پوچہتی تہی کہ تمہین تو ایسا خوف نہین معلوم ہوتا ہے۔ اوسنے اسکا کچہ جواب نہ دیا بلکہ فوراً ایک تلوار ننگی کر کے اوسکے سینہ پر رکہدی اور پوچہا کہ تمہین ڈر معلوم ہوتا ہے۔ عورت نے کہا نہین۔ خاوند نے پوچہا کیون نہین۔ حالانکہ ایک انچہ اوسکی نوک تمہارے سینہ مین ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ ہان مجہے کچہ ڈر نہین کیونکہ مین جانتی ہون کہ خاوند کے ہاتہہ مین تلوار ہے وہ مجہے ہرگز نہین مارے گا۔ خاوند نے کہا ہان اسیطرح یہ طوفان اور ہوا اور موجین ہمارے آسمانی باپ کے ہاتہہ مین ہین پہر کیون

ہمین خوف کرنا چاہیئے یعنی ہرگز ڈرنا نہین چاہیئے خدا کے نزدیک یہ ایمان تھا اور وہ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اب بتلاؤ کہ خاوند اپنی عورت سے اوسوقت یہ خیال کرکے کیسا خوش ہوا ہوگا کہ حالانکہ بیٹے اوسکے سینہ پر تلوار بھی رکھدی مگر اوسے میری محبت پر ایسا اعتماد ہے کہ مطلق خوف نہین کھاتی ہے۔ ایسا ہی خدا بھی اوس شخص کو دیکھکر ضرور خوش ہوا ہوگا کہ باوجودیکہ طوفان کا یہ زور ہے اور جہاز تباہی مین ہے مگر یہ شخص اسوقت میری رحمت سے مایوس نہین۔ بیبل مین لکھا ہے کہ تم اپنی روٹی پانی مین ڈال دو اور بہت روزون کے بعد اوسے پاؤگے۔ اب اس آیت کا مطلب مین تمہین بتاؤن۔ حال یہ ہے کہ شرقی ملکون مین علی الخصوص مصر مین آج تک لوگ چاول بہت کھاتے ہین ہر سال جب پہاڑ کا برف پگھلتا ہے تو دریاے نیل کا پانی بہت بڑھ جاتا ہے یہان تک کہ تمام گرد و نواح کی زمین مین پانی ہی پانی ہوجاتا ہے۔ کیان لوگ پانی آنے سے پہلے اپنے اپنے کھیتون کے آس پاس باڑین لگا دیتے ہین جب دریاے نیل طغیانی پر آتی ہین اور تمام زمین پانی سے ڈھک جاتی ہے لوگ اپنی اپنی ڈونگیون پر سوار ہوکر پانی مین دہان ڈال دیتے ہین جو زمین کی تلی مین بیٹھ رہتا ہے جب پانی کھیتون کا سوکھ جاتا ہے تو لوگ دہانون کے کھیت کھڑی

پاتے ہین پس روٹی کو پانی مین ڈالنے اور بہت روز ون کے بعد اوسے پانے کی یہ معنی ہوئی۔ اسمین بہی ایک طرح کا ایمان ہے یعنے جو شخص وہان پانی مین ڈالتا ہے اوسکو یقین ہوتا ہے کہ تو بیٹھہ رہے گا اور بوقت مناسب پانی سوکھہ جاوے گا اور وہان اوگین گے یہ خدا کی شان رزاقی پر ایمان رکھنا کہلاتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ وہ ایمان نہین ہے جو بیبل مین مقصود ہے کیونکہ ایسا ایمان تو نہایت گنہ گار اور خراب آدمی بہی رکھتا ہی کہ اگر مین بوونگا تو اناج پیدا ہوگا گو اِس بات کو وہ بہی بہول گیا ہو کہ ہر ہر تنکہ اناج کا خدا ہی بڑہاتا ہے غرض ایسا ایمان تو ہزارون رکھتے ہین لیکن اِس سے وے نیک اور پاک نہین ہوسکتے۔ اب مین تمہین یہ بتلاؤن کہ خدا پر ایمان لانا یعنی خدا جس سے خوش ہو کیسے کہتے ہین۔ ایک زمانہ مین ایک شخص ایسا گذرا ہے جس سے خدا نے فرمایا کہ اپنے گہر اور وطن اور شہر اور ملک کو چہوڑ کر ایک اجنبی ملک کو چلا جاوے اور خیمہ مین سکونت اختیار کرے اور پہر کبہی اپنے گہر کو نہ آوے اوس مرد خدا نے بیچون و چرا خدا کا حکم مانا۔ بعد ازان اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جو اوسکا اکلوتا تہا۔ خدا نے اوسے خبر دی کہ یہ لڑکا جیئے گا اور بڑہے گا اور بڑی قومون کا اور کڑوڑون لوگون کا باپ ہوگا۔ لیکن بعد اوسکے پہر خدا نے یہ حکم

کیاکہ میری راہ مین اسی قربان کرے یعنی اوسے ذبح کرے اور اوسکے جسم کو آگ
سے جلاوے لیکن خدانے کوئی وجہ اس ہدایت کی نہین بتلائی۔ غرض وہ
نیک آدمی خداکا یہ حکم فوراً بجالایا۔ لکڑیون کے گٹھے عزیز بیٹے کی لاش جلانے
کے واسطے جمع کیئے اور اوسکے ہاتھہ پانون باندہکر اپنا ہاتھہ بڑہایا اور چاہا
کہ ذبح کرڈالے لیکن خدانے اوسے روک دیا اور کہاکہ ایسا نہ کرے بلکہ ایک
بڑہ کو جسے اپنے پاس ہی پاویگا ذبح کرے اسکو خدا پر ایمان رکھنا کہتے ہین
اوس شخص کا نام ابراہیم تہاکتاب پیدایش کی ۲۲ باب مین اوس کا
ساراحال لکہاہے وہ خداکاحکم بجالایا گو کہ وہ یہ نہین جانتا تھاکہ ایسا حکم
خدانے کیون دیاہے مگر اوسکو خداے تعالے کی دانائی اور قدوسیت کا
یقین تھا فرض کرو کہ تم اوس زمانہ مین زندہ تھے جبکہ بنی اسرائیل مصر
مین رہتے تھے اور فرض کرو کسی بہار کے دن شام کے قریب دریا کے
پاس تم پہونچے اور تمہارے سامنے اونچے اونچے درختونکا باغ ہے
اور درختون کے نیچے ایک جہونپڑا ہے جسمین غریب لوگ رہتے ہین۔
دیکہو چہوٹا ساگہر ہے نہ اوسمین کچہ نقش و نگار ہے نہ کوئی کہڑکی ہے نہ کسیطرحکا
سامان معیشت ہے یہ غلامون کا گہر ہے مرد و عورت سب بیچارے غلام
ہین۔ لیکن دیکہو تو وہ عورت کیا کرتی ہے۔ دریا کے کنارے سے

جہاؤلائی ہے اور روتی جاتی ہے اور ٹوکری بنائی جاتی ہے اور اوسکے لبون کی حرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگتی ہی اب ٹوکری بنا چکی تم دیکھتے ہو۔ کہ گھر کے کونے مین جاکر گھٹنے ٹیک کر ایک چہوٹی خوبصورت لڑکی کے واسطے روتی اور دعا مانگ رہی ہے اور پیار کرتی اور چومتی ہی پھر اوس بچہ کو اوس ٹوکری مین رکھکر اپنی چہوٹی لڑکی کو پکارتی ہے اور کہتی ہے کہ اوس ٹوکری کو جسمین تمہارا بھائی ہے دریا کے کنارے رکھکر بہا دو پھر وہ اپنے پیارے بچہ کو دیکھتی اور گھر مین جاکر زار زار روتی ہے اور خدا کی جانب دعا کے واسطے رجوع ہوتی ہے۔ اور بہن اوس پیاری بھائی کو لئے جاتی اور دریا کے کنارے چہوڑے دیتی ہے۔ دیکھیے بچہ کا کیا حال ہوتا ہے۔ کیا کوئی ناکا نگل لیگا یا اور طرح طرح کے آبی جانوروں مین سے جو دریا مین ہین یا جو اوسکے کنارہ کثرت سے چپٹے ہوئے ہین کوئی کہا جاویگا۔ یا پانی بہا لیجاویگا اور غرق کر دیگا۔ نہین ہرگز نہین۔ اوسکی غریب مان خدا پر بہروسہ رکھتی ہے اس سبب سے خدا اوسکے بیٹے کی خبر لیگا۔ بادشاہ کی لڑکی اوسے پاکر بچالے گی۔ اور وہ بچہ موسیٰ بنی اسرائیل کا ہادی خدا کا نبی بیبل کے بہت نوشتون کا لکھنے والا ہوگا خدا پر سچے دل سے ایمان لانا اسکو کہتے ہین یسوع مسیح پر ایمان لانا

اسکو کہتے ہین کہ نہایت پختگی سے اوسپر اعتقاد رکھنا پکا اعتقاد رکھنے سے ہم اوسکی احکام بجا لاسکین گے۔ ہم یقین کرتے ہین کہ ایک زمانہ مین اس دنیا پر مسیح جب ایک شخص تھا۔ اوسنے معجزے دکھلائے جنکا بیان ہم عہدنامہ مین پڑھتے ہین۔ وہ پاک تھا۔ جو جو باتین اور نصیحتین اوسنے ہمارے واسطے کی ہین وہ سب عہدنامہ مین لکھی ہین۔ وہ گنہگارون کی خاطر موا اور مُردون مین سے اوٹھکر آسمان پر چلا گیا اب وہان ہی رہتا ہے اور اپنے لوگون کے لئے بھلائی کرتا ہے جو کچھ بیبل مین اوسکی نسبت لکھا ہے اوس سب کو ہم مانتے ہین اگر یہ اعتقاد درست اور پکا ہے تو ہمین یسوع مسیح کی محبت بسبب اوسکی محبت کے ضرور ہوگی اوسکے حکمون کا بجا لانا اچھا معلوم ہوگا کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جو کام اوسکی خاطر کرین اور جو تکلیف اوسکے لیئے اوٹھا وینگے اوسکا اجر کسیطرح زائل نہوگا بلکہ ضرور ملیگا۔ فرض کرو جیسا کہ ایک اچھے مصنف کا قول ہے کہ تم کسی گہرے دریا مین جسکا پانی بڑے زور سے چلتا ہو گر کر ڈوبنے لگو اور اوسوقت کوئی دریا کے کنارہ پر جاکر تمہین آواز دے اور رسّی پھینکے تو تم اوس آدمی کو بچانے والا کہو گے۔ ایسے ہی ہم گناہ کے گہرے سمندر مین ڈوبے جاتے ہین اور مسیح نجات کی رسّی پھینک کر پکارتا ہے کہ اسکو مضبوط پکڑ و۔ تا وقتیکہ ہم اوس رسّی کو نہ پکڑین کوئی صورت بہتری کی نہین نکلے گی۔

اسکی پکڑنے سے مراد ہماری ایمان ہے جیسے ڈوبتے وقت تم رسّی کو پکڑتے ایسے ہی بذریعہ ایمان کے مسیح کو خوب مضبوط پکڑو۔ لیکن حقیقتاً رسّی نے تمہین پانی سے نکالا بلکہ مسیح نے رسّی پھینک کر فرمایا کہ اسکو تھامو اور پھر اوسنے کھینچ لیا۔ وہی ہمین گناہ کے گہرے پانیون سے کھینچتا ہی اور جب نکل آتے ہین تو اوس سے محبت کرنے لگتے ہین اور احسانمند ہوتے اور اوسکی اطاعت کرتے ہین۔ لیکن اب مین بعبارت مختصر یہ بتاتا ہون کہ ایمان صحیح آدمی کو نفع پہونچاتا ہے۔

۱۔ اوس سے خدا کی بندگی اور اطاعت کی توفیق حاصل ہوتی ہے کوئی آدمی تاوقتیکہ کامل ایمان سے اسکو یقین نہ کرلے کہ خدا نیکون کو اونکی نیکی کا اجر اور بُرون کو بُرائی کی سزا دیگا۔ کون بیبل سے برکت پاسکتا ہے جب تک کہ اوسپر ایمان نہو۔ ایسا کون ہی جو مزاج کو سمہالے زبان کو روکے بیجابات نہ کہے بُرے خیالات نہ باندہے جب تک کہ اوسکو یقین کامل نہو کہ خدا ہر چھپی بات کا بہی انصاف کرے گا۔ کوئی نہین۔ لیکن جو کچھہ خدا نے ہماری نسبت فرمایا ہے اگر ہم اوسے یقین کرین تو البتہ بڑی احتیاط سے اوسکی حکمون کو بجالاوینگے۔ ملّاحون کو دیکھو کیسے بڑے بڑے سمندرون مین جہازرانی کرتے اور ایمانداری سے سخت کام کرتے ہین

کیونکہ اونکو یقین ہوتا ہے کہ کپتان تنخواہ دیگا۔ اسیطرح اگر ہم خدا کی بندگی کرنا اور اوسے خوش رکھنا چاہین تو اوسپر ایمان ضرور رکھنا چاہیئے۔

۲- ایمان سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔ رسولون کو خیال کرو کہ باوجودیکہ لوگ انسے نفرت کرتے تھے اور ڈھیلے مارتے اور قید کرتے بلکہ مار بھی ڈالا تھا مگر وے انجیل کی سنادی جا بجا کرتے پھرتے تھے کیونکہ وے خدا کو مانتے اور اوسکے کلام پر ایمان رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ جو کوئی توبہ کریگا اور مسیح پر ایمان لاوے گا ضرور نجات پاویگا اور جو ایسا نہ کرے گا وہ ہمیشہ کے واسطے کھویا جاوے گا یہ ایمان ہی تھا کہ اونھون نے نہایت تکلیفین گوارا کین اور اب اوسی ایمان کا باعث ہے کہ نیک لوگ کافرون مین رہکر سنادی کرتے اور اونہین کے درمیان مر جاتے ہین۔ خدا ہی پر ایمان لانے سے یہ بات ہی کہ نیک لوگ سنادی کرتے بیبل اور اور بھی کتابین شائع کرتے ہین اور پادریون کی جماعتین مقرر کرتے اور طرح طرح کی کوششین کرتے ہین اور تکلیف اوٹھاتے ہین اسلیئے کہ تمام لوگ جہان کہین ہون بیبل کو جانین اور مانین اور اوسکے احکام کو بجا لاوین۔ اور یہ ایمان ہے کہ جسکی وجہ سے نماز گذار مان کے دل مین ترغیب پیدا ہوتی ہے کہ اپنے ننھے بچہ کے بستر پر آتی ہے اور قبل سونے کے اوس سے دعا کراتی ہے۔ یہ ایمان ہی کی وجہ ہے کہ مان کے

دل کو حالانکہ اوسکے بچے نے یار دیار رہوتے ہین اور کوئی اونکا سہارا دینے والا نہین ہوتا ہے تسکین ہوتی ہے - ایک مرتبہ مجھے بھی ایک مان سے جسکا ایمان مسیح پر تھا مرتے وقت ملنے کا اتفاق ہوا - مینے دیکھا کہ اوسنے اپنے سب لڑکے لڑکیون کو بلایا اور ہر ایک کے سر پر ہاتھ رکھہ رکھہ کے نصیحت کی اور برکت دی اور پھر سب کو رخصت کر کے حالت وجد مین بیساختہ یہ اشعار اوسکی زبانپر جاری ہوگئے

خوشی سے خوش مین جاؤن گا　　روحون کے دیس مین آرام پاؤنگا
اب گاتا ہون تا کہ رہون شادمان　　خوشی سے چل رہی میری جان
جلدی مسافرت ہوئے تمام　　ہووے طیار میرے لیئے مقام
کبھی مسافر مین نہون گا　　خوشی سے دیس مین آرام پاؤنگا
بیشتر عزیز میرے گئے ہین پار　　مین اونکے دیکھنے کو ہون امیدوار
مجھہ سے وے کہتے ہین ابھی خوش ہو　　خوشی سے جلدی چل اپنے دیس کو
بربط وے ابھی بجاتے الحان　　اب خوش آوازی سے ترے آسمان
خوشی سے کرتے خدا کے سپاس　　خوشی سے جلدی لے اپنی میراث
اپنے ہتھیار سے اے موت مجھے مار　　مجکو محب نہین ہے تیرے وار
ابد کی صبح جلد ہوگی موجود　　موت کی مختاری تب ہوگی مردود
مین اوسکے فتوی سے ہونگا محفوظ　　خوشی سے خوشی سے دیس مین محفوظ

ہنسنے بھی تھوڑا ہے قبضہ کا بند   مین ابھی جانے کو ہون رضامند

۴۔ ایمان سے تسکین اور وقت مصیبت کے طبیعت کو استقلال ہوتا ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسانی دوست ہماری مدد نہین کرسکتے ہین فقط خدا ہی کی مدد ہوتی ہے۔ نوح کی یہی صورت تھی۔ جب اوسکی کشتی بڑے طوفان کے پانی پر تیرتی تھی کوئی اوسکی مدد کرنے والا نہ تھا خدا ہی نے پانی سمیٹ کر زمین کی صورت دکھلائی۔ یہی حال دانیال نبی کا ہوا جب اوسکو مست شیرون کے سامنے ڈالا تو سوا ے خدا کے اور کوئی اُنکا مُنہ نہین بند کرسکا۔ یہی حال ہر عیسائی کا مرتے وقت ہوتا ہے خواہ اپنے گھر دستون کے درمیان ہو یا اجنبیون مین ہو یا تنہائی مین بلکہ اوسکے پاس کوئی نہو۔ غور کرو کہ ایک ذرا سی لڑکی پر نہایت خوفناک حالت مین ایمان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نیوکاسٹل کے کوئلہ کے ایک کان مین یکایک پانی پھوٹ نکلا جسکے ریلے سے ۳۵ مرد اور ۴۱ لڑکے اپنی جگہہ سے بہت دور جا پڑے جہان سے تاوقتیکہ سب پانی نہ کھینچ لیا جاتا کوئی سبیل نکلنے کی نتھی۔ ہرچند طرح طرحکی تدبیرین کی گئین مگر کوئی پیش نہ گئی۔ سب کے سب بھوک سے یا دم گھٹنے سے مرگئے۔ غرض جب اونکی لاشین نکلین تو ۷ لڑکون کی لاشین باقیون سے علیحدہ پائین۔ جنمین ایک لڑکا نہایت

باتہذیب اور دیندار تہا جو ہر روز جب محنت سے فراغت ہوکر آتا تہا تو اپنی اکیلی ماں کو کتب مقدسہ کی باتین پڑہ پڑہکر سنا تا تہا جس سے اوس ماں کو اکیلے مین تسکین ہوتی تہی۔ بعد تجہیز و تکفین اوس لڑکے کی ایک مہربان دوست بیکس ماں سے ملنے آیا تو اوسنے اپنے لڑکے کی یادگار ایک بیبل جو کثرت استعمال سے میلے ہوگئی تہی دکہلائی اتفاقاً اوس شخص کی نگاہ متبرک صندوقچہ پر جو کان کہودنے والے کے ساتہ ہمیشہ رہا کرتا ہے اور جو اوس لڑکے کی نعش کے ساتہ آیا تہا جا پڑی تو اوسنے چند محبت انگیز اور پرہیزگاری کے کلمات لکہے دیکہے۔ اوس تاریک غار مین لڑکے نے ایک نوکدار لوہے کا ٹکڑا پایا اوس سے اپنی ماں کو یہ عبارت کندہ کی۔ کہ اے عزیز ماں غم نہ کیجیو کیونکہ وقت فرصت کے ہم خدا کے گیت گاتے اور اوسکی تعریف کرتے تہے اے ماں مجہہ سے بہی زیادہ خدا کی اطاعت کیجیو اے یوسف خدا کی اور ماں کی نظر مین مقبول لڑکا ہوجیو۔ اسکا نام ایمان ہے سبحان اللہ اس ایمان نے مرتے وقت اوس لڑکے کو کیسی تسکین دی۔ اور بیکس ماں کو جب اپنے عزیز لڑکے کے لیئے روتی تہی کیسی تسلی بخشی۔ اے عزیز لڑکو خدا کرے کہ تمہارا ایمان بہی ایسا ہی کامل ہو آمین *

پانچوان سبق

کون ہماری خبرداری کریگا

جنگلی سوسنون کو دیکھو کہ وے کسطرح سے بڑھتے ہین وے نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہین پر مین تمہین کہتا ہون کہ سلیمان بہی اپنی ساری شان وشوکت مین اونمین سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا متی ۶ باب ۲۸-۲۹- آیت ۔

ہمارا منجی جا بجا جہان کہین لوگ سننا چاہتے تھے منادی کیا کرتا تھا کبھی زمین پر بیٹھکر اور کبھی کشتی مین سوار ہوکر اور کبھی بڑی ہیکل مین کھڑے ہوکر منادی کرتا تھا اوسکا بیان ایسا صاف اور آسان ہوتا تھا کہ بخوبی سمجھ مین آتا تھا۔ بعضے اوقات لڑکے لڑکیون کو نصیحت کرتا تھا۔ اگر وہ ان لڑکون سے جو میرے سامنے ہین اسوقت بات چیت کرتا تو مین جانتا ہون کہ ان مین ایک لڑکا بہی ایسا نہین ہے کہ نہ سمجھتا۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ اگر کسی کو ہلین آوے تو چاہیے خود منجی کو نہ مانے۔ اب دیکھو فرض کرو کہ کوئی کاہل لڑکا اِس

آیت کو جو عنوان سبق مین لکھی ہے پڑہ کر کہنے لگے کہ مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالے سوسن کے درختون کی باوجودیکہ وہ کچہ کام نہین کرتے ہین خبرداری کرتا ہی اسلیئے ہم کو بہی کچہ کام کرنا ضرور نہین خدا ہماری بہی خبرداری بغیر کام کئے کریگا تو یہ ایسا ہوگا کہ گویا بیبل شریف گناہ پر آمادہ کرتی ہی حالانکہ بیبل کا ہرگز یہہ منشاء نہین ہے۔

فرض کرو تمہاری ملاقات کسی آدمی سے ہو جو ایسا امیر ہو کہ اوسکے یہان کے درخت رنگ برنگ کے ریشم سے منڈہے ہون اور روزمرّہ کے استعمال کی چیزین بہی چاندی سونے کی اور عجیب وغریب صنعت کی ہون۔ تو تم اوسکو امیر نہ جانوگے۔ اور اگر تمہین معلوم ہو کہ وہ شخص نیکذات اور بات کا سچّا ہی اور وہ کہے کہ مین تمہارا دوست ہون اور ہمیشہ حق دوستی کا نباہونگا یعنی ہمیشہ تمہاری خبرگیری کرونگا۔ پہر کیا تمہین یہہ اندیشہ ہوگا کہ وہ ایسا نہ کرے گا۔ خدا سب امیرونکا امیر ہے۔ وہ ایسا امیر ہے کہ ایک ذراسے سوسن کے پھول کو وہ پوشش دیتا ہی کہ سلیمان کو باوجود بڑی شان وشوکت کے کبہی ایسی پوشاک نہین نصیب ہوئی تہی ایک بلاؤ طاوس ہی کو دیکہو کہ اوسکی دُم پر وہ خوبصورتی ہے کہ کبہی کسی امیر سے امیر بادشاہ سے یہ آرایش نہین ظاہر ہوئی۔ خیر طاؤس تو طاؤس

ہی ہے ایک سنے حقیقت تتلی جسکی چند لمحون کی زندگی ہوتی ہے وہ خوبصورت پوشش رکھتی ہے کہ کسی مغرور سے مغرور اور امیر سے امیر آدمی کو عمر مین نہ نصیب ہوئی ہوگی۔ خداے تعالی نے کہ اوسکی ذات پاک غنی ہے اِس غریب کیڑے کو یہ زینت بخشی ہے۔ پس اگر وہ پرندون اور کیڑون مکوڑون کی خبر لے سکتا ہے اور آدمی سے زیادہ خوبصورت اونہین بنایا ہے تو کیا انسان کی نگہبانی نہ کریگا بشرطیکہ وہ اوسکی اطاعت کرے۔

فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کہ بیشمار سونا چاندی اوسکے یہان ہو۔ اور اگر تم اچھے لڑکے ہو تو کیا تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری خبرگیری سے انکار کرے گا۔ نہین۔ پس خدا جسکے خزانہ غیب مین کسی چیز کی کمی نہین ہے جسکے یہان سونا چاندی اتنا ہے کہ آدمیون کو کبھی نصیب بھی نہین ہوا (شاید اُسکی خزانہ مین ہزارون پہاڑ سونے چاندی کے ہون) کیا تمہاری خبرگیری نہین کرسکتا ہے۔ فرض کرو تمہارے باپ کے اسقدر بیل گھوڑے اور مویشی ہون کہ تم دن بھر مین یا ایک ہفتہ بھر مین شمار نہ کرسکو تو کیا اوسکو اتنی استطاعت نہو گی کہ اپنے ایک بچہ کی پرورش کرے اور جو چیز اوسے ضروری ہووے بیشک دے گا۔ لیکن خداے تعالی کی مویشی دس ہزار پہاڑون پر ہین ہر چوپایہ جنگل کا اور سب جانوران ہوائی اوسکی

ہین - پہر کیا وہ اِن تمام مویشیون سے تمہارے کہلانے اور پہرنے کو اور اِن تمام پرندون کے پرون سے تمہارے بچہانے کو نہین دیکھتا ہے بیشک وہ سب کچہ دیکہتا ہے - فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کر اوسکے سیان دنل ہزار آدمی ہر روز کام کرتے ہون اور سب دل لگا کر خوشی سے اوسکا کام کرتے ہون - اِس صورت مین کیا تمہین یہ اندیشہ ہوگا کہ وہ تمہاری خبر نہ لیگا یا تمہارے ساتھہ بھلائی نہ کریگا - لیکن خدا کے کام والے اسکی بہ نسبت بدرجہا زیادہ ہین - جتنے اچھے لوگ دنیا مین اور فرشتے آسمان مین ہین سب کے واسطے اوسنے کام دیا ہے اور سب کو اون کی کام کی اُجرت دیتا ہے - اگر تمہین کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ ہزارون بلکہ لاکھون نوکر تمہاری مدد کیواسطے بہیج سکتا ہے -

ایک چھوٹی لڑکی نے اپنی مان سے کہا اگر تو اجازت دے تو چھوٹی بہن کو لیکر باہر ہری گہانس پر کھیلنے جاؤن - لڑکی نے اونہین دنون مین دوڑنا سیکہا تہا - اپنی طاقت اوسوقت تک اوسکے پاؤن مین نہ آئی تہی کہ کوئی چیز اُتنا اور راہ مین حائل ہوتی تو اوسکو پھلانگ جاتی - غرض مان نے لڑکی کو اجازت دی کہ اچھا بہن کو بشرطیکہ گرا دی نہین لیجاوے - مین جو ادہر ہو کر نکلا تو اونہین بڑی خوشی سے کھیت مین

کھیلتے پایا - مین بولا جارج تم بہت خوش معلوم ہوتے ہو کیا یہ تمہاری بہن ہے - اوسنے جواب دیا جی صاحب - مینے پوچھا یہ اکیلی چل سکتی ہے - وہ بولا ہان صاحب صاف زمین پر چل سکتی ہے - مینے کہا یہ پتھر جو ہمارے اور گھر کے بیچ مین پڑے ہین انپر سے کیونکر راہ طے کی - کہا صاحب میری مان نے مجھ سے کہدیا تھا کہ گرنے نہ پاوے سو مین نے جہان کہین کوئی پتھر آیا اسکو ہاتھون مین اوٹھا لیا اسطرح اوسکے ننھے ننھے پاؤن مین مطلق ضرب نہ آئی - مینے کہا بیشک ٹھیک کہتے ہو جارج مگر تمہین ایک بات بتانا چاہتا ہون - وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کا مطلب جانتے ہو کہ خدا اپنے فرشتون کو تیرے لیئے متعین کرے گا تا ہو کہ تو کسی وقت ٹھوکر کھاوے خدا نے اپنے فرشتون کو متعین کیا کہ نیک لوگون کی بر وقت پیش آنے مشکلات کے رہنمائی کرین جیسا کہ تمنے اپنی بہن کو پتھرون پر سے اوٹھا لیا اور رہنمائی کی - اب تم اسے سمجھتے ہو - جی صاحب مین خوب سمجھتا ہون جب تک جیتا ہون اسے نہین بھولونگا - کیا ایک لڑکا دوسری لڑکی کی خبرگیری کر سکتا ہے اور خدا اون لوگون کی جو اوسپر بھروسہ رکھتے ہین نگہبانی نہین کر سکتا - بیشک وہ قادر ہے - اور یہان تمہارے درمیان آج ایک لڑکا بھی ایسا نہین جسکی حفاظت کیواسطے خدا اپنے پاک فرشتے کو متعین نکرے - تمنے کبھی سوسن کے پیڑون کو موسم گرما مین باغ مین کھڑے دیکھا ہے

خدا اوسپر صاف دہوپ بہیجتا ہے اور پیڑ اوسکی گرم کرنون سے کہلے ہوتے ہین۔ خدا اون پر اوس ڈالتا ہے جسسے وہ پیڑ مثل میٹھی دودہ کے پلتے ہین ابر گہر آتا ہے۔ طوفان زور و شور سے اوٹھتے ہین مینہ برستے ہین۔ ہوائین چلتی ہین۔ دیکہو سوسن کی کلیان بند ہو جاتی ہین۔ پتے مرجہا جاتے ہین وہ بیچارہ کیسی عاجزی سے سر ڈال دیتا ہے۔ ہواؤن کے جہوکون سی جہک جہک جاتا ہے اور جبتک آندہی چلتی ہے سر نہین اوٹھاتا۔ خدا اوس پیڑ کو سکہلاتا ہے کہ جب تک آندہی موقوف نہو سر نہ اوٹھاوے۔ ایسا کرنے سے وہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ جب آندہی موقوف ہوتی ہے تو پہر کہلجاتا ہے۔ خدا کی یہی تعلیم نیک لوگون کو ہے۔ اسیطرح عیسائی برکت سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب تکلیف و رنج اوسپر آتا ہے تو فروتنی سے جہک جاتا ہے اور صبر کرتا ہے جب تک کہ خدا اوسے یاد فرماتا اور اوسکی مصیبتون کو ٹال دیتا ہے تمنے دیکہا ہے کہ جب کہر پڑتا ہے تو سوسن کا خوبصورت پیڑ سوکہہ کر جاتا رہتا ہے۔ جن ڈالیون پر گرمیون بہر پہول لہلہاتے تہے سب دور ہوتے ہین یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ کس جگہہ پیڑ تہے۔ لیکن خدا کی رحمت اوس پیڑ پر دیکہیے کہ جب شدت سرما رفع ہوتی ہے اور موسم بہار کی دہوپ پڑتی ہے تو پہر جڑین پہوٹ نکلتی اور پہر وہی خوبصورتی اور بہار

ہوجاتی ہے۔ خدا ایسی کمزور خوبصورت چیز کے خبر لیتا ہے اور ہمیشہ قائم رکھے گا۔ اسیطرح تمنے اوس چھوٹی لڑکی کو جو پھول کی مانند باغ مین کھڑا تہا اور بیمار ہوکر مرگیا۔ چھوٹی سی قبر مین رکھا ہے۔ لیکن خدا اوسکی خبر لیگا۔ مدت دراز کا جاڑا جاتا رہے گا اور گو اوس عزیز لڑکی کی یاد اس دنیا مین کسیکو نرہے مگر خدا اوسے کبھی نہین بھولیگا ایکدن ایسا آتا ہے کہ خدا آسمان سے اوترے گا اور اپنے فرشتون کو اوسکی قبر پر بھیجیگا کہ اوسکو مدتون کی نیند سے بیدار کرے وہ آواز دیتی ہی بڑے دن کی صبح کو صاف و پاک نکل کھڑا ہوگا۔ کیا تم پوچھتے ہو کہ یہ کیونکر ہوگا۔ مین تمسے ایک سوال پوچھا چاہتا ہون۔ تمنے کبھی پانی کو سخت ٹھنڈی سوٹی پالے سے جاڑے دن بھر پوشیدہ دیکھتا ہے۔ پہر موسم بہار آتا ہے اور برف پگھلتا ہے اور سوسن کے بیج جو عرصہ سے تالاب کی سطح پر کیچڑ مین پڑے رہتے ہین پھوٹ نکلتے ہین اور شفاف پانی کے اوپر پھول کھلتے ہین اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا آسمان کی طرف دیکھکر مسکراتی ہے۔ یہ کیونکر ہوتا ہے۔ یہ خدا کی نگہبانی اور قدرت سے جو اپنے تمام کامون پر اور پھول کے بیج اور ہر لڑکی غیر فانی پر نظر رکھتا ہے۔ روح کی خبر لیتا ہے درحالیکہ اتنے بہت سے لوگ حالانکہ خدا کی بابت خوب جانتے ہیں سالہا سال اوسکی اطاعت اور محبت سے غافل رہتے ہین بلکہ اوسکا

نام تک نہین لیتی ہین سوسن اوسوقت زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ مین جانتی ہون کہ میرا خالق خدا حاضر و ناظر ہے۔ جب نسیم سحری مین ہوکر اوسکا گذر مجھپر سے ہوتا ہے تو مین فروتنی سے سر تسلیم ہلاتی ہون اور جب آندہی اور طوفان پر سوار ہوکر مجھپر نازل ہوتا ہے تو اوسکے خوف سے تھرتھراتی ہون اور جب پردۂ شب مجھپر ڈالتا ہے تو آرام سے سورہتی ہون اور جب چشم صبح کو وا کرتا ہے تو بیدار ہوکر آفتاب کی تازہ شعاعین نوشجان کرتی ہون اور جب موسم سرما مین کہر کو گراتا ہے تو میرا ضعیف نازک بدن ہلاکت سے خاک مین ملجاتا ہے مگر اوسوقت مین بہی جانتی ہون کہ جب وقت آویگا تو وہ تعالے شانہ دوبارہ جان ڈالکر آب کرم سے کام جان کو حلاوت بخشیگا اور وہی حسن و بہار پہر عطا فرماویگا۔ چندسال کا عرصہ ہوا کہ ایک لڑکے کے مان باپ فوت ہوگئے اور وہ تن تنہا سمندر کے ایک دور جزیرہ مین رہگیا۔ اوس جزیرہ کے باشندے سب کافر شریر تھے۔ اوسکے مان باپ ایک سخت بیرحمی کی لڑائی مین مارے گئے تھے۔ اب دیکہو خدا اپنی مخلوق کی کیسی خبر رکھتا ہے خود اوس لڑکے کا بیان اس بارہ مین یہان درج کرتا ہون۔ مان باپ کی موت کے وقت مین اونکے پاس تھا۔ جب دونون برچھے سے مارے گئے اور اونکے ساتھہ ہی میرا چھوٹا بھائی بہی جسکی عمر

دو تین مہینے سے زیادہ نہوگی مرگیا تو مین اوس ویران جزیرہ مین لاوارث
رہگیا۔ نہ کوئی باپ تہا نہ مان تہی مین تہا اور بیچارگی تہی۔ جب مین اور
لڑکون کے ساتھہ کھیلتا اور کھیل تمام ہو چکتا تو سب اپنے اپنے گھر مان باپ
پاس چلے جاتے تھے لیکن مجکو گریہ وزاری سے کام ہوتا تھا۔ کیونکہ میری
نہ کوئی گھر تہا نہ مان باپ۔ قضائے کار کئی غیر ملک مین لوگ مجھے لے آئے
لیکن مجھے اوسوقت مین بہی سوائے باپ اور رونے پیٹنے کی اور کچھہ
دہیان نہ تہا جب مین اپنے چچا کے پاس تہا تو مجھے کچھہ عرصہ تک یہ خیال رہا
کہ اس ملک کو چھوڑکر کہین اور چلا جاؤن۔ مین اپنے دلمین سوچتا تھا
کہ اگر یہان سے رہائی پاکر کہین اور پہونچ جاؤن تو غالب ہے کہ میری مان باپ
کے بہی دلکو تسکین ہوجاویگی۔ یہ بیکس لڑکا جب اسطرح کافرون کے
ملک مین بن مان باپ کا رہگیا۔ خدا اوسکا نگہبان تہا۔ وہ اپنا وطن چھوڑکر
امریکا پہونچا۔ وہان کے لوگون نے اوسکے حال پر ہر طرح سے عنایت
اور خبرگیری کی۔ لکھنا پڑہنا سکھایا اور بڑی کوشش سے خدا کی اور یسوع مسیح
کی بابت تعلیم کی۔ وہ شخص سچا عیسائی اور عزیز جوان ہوا۔ وہ چاہتا تہا
کہ اپنے ملک مین جاکر لوگون کو خدا اور یسوع مسیح کی خبر دے مگر افسوس
عمر نے وفا نکی اوسکا نام ہنری ابوکیاہ وہ اسی امید مین موا کہ ہمیشہ

کی زندگی پاؤنگا۔ لیکن اوسکی زندگی عبث نہوئی۔ اوسکے جینے اور مرنے سے نیک لوگون نے اوسکے غریب ہموطنون پر ایسا رحم کھایا کہ بہت سے اچھے پادری اُن جزیرون کو گئے۔ گرجے بنائے کتابین چھاپین مدرسہ مقرر کیئے بیبل ستھری کی اور ہزارون آدمیون کو اوسکا پڑہنا اور خدا کا جاننا سکھایا۔ بُت پرستی موقوف ہوگئی اور اب وے عیسائی ہوتے جاتے ہین۔ دیکھیئے۔ خدا نے کیسی خبر لی اور عنایت کی کہ اوس لڑکے کو امریکا پہونچایا اور اوسکی وجہ سے بہت سے پادری اوسکے وطن کو گئے اور انجیل کی خوشخبری لائے۔ اب وہان کے لوگ سبت کو جانتے ہین اور ہزارون آدمی کلام الٰہی پڑہنا سیکھ گئے اور ہم یقین جانتے ہین کہ بہت لوگ اونمین سے عیسائی ہین اور نہری کی تیچھے خدا کے سامنے بہشت مین ہونگے۔ جب تک وے لوگ کافر تھے۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچّون کو مار ڈالتے تھے اور بتون کو ذبح کرکے اپنے دیوتا اُنکو چڑہاتے تھے۔ ایک بیچاری عیسائی عورت جو پہلے کافر تھی ایک روز عبادت کے سامنے جو اوس زمانہ مین بہت تھوڑی تھی زار زار روتی تھی۔ کسی خادم الدین نے اِس گریہ وزاری کا اوس سے سبب پوچھا بولی کہ پہلے سے مین اِس مبارک خدا کی بابت نہین جانتی تھی۔ میرے چھ عزیز لڑکے تھے جنکو مینے اپنے ہاتھون سے مار ڈالا افسوس اگر پہلے سے

خداکو جانتے توکاہیکو قتل کرتی۔ سب جیتے ہوتے۔ اب یہ رسم قبیح قتل اطفال کی متروک ہوگئی اور لوگ وہان کے بہتر حال مین ہین شاید اون لڑکون مین جواسوقت میری گفتگو سن رہے ہین بعضے یتیم بھی ہون جنکے نہ مان ہو نہ باپ ہو مین اِس حال سے خوب واقف ہون کہ لڑکپن مین بن مان باپ کا رہجانا کیسا ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ خدا تمہاری خبرگیری کریگا۔ خدا سونون اور شیر کے بچون کی جبکہ وے گرجتے ہین خبر لیتا ہے تو پھر کیا ایک لڑکی کی جو بن مان باپ کا رہجاوے محافظت نہ کریگا۔ یقیناً خدا اوسکی اعانت کریگا۔

اے لڑکو یاد رکھو کہ یاس اور آزمایش سے ضرور تمہارا اسنا ہوگا۔ بلکہ ہر روز ایسی صورتین پیش آتی ہین۔ بیماری اور رنج وغم اور تکلیفین ضرور تمھین پیش آوینگی اسلیئے تمہین خواہش ایسے دوست کی ہوتی ہو جو دوستی مین ثابت قدم رہے۔ تمہین مرنا اور قبر مین جانا ہے اسواسطے تم چاہتے ہو کہ خدا دونون جہان مین تمہاری محافظت کرے۔ بیشک خدا تمہارے ساتھ بھلائی کریگا اور (۱) اول تمہین خداے تعالے سے درخواست کرنا چاہیئے کہ وہ تمہارا باپ اور دوست ہوئے اور جانلو کہ جب تک ہر روز اوسکی برکتین تمہارے شامل حال نہ رہین تم ثابت قدم

نہین رہ سکتے تمہاری آنکھین آبدیدہ رہین گی اور جسم کا موت سے سامنا
ہوگا۔ ہمارے خداوند اور بچے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا سے ہر طرحکی
برکت مانگو۔

(۲) صدق دل سے اوسکے سامنے اقرار کرو کہ اوسکی اطاعت کروگے
اور مرضی پر چلوگے۔ فرض کرو تمہارے مان باپ نرہتے اور کوئی بڑا
بزرگ نیک دولتمند آدمی تمہین اپنی حفاظت مین لیتا اور اپنا بیٹا بناتا
اور ہرطرح سے تمہاری خبرگیری کا ضامن ہوتا مگر یہ شرط ٹھہراتا کہ تم اوسکی
مرضی پر چلوگے تو کیا تم اس شرط کے قبول کرنے مین انکار کرتے۔ کیا فوراً
نہ کہتے کہ ہان یہ شرط مجھے بدل وجان منظور ہے۔ ایسے ہی خدا سے بھی تمہین
اقرار کرنا چاہیئے۔

(۳) جب تم اس دنیا مین عمدہ باپ چاہتے ہو تو خدا سے محبّت رکھو۔
اوسکے بیٹے کو پیار کرو کیونکہ باپ کی ظاہری صورت وہی ہے اوسکی کلام
اور اوسکے لوگون کے حکم احکام اور فروتنی کو عزیز جانو اپنا دل اوسے
دو تو وہ تمہارا دوست ہمیشہ رہے گا ❊

❊ آمین ❊

چھٹا سبق

یسوع مسیح نے موت کا مزہ چکھا

یسوع۔ تاکہ وہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں کے لیئے موت کا مزہ چکھے عبرانیوں کا ۲ باب ۹ آیت۔

اگر مین زبان مجازی کا ذکر کرون تو تم لڑکو سمجھوگے۔ بعض تو بیشک سمجھینگے مگر اس خیال سے کہ شاید سب نہ سمجھ سکین اول یہ بتلاؤنگا کہ اس سے ہمارا مطلب کیا ہے۔ اگر کسی اچھے صاف روز صبح کے وقت ایک لڑکی کو ساتھ لیکر سیر کرنے جاؤن اور سورج چمکتا ہو اور درختوں پر ہری ہری کلیان ہون۔ زمین پر سبز گھاس کھڑی ہو پرندے چہچہے کر رہے ہون اُس وقت مین ٹھہر جاؤن اور ساتھی سے کہون کیا تمہارے کھیت ہنس رہے ہین تو اس سے میرا مطلب یہہ نہ ہوگا کہ کھیت کی آنکھین اور منھ اور چہرہ ہے اور وہ [illegible] آتا ہے جیسے ہم آدمیوں کا حال ہے بلکہ اسکو مجازی محاورہ کہینگے اسیطرح بیبل میں بھی لکھا ہے کہ سمندر نے خدا کو دیکھا اور ڈرا۔ تو اس سے

یہ مطلب ہے کہ اوسکا پانی لوٹ پوٹ ہوگیا جیسے آدمی حالت خوف مین گھبراتا
اور بھاگتا ہے - پس یہ محاورہ مجازی ہوا سمندر کا ڈرنا اوسکا لوٹ پوٹ ہونا
ہوا اور کھیت کے ہنستے معلوم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ بہار پر ہے جیسے
آدمی کا حال مُسکراتے وقت ہوتا ہے - اب دیکھو اِس اچھے مضمون کی
آیت کو تم سمجھ سکتے ہو - جس زمانہ مین بیبل لکھی گئی تھی اوس زمانہ مین
اگر کوئی شریعت کے احکام کو توڑتا تو اوسکو طرح طرح کی سزا سے موت دیجاتی
تھی بعض کو سنگسار کرتے تھے - بعض کو غرق کردیتے تھے - لیکن عام
طریقہ مارنے کا یہ تھا کہ جام زہر ہلاہل دیتے تھے جس سے تھوڑی دیر مین
آدمی مرجاتا تھا - اسیطرح سقراط کو جو کفار کے درمیان بڑا نامی شخص گذرا
ہے لوگون نے زہر دیکر مارا - جب زہر کا پیالہ سقراط کے روبرو آیا تو اوسنے
پوچھا کہ کیا کرون - نوکر نے کہا کچھ نہ کیجئے سوا اسکے کہ اسکو پیکر ادھر ادھر
ٹہلئے یہان تک کہ آپ کے پاؤن بھاری پڑجاوینگے اوسوقت آپ چارپائی
پر جاکر لیٹ رہیں غرض اوسنے بڑے استقلال سے پیالہ ہاتھ مین لیا اور
چہرہ کا رنگ ذری نہ بدلا سارا زہر کا پیالہ عجب استقلال سے پی گیا - اسیطرح
اِس آیت مین اون آدمیون کا ذکر ہے جو مستوجب سزا کے تھے شاید ان
یہ مضمون ایسا ہے کہ گویا سب قید مین تھے اونکو حکم ہوا کہ ہر آدمی زہر کا پیالہ

پیئے - ایسے سمجھو کہ گویا قید خانہ کا دروازہ کھولکر قیدیون کو برابر برابر بٹھایا
اور ہر ایک کے ہاتھہ مین زہر کا پیالہ پینے کو دیا اوسیوقت مسیح آیا اور اون
بیچارہ قیدیون پر رحم کھاکر ہر ایک کے ہاتھہ سے زہر کا پیالہ لیکر آپ سب
پی گیا - یہ مسیح کا - ذایقہ موت ہر آدمی کی خاطر - چکھنا ہوا - یہ کام مسیح نے
گنہگارون کی خاطر کیا - اب تم اس مجازی محاورہ کو خوب سمجھ گئے ہوگے
اور اب جب کبھی اس مضمون کی آیت پڑہوگے تو فوراً جانوگے کہ اس سے
مراد یہ ہے کہ مسیح گنہگارون کی خاطر موا اور اون سب کو دوزخ سے بچایا
تم دیکھتے ہو کہ لوگون پر بعض اوقات غیر کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہی
اسکی مثال یہ ہے کہ سب بنی اسرائیل بیابان مین خدا سے پھر گئے اور
قریب تھا کہ خدا اون سب کو ہلاک کر دیتا لیکن موسیٰ نے جاکر خدا سے
اونکے حق مین دعا کی - خدا نے موسےٰ کی دعائین سن لین اور اوسکے
وسیلے سے سب گنہگار عبرانیون کو بچا دیا - جب یوسف مصریون کی
غلامی مین گیا - تو خدا نے اوسی ایک کی وجہ سے اوسکے آقا پر اور تمام
مصر کے لوگون کو برکت بخشی - بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مجرم جو
مستوجب سزا سے موت کے ہوتے ہین پاک لوگون کی بدولت بچ جاتے
ہین - اب مین اس مضمون کو خوب کھولکر بیان کرتا ہون - فرض کرو

چلتے چلتے تم کسی ایسی جگہہ پہونچو جہان حکام بیٹھے ہوئے قیدیون کی روبکاری
لیتے ہون - تم اندر جاؤ اور دیکھو کہ تمام آدمی جمع ہین ایک جوان آدمی کی
روبکاری ہوئی - اور سخت جرم اوسپر ثابت ہوا وکیلون نے بہت
دلیلین پیش کین پر کوئی پیش نگئی اوس شخص کو حکم سزاے موت کا ہوا
اور عدالت مین حکم سننے کو طلب ہوا - حاکم عدالت ہاتھہ مین وہ کاغذ
جسمین حکم سزاے موت کا لکہا تھا لیکر کھڑا ہوا اور مجرم کیطرف مخاطب
ہوکر کہنے لگا کہ اے جوان آدمی عدالت کے نزدیک تم مجرم قرار پائے
اب تمہارے پاس اگر کوئی ایسا ثبوت ہو جس سے حکم سزاے موت منسوخ
ہوجاوے تو پیش کرو - جوان آدمی ہاتھہ باندہے مصیبت کے عالم
مین کھڑا ہوا - سپاہی اوسکے پاس کھڑے تھے تاکہ ایسا نہو کہ بھاگ جاوے
ایک لحظہ چپکا کھڑا رہا اور آنسو رخسارون پر جاری تھے - پھر یہ بولا کہ
مین نہایت شکرگذار ہون - کہ آپ نے بڑی مہربانی سے میری روبکاری
کی بیشک مین سزای موت کے لایق ہون اور کوئی دلیل اور ثبوت ذاتی
میرے پاس نہین جس سے جان بخشی ہو - لیکن یہان سے بہت دور
کوہستہ ملک مین ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے کہ آسمان سے باتین کرتا ہے
اوس پہاڑ کی نشیب مین ایک میدان ہے جسمین ایک چشمہ جاری

ہے۔ لب چشمہ پہاڑ کے عین نیچے ایک چھوٹا جھوپڑا بلوط کے پیڑ کے نیچے ہے۔
وہان میرا لڑکپن صرف ہوا۔ چشمہ وہان کبھی نہین سوکھتا تھا اور زمین ہمیشہ
سبز رہتی تھی۔ مین وہان خوش اور خرم رہتا تھا اور اوس جھوپڑہ مین ایک
بوڑھا نہایت سن رسیدہ رہتا ہے جو ایک مرتبہ اپنے ملک کی خاطر
لڑا تھا اور اپنا خون بہایا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ اور وہ ساتھ ساتھ
لڑے تھے اور ایک مرتبہ اپنی جان پر کھیل کر جان اپنے افسر کی بچائی تھی
اب وہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے بال سب سفید ہین اور جب چلتا ہے
تو لکڑی کے سہارے سے چلتا ہے۔ اوسکے پاس ایک بوڑھی عورت
بیٹھا کرتی ہے وہ میرے ماں باپ ہین۔ اونکے پاؤن کے پاس میری
دو بہنین بیٹھتی ہین۔ دونون ہر روز رات کو ایک چھوٹی سی دریچہ مین
جسوقت تک دکھلائی دیتا ہے اس انتظار مین آکر بیٹھی رہتی ہین کہ مجھی
آتے دیکھین۔ کیونکہ جب مینے گھر کو چھوڑا تھا۔ اور باپ نے سر پر ہاتھ
رکھکے دعا مانگی اور ماں نے روکر برکت چاہی تھی اور بہنون نے گلے
مین باہنین ڈالی تہین تو مینے وعدہ کیا تھا کہ خدا نے چاہا پھر لوٹ کر
آؤنگا اور سارے گھر کو تسلّی اور تشفّی اور مدد دونگا۔ اب جو میری پھانسی
دینے کا حکم ہوا ہے تو یہ خبر میرے گھر بھی ضرور پہونچیگی جسکے صدمہ سے

بوڑھے مان باپ مرجاوینگے اور داغ قبر مین لیجاوینگے یتیم بہنون کا کوئی پرسان حال بھی نرہے گا در بدر ماری پھرین گی اور کوئی اونکی خبر اس خیال سے اور بھی نہ لیگا کہ یہ وہ عورتین ہین جنکا بھائی پھانسی پاکر مرا اسکو ذلّت اور رسوائی کے اور کچھہ نہ ہوگا۔ ہائے افسوس اگر مین مرگیا تو میرا سارا گھر تباہ ہوجائے گا۔ برائے خدا اوس بوڑھے سپاہی کی خاطر سے جسنے ملک کی خاطر اپنا خون بہانے مین دریغ نہ کیا اوس بڈھی مان کی خاطر جو عمر بھر آپ کی دعاگو رہے گی اور اون بہنون کی حالت بیکسی پر رحم فرماکر جو ہمیشہ سوتے اور آرام کرتے وقت آپ کو دعا دینگی میری جان بخشی کیجئے مین نہین کھہ سکتا کہ میری خاطر سے بلکہ اون بیکسون کی حالت زار پر رحم فرماکر مجھکو چھوڑ دیجئے۔ وہ رحمدل حاکم چونکہ اوسکی بھی اولاد تھی یہ باتین سُنکر رو پڑا اور اوس سے کہنے لگا کہ اے جوان آدمی میرا اختیار نہین کہ چھوڑ دون مین تو جو کچھہ قانون کی رو سے حکم دینا چاہئیے تھا دے چکا۔ لیکن جس شخص کے اختیار مین چھوڑ دینا ہے اوس سے مین تمہارے واسطے سعی کرونگا اور سارا قصہ کہونگا امید ہے کہ اوس بڈھے سپاہی یعنی تمہارے باپ پر رحم کھاکر وہ تمہاری جان بخشی کرے اب اوس حاکم کا حال سُنئیے۔ اوسنے ساری کیفیت جوان آدمی کے بڈھے کی

اور باپ کی بیکسی کا حال بادشاہ سے جا کر کہا۔ بادشاہ کا دل یہ باتین سُنکر
بھر آیا اور شہزادہ ہی کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ قریب قریب اسیطور پر خدا تعالے
آدمیون کے گناہ یسوع مسیح کی خاطر سے معاف کر دیتا ہے۔ اسیطرح
بیشمار گنہگار مسیح پر بھروسہ رکھنے سے بچ گئے ہین اور ہر قوم سے گروہ کی
گروہ آسمان مین پہونچے ہین۔ لیکن یہ مثال جو مینے بیان کی جیسی چاہیئے
درست نہین۔ درحقیقت مسیح کی محبت ہمارے بیان سے باہر ہے۔
مسیح کے وسیلہ سے یہی نہین ہوا کہ صرف گنہگار ہی بچ گئے ہون بلکہ بڑی
بات یہ ہے کہ وہ گنہگارون کے لئے کفارہ ہوا۔ ہمارے عوض مین
اوسنے تکلیفین اوٹھائین اور ایسا کام کیا کہ جیسا وہ خود راستباز
ہے ہم بھی ویسے ہی راستباز شمار کیئے جاوین۔ لیکن اگر مسیح تمام آدمیون
کی خاطر مؤا اور ہر شخص کے واسطے اوسنے موت کا مزہ چکھا ہے تو کیا ہر شخص
ضرور آسمان پر پہونچے گا۔ نہین ہرگز نہین۔ بڑے شہر مین باشندون
کی طرف سے بیمارون کے علاج معالجہ اور خبرگیری کے واسطے بڑی بڑی
عالیشان مکان نبے ہوتے ہین جنکو شفاخانہ کہتے ہین جو چاہتا ہی وہان
جاتا ہے۔ اگر کوئی بیمار نہ ہو تو اوسکو وہان جانے کی کچھ ضرورت نہین
مگر شفاخانہ ہر شخص کے واسطے بنا ہی اور اجازت عام ہے جو چاہی جاوی

اسیطرح مسیح سب آدمیون کی نجات دینے کے واسطے موجود ہے لیکن
جو کسیکو وہان جانے کی ضرورت نہ ہو یا جو کوئی کسی اور سے نجات ڈہونڈہے
تو بیشک وہ مسیح کے وسیلہ سے نجات نہین پاوے گا۔ فرض کرومین
امیر آدمی ہون۔ اور مینے ایک بڑا مکان اندہون کے رہنے کے واسطے
بنوایا اور تمام اخبارون مین مشتہر کرادیا کہ اب وہ مکان بنکر تیار ہوگیا
جس نابینا لڑکے کو منظور ہو آکر رہے کہانا کپڑا ملے گا اور تعلیم دیجاوی گی
اور آنکہون کا علاج بہی ہوگا۔ مگر اوسکے ساتھہ یہ شرط مقرر کرون
کہ جو نابینا آئین خوشرویہ اور نیک ہون اور اس گھر کے رہنے کے واسطے
جو قواعد مقرر ہین اونکو جانین۔ اس صورتمین وہ گھر اوس ملک کے
سب اندہون کے لیئے کہلاوے گا۔ لیکن کیا سب اندہے وہان آوینگے
نہین۔ بعض کہین گے کہ ہم کہانا کپڑا نہین چاہتے۔ بعضے کہین گے کہ
ہمین تعلیم پانا منظور نہین۔ بعضے کہین گے کہ ہمین علاج کرانا منظور
نہین ہم اسی حالت نابینائی مین خوش ہین۔ غرض بہتیرے اندہے
ایسے ہونگے کہ میرے مکان سے نفع نہ اوٹہاوین گے۔ بعینہ ایساہی
حال آدمیون کا یسوع مسیح کی ساتھہ ہے۔ اگر سب اوسکے پاس جاوین
تو نجات پاجاوین لیکن سب آدمی جانا پسند نہین کرتے اسواسطے

بجز اون لوگون کے جو اوسکے پاس جاتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے ہین
اور کوئی نہ بچیگا۔ لیکن شاید تم پوچھوگے کہ خدا نے سب کے واسطے نجات
کی راہ نکالی ہے لیکن سب اوسپر چلتے نہین۔ کیا خدا اُنبیاء توڑے کہ جڑ کی
ڈالتا ہے پر اوسپر بناتا چھوٹی سی عمارت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا
نے ایک نجات دہندہ بھیجا ہے جو سب آدمیون کو بچا سکتا ہے لیکن وہ
بجز اون لوگون کے جو مسیح پر ایمان لاتے اور گناہ کو چھوڑتے اور اوسکی
اطاعت اختیار کرتے ہین اور کسی کو نہین نجات دیگا۔ تم لڑکون کو خوب
سمجھ لینا چاہیے کہ بہتیری برکتین خداے تعالی کی ایسی ہین جنسے لوگ
اپنی خوشی سے محروم رہتے ہین۔ خدا نے دھوپ سب کے واسطے
بنائی ہے لیکن بعضے ایسے شریر ہین کہ چور بننا اور رات مین چوری کو
جانا اور دن مین سونا پسند کرتے ہین حالانکہ سب کے واسطے روشنی
اسقدر ہے کہ چاہے استعمال مین لاوے۔ اسیطرح خدا نے پانی بھی زمین
پر اسقدر پیدا کیا ہے کہ جو پیاسا ہووے لیکن بعضے اوسکا پینا بھی نہین چاہتے
بلکہ شراب پیتے ہین جو اُنکی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ حالانکہ پانی سب
کے واسطے کافی ہے اگر کوئی اوسکو استعمال مین نہ لاوے تو یہ اوسیکا قصور
ہے۔ کوئی بھی کبھی کہتا ہے کہ خدا نے سبت کا روز نہین مقرر کیا۔

اور اوسے پاک ومبارک نہین ٹھرایا حالانکہ بہتیرے آدمی مطلق اوسدن کا خیال نہین کرتے۔ نہین کوئی نہین کہتا ہے۔ اِن سب صورتون مین ہم سب جانتے ہین کہ خدا نے اپنی رحمت سے سب برکتین ہمارے واسطے موجود کی ہین گو شریر نے وقوف آدمی اونکی بیقدری کرتے اور اون سے غافل رہتے ہین۔ ایساہی یسوع مسیح کی نجات کا حال ہے۔ وہ سب کے واسطے ایسی ہی عام ہے جیسے پانی جو ابر سے برستا ہی۔ لیکن لوگون کو اختیار ہے اگر اونکی خوشی ہو تو مسیح کے پاس اوسکے واسطے جاوین۔ جب مسیح دنیا مین تہا تو جو کوئی بیمار اوسکے پاس آیا اوسنے اچھّا کر دیا لیکن جو اوسکی پاس نہ گیا اوسکو اوسنے نہین اچھّا کیا۔ اب یہ سبق قریب تمامی کے ہی۔ صرف ایک بات اِن عزیز لڑکون سے اور کہنا چاہتا ہون۔ اور وہ بات ایسی ہے کہ اگر ہو سکا تو انشاء اللہ اِس طور سے بیان کی جاوے گی کہ یہ لڑکے کبھی نہ بھولین گے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ یسوع مسیح سے محبّت نہ رکھنا اسلیئے کہ اوسنے رحمت سے ہر آدمی کی خاطر مزہ موت کا چکھا ہے بہت بیجا ہے۔ اب فرض کرو مین تم سے کہون کہ اے لڑکو مین تمہین ایک قصّہ اپنا سُناؤن تم اوسکو سچ ہی تصوّر کرو۔ مین ایک دفعہ بڑے جہاز مین بیٹھا ہوا مُلک امریکہ کو جاتا تھا۔ ناگاہ ایک روز صبح کے وقت جبکہ

سطح صاف تھا ایک جہاز دور سے نظر آیا اور ہمنے دیکھا کہ وہ سیدھا ہماری
طرف کو آتا ہے لوگ بہت ڈرے اور بادبان ہلانا شروع کیئے تاکہ وہ جہاز
اور طرف کو چلا جاوے - مگر ہمارے اوپر ہی آیا - دیکھا تو اوسمین آدمی اور
توپین اور بندوقین اور تلواڑین بہت کثرت سے تہین ہمارا سارا
مال و اسباب چھین لیا اور ہمین گرفتار کرکے اپنے ملک کو لیگئے ہاتھون مین
ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالین اور کپڑے اوتار کر غلامون کی بازار
مین لیجاکر بیچ آئے جیسے کوئی بیل اور ٹٹوون کو بیچتا ہے مین ایسی کمبخت
ظالم ستمگر آدمی کے پالے پڑا جو مجھکو مارتا ہر روز مارسے میری پیٹھ
لہولہان کردیتا تھا - برسون یہی حال میرا رہا - آخرکار اس ماجرے کی
خبر وطن کو پہونچی - وہان ایک ایسا بڑا دولتمند اور عمدہ آدمی رہتا تھا
کہ اوسکے برابر ملک بھر مین کوئی نہ تھا جسکے ساتھ مین ہمیشہ بُری طرح سے
پیش آیا کرتا تھا اوسنے میرا حال سُنا اور بہت افسوس کیا - اور فوراً اپنا
گھر اور جاگیر اور جو کچھ اثاثہ اوسکا جہان کہین تھا سب بیچ باچ کر اوس دور
دراز ملک کو جہان مین غلامی مین تھا میرے چھوڑانے کو پہونچا اور میرے
آقا کو پیام بھیجا مگر اوسنے بیچنا منظور نہ کیا تاچار اوس امیر نے اپنا سارا
مال و اسباب دینا اور خود فقیر ہوجانا قبول کیا اسپر بھی وہ راضی نہ ہوا -

آخر شش اوسنے میرے چھوڑانے کی خاطر خود غلام بننا قبول کیا۔ اسکو میرے آقا نے بھی منظور کیا۔ ہتکڑیان اور بیڑیان مجھہ سے اوتار کر اوسکو پہنا گئیں اور جو کوڑے میرے ہر روز لگتے تھے وہ اوسپر پڑا کیئے مینے دیکھا کہ وہ بیچارہ میری آزادی کی خاطر غلام ہوا اور سارا گھر بار عزیز و اقارب چھوڑ کے مین اپنے گھر دوستون کے پاس چلا آیا جہان طرح طرح کی برکتین خدا نے عنایت کی ہین اور اب اوس دوست کو جسنے میری خاطر میری غلامی اختیار کی بالکل بھول گیا۔ کبھی اوسکا ذکر نہین کرتا۔ نہ اوسکو خط تیر بھیجتا ہون نہ کبھی احسانمندی ظاہر کی نہ کبھی اوسکے یا اوسکے دوستون کے ساتھ محبّت سے پیش آیا۔ کیا یہ ناشکری کی بات نہین ہے کیا یہ بیجا اور گناہ کی بات نہین ہے۔ کیا یہ میری سخت دلی اور بد ذاتی نہ کہلاویگی۔ اب دیکھو کیونکر یہ مثال ہمپر صادق آتی ہے ایسی کوئی مثال جس سے مسیح کی احسانمندی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو کسی آدمی سے بن نہین سکتی لیکن حال یہ ہے کہ ہم سب گناہ کے سبب غلامی مین پھنس گئے اور تباہ ہو گئے تھے یسوع آسمان مین باپ کے ساتھ تھا۔ اوسکو ہمپر ترس آیا۔ وہ امیر تھا اور جو کچھ آسمان مین تھا اوسیکا تھا مگر اوسنے ہماری خاطر غریبی اختیار کی اور محبت کی وجہ سے اس دنیا مین جہان ہم بیچارہ غلام رہتے ہین آیا اور ہماری

ساری لعنت اوسنے اوٹھائی اور اپنے قیمتی خون سے ہمین خریدا
خداوند نے ہمارے گناہون کا سارا بوجھہ اوسپر رکھا اور اوسکے کوڑون
سے ہم اچھے ہو گئے۔ اب کہو ہمین تمہین یسوع مسیح سے دلی محبت نرکھن
چاہیئے۔ حالانکہ ہم اوسکے دشمن تھے اوسنے ہماری خاطر جان دی۔
جان ہوورڈ صاحب یوروپ کے تمام قیدخانون مین قیدیون کے ساتھہ
نیکی کرنے کو پھر اکیئے۔ جب صاحب موصوف قیدخانہ مین قدم دہرتے
تھے سب قیدی اونکو خاکپاے ہوتے تھے اور دعائین دیتے کوئی قیدی
اونکا دشمن نہ تہا نہ وہ کسی کی خاطر مُوا۔ لیکن مسیح توباوجودیکہ ہم اوس سے
دشمنی کرتے تھے ہماری خاطر مُوا۔ سبحان اللہ کیا محبت ہے۔ اور کیسا
نجات دینے والا ہے۔ اے میرے عزیز لڑکو تم مسیح کی بابت کیا سوچتے ہو
کیا تم اِن چار باتون کو جو نیچے لکھی ہین فوراً اختیار نہ کروگے اور ہمیشہ
اون پر قائم نہ رہوگے۔

۱۔ ہر روز مسیح کی بابت اپنے دلمین سوچو۔
۲۔ مسیح کی بابت بئبل مین پڑہو اور جہانتک ہوسکے سمجھو۔
۳۔ یہ جانو کہ جیسی چاہیئے اوسکی یاد ہم سے نہین ہوسکتی اور فروتنی اختیار
کرو اور صدق دل سے اپنی حالت پر افسوس کرو۔

۷۷۸۹۷

سہم محبت اور جی وجان اور جو کچھ تمہارا ہے سب ادسی کو دو -
آمین *

ساتوان سبق

مسیح کا ہماری خاطر تکلیف اُٹھانا

کیونکہ وہ اونکی سفارش کے لیئے ہمیشہ جیتا ہے عبرانیون -
۷ باب ۲۵ آیت

عنقریب کُل دعاؤن کے جو ہم سُنتے ہین یسوع مسیح کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہین اور جو چیز خدا سے طلب کیجاتی ہے بوسیلۂ مسیح کے طلب کیجاتی ہے - ایک بیکس بیمار سپاہی بادشاہ کے دروازے پر جا کر اندر جانا چاہے اور اپنے لیئے اور اپنے گھرانے کے لیئے مدد چاہے پھر بھی ممکن ہے کہ مدد نہ ملے لیکن اگر بادشاہ کے ہاتھہ کا نوشتہ ہو جسمین لکھا ہو کہ لوگ اسکو اندر آنے دین اور اوسکی مدد کرین تو جو لوگ اوس خط کو پہچانین گے کہ بادشاہ کے ہاتھہ کا لکھا ہے وہ اوس بیکس کی عرض حال سُنین گے اور بادشاہ کی خاطر سے مدد کرینگے - پس یہ دوسرے کے وسیلہ سے مانگنا کہلاتا

ہے جیسے بعینہ ہم لوگ خدا کو یسوع مسیح کے نام سے ڈھونڈھتے ہین اور یہی دوسرے کے وسیلہ سے سُننا کہلاتا ہے جیسے خدا ہی تعالیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہماری سُنتا ہے۔ کوئی شخص بغیر دوست کے خوشحال نہین رہ سکتا ہی اور ہر شخص چاہے کیسا ہی بدمعاش ہو بہیہ چاہتا ہے کہ تھوڑے بہت دوست میرے ہون۔ جسکا کوئی دوست رنج وراحت کا شریک نہو وہ رنجیدہ رہے گا۔ تمنے دیکھا ہے کہ لڑکے لڑکیان ذرا ذرا سے کتّون بکری کے بچّون اور کبوتر فاختہ وغیرہ چیزون سے کیسی محبّت رکھتے ہین۔ چھوٹا لڑکا اپنے لٹّو سے اور چھوٹی لڑکی اپنی گڑیا سے باتین کرتی ہی کیونکہ وسے کوئی دوست چاہتے ہین اور اگر لٹو اور گڑیا اونسے باتین اور محبّت کر جانتی تو وے لڑکی لڑکے اور بہی زیادہ خوش ہوتے۔ اسکا سبب کیا ہے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ ہم سب دوست چاہتے ہین جو ہم سے بات چیت کرے اور ہمارے رنج وراحت کا شریک ہو۔ اب مین تمہین ایک قصّہ اسی قسم کا سناؤن۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ شمالی امریکہ مین ایک اصلی باشندہ رہتا تھا لوگون نے اوسے خوشرو یہ دیکھکر بہت سی زمین دیدی تہی وہان اوسنے ایک چھوٹا سا گھر بنا لیا تھا اوسی مین رہا کرتا تھا اوسکے آس پاس گورے آدمیون کے گھر تھے جو اوسکے ساتھ

بری طرح نہین پیش آتے تھے مگر چونکہ وہ غیر جنس تھا لوگ اوس سے دوستانہ برتاؤ نہین رکھتے تھے - اوسکے ایک ہی لڑکا تھا جو اتفاقاً بیمار پڑکر مرگیا - کوئی گورا آدمی تسلی اور تشفی اور مدد کے واسطے نہ گیا نہ اوس لڑکے کے دفن مین شریک ہوا - چند روز بعد اصلی باشندہ گورے آدمیون کے پاس آکر کہنے لگا - جب گورے آدمی کا لڑکا مرتا ہے تو ہماری قوم کے لوگ بہت رنج کرتے اور کفنانے دفنانے مین شریک ہوتے ہین جب میرا لڑکا مرا تو کسی نے خبر بھی نہ لی - اب مین یہان نہین رہون گا - یہان کوئی میرا دوست نہین - غرض وہ بیچارہ اپنی زمین چھوڑ چھاڑ کر چلدیا اور دوسو میل جاکر کناڈا کے جنگل مین اپنے ہمجنسون مین رہنے لگا - اور لڑکے کی لاش اوکھیڑ کر ساتھ لے گیا - دیکھیئے اپنی اولاد کی کیسی محبت ہوتی ہے اور آدمی کو دوست کی چاہت کسقدر رہے - اسیطرح ہم سب چاہتے ہین کہ کوئی رفیق ہو جسکے پاس ہر روز بیٹھین اوٹھین - لیکن جب بیمار ہی یا تکلیف مین یا قریب المرگ ہوتے ہین - تو ہم چاہتے ہین کہ کوئی ایسا دوست ہو جو ہر وقت ہمارے پاس رہے اور خبر گیری رکھے - اور ہماری مدد کرے - ایسا دوست ہمارا الیسوع مسیح ہے کیونکہ اوسنے ایکبار آدمی نبکر بار غم اوٹھایا ہے - اور رنجون سے واقف ہے اور غمزدون

کی مدد کرنا خوب جانتا ہے۔ اوسنے موت کی تکلیفین اوٹھائی ہین۔ اور جانتا ہے کہ مرنے والون پر کیا گذرتا ہے۔ کسی بیکس کو بہی دیکہا ہے ایسا ہی وہ بہی تہا اور اسی سبب سے بیکسی کی بابت خوب جانتا ہے۔ کیا تم بیچارے کمزور لڑکے ہو۔ ایسا ہی وہ بہی تہا وہ خوب جانتا ہے کہ ایسے لڑکے پر کیا گذرتی ہے۔ اور کیسی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ تمہاری حیثیت کے موافق تمپر بہی دُکھہ درد رنج و تکلیف ہوتی ہے جسکا بڑے آدمی مطلق خیال بہی نہین کرتے۔ مگر تمکو وہی بہت گران ہوتا ہے۔ یسوع مسیح اِن سب تکلیفون سے واقف ہے وہ تمہاری بہی مدد کرسکتا ہے بلکہ اگر تم اوس سے مانگو تو ہر روز مدد پہونچاوے گا لیکن ہر چند خواہش دوست کی عمر بھر رہتی ہے۔ مگر ایک گھڑی ایسی سخت ہے کہ اوسوقت ایسے دوست کی اشد ضرورت ہے وہ موت کی گھڑی ہے۔ اب مین اوسوقت کی ضرورت کا حال سناؤن۔ ایک شخص کے تین دوست تھے۔ جنکے پاس یہ شخص برسون رہا تہا۔ اتفاقاً اوس ملک کے بادشاہ کی نظر مین بعض لوگون نے اوسے ایسا برا اور قصوروار ٹھہرایا کہ اوسکے مار ڈالنے کا حکم ہوا یہ خبر سنکر وہ شخص بہت ڈرا۔ سمجھا کہ میری جان جاتی رہے گی اور لڑکے بالے سارا گھرانا پریشانی اور مصیبت اوٹھاویگا۔ اسی تشویش

و مصیبت مین روتے روتے یہ سوجھی کہ چلکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑے اور
کسی دوست کو بیچ لیکر سفارش کرکے جان بچالے چنانچہ یہ تجویز کی کہ اپنے
تینون دوستون کو ساتھ چلنے کے واسطے کہنا چاہیئے۔ اول اوسنے اوس
دوست سے کہا جسکو سب سے زیادہ عزیز جانتا تھا اور سب سے بڑا
دوست سمجھتا تھا۔ اوسنے صاف انکار کردیا ایک قدم بھی اوسکا ساتھ ندیا
آخرش اوس دوست کے پاس گیا جسکو دوسرے مرتبہ کا دوست جانتا
تھا اور کہا کہ آپ میرے ساتھ چلکر بادشاہ سے میری جان بخشی کے واسطے
سفارش کیجیے۔ دوست نے منظور کیا اور دونون ساتھ ساتھ بادشاہ کے
در دولت تک پہونچے ہونگے کہ دوست ٹھہر رہا اور کہا کہ مین اندر نہین
جاؤنگا۔ یہ حال دیکھکر وہ شخص بیچارہ تیسرے دوست پاس گیا جسکو دوستی
مین کمتر سمجھتا تھا اور مدد چاہی۔ اوس دوست کو بادشاہ جانتا اور
اوسکے ساتھ محبت بھی رکھتا تھا۔ غرض یہ تیسرا دوست اوس شخص کا
ہاتھ پکڑکر بادشاہ کے یہان لے گیا اور اوسکی جان بخشی کے واسطے بہت
سی منت و سماجت کی۔ بادشاہ نے دوست کی خاطر سے جسنے سفارش
کی تھی اوس شخص کو چھوڑ دیا۔ اب دیکھو یہ قصہ اس مقام پر کیونکر صادق
آتا ہے۔ لوگون کے تین بادشاہ ہوتے ہین جنکو وے اپنا دوست سمجھتے

اور خیال رکھتے ہین۔ اور وہ تین بادشاہ یہ ہین۔ اول دنیا یعنی مال و متاع گھر اور اچھی اچھی چیزین۔ دوسرے یار دوست۔ تیسرے یسوع مسیح پہلے دوست کو بہت عزیز جانتے ہین۔ یار احباب کو دوسری مرتبہ پر سمجھتے ہین۔ اور افسوس مسیح کا سب سے کم خیال رکھتے ہین۔ سو جب بیمار پڑتے اور موت کا وقت قریب آتا اور بڑے بادشاہ یعنی خدا کے سامنے جانا ہوتا ہی اوسوقت ان تینون دوستون سے مدد چاہتے ہین مگر دنیا اور دنیا کی چیزین ایک قدم بہی ہمارے ساتھہ نہین جاتین۔ موت کے وقت یہ سب محض بیکار ہوتی ہین البتہ یار دوست حالت بیماری مین مدد پہونچاتے ہین مگر خدا کے ہیان وہ بہی ساتھہ نہین دیتے۔ لیکن یسوع مسیح جسکو سب سے کم چاہتے ہین وہی ہمارا ساتھہ دیتا ہے اور ہمیشہ کی موت سے بچا لیتا ہے۔ سوا اے لڑکو جب موت کی گھڑی سامنے آتی ہے تو ایسے دوست اور شافع کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ مسیح ہماری خاطر مؤا۔ ایسے وقت وہی ہمارا دوست ہو سکتا اور شفاعت کر سکتا اور نجات دے سکتا ہی۔ اے لڑکو مجہے یقین ہے کہ پچھلا سبق جسمین مینے ثابت کیا ہے کہ خدا اسلیئے کہ مسیح نے ہمارے واسطے تکلیف اوٹھائی ہماری روحونکو بچا دیگا تم نہ بہولے ہوگے اب مین یہ بتلاتا ہون کہ مسیح اس سے

بڑہکر کام کریگا یعنی ہماری سفارش کریگا + ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی بادشاہ نے کسی خاص جرم کیواسطے ایک قانون بنایا اور وہ قانون یہ تھا کہ جو کوئی فلان جرم کریگا تو اوسکی آنکھین نکال ڈالی جاوینگی - تھوڑے عرصے کے بعد ایک آدمی سے خلاف اوس قانون کے فعل سرزد ہوا - اور جب اوسکی روبکاری ہوئی تو واقع مین مجرم ثابت ہوا - مگر وہ آدمی بادشاہ کا بیٹا تھا - بادشاہ نے دیکھا کہ اگر بیٹے کو سزا نہ دون تو کسی کو سزا نہ دینا چاہئیے اور پھر اور لوگ قانون پر کیونکر چلین گے - سو اوسنے بمقتضائے عدل ایک آنکھ اوس بیٹے کی اور ایک اپنی نکال ڈالی - اور عدالت مین جا کر اپنے بیٹے کی سفارش کی اور زیادہ سزا سے بچایا - لوگون نے بھی دیکھا کہ بادشاہ کو جرم سے بڑی نفرت ہوئی اور قاعدہ کا بڑا پابند ہے - اسیطرح یسوع مسیح اپنی تکلیفون سے ہم گنہگارون کو بچاتا ہے اوسنے ہمارے لیئے تکلیفین اوٹھائین اور اب ہماری سفارش کے واسطے ہر وقت موجود ہے - مگر ہماری سفارش سے مسیح کی شفاعت اور سفارش بہت مختلف ہے - وہ ہمیشہ ہماری اعانت کرتا ہے - اب مین یہ اختلاف بتلاؤن - بہت برسین گذرین کہ ملک بین سلوانیا مین چند آدمی ایسے اکٹھے ہوگئے تھے کہ قانون کو مطلق نہین جانتے تھے

بلکہ جو دل مین آتا تھا وہی کرتے تھے۔ جب آدمی جمع ہو کر جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھتے اور کہتے ہین کہ ہم کوئی حکم نہین مانین گے نہ قانون پر چلین گے تو یہ بغاوت کہلاتی ہے۔ ایسے ہی لوگون مین ایک شخص جان فرائز تھا جب وہ گرفتار ہو کر آیا اور عدالت مین روبکاری ہونے کے بعد مجرم ثابت ہوا تو عدالت نے حکم پھانسی کا دیا۔ ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ نے حکم پر دستخط بھی کر دئیے اور پھانسی کا روز بھی معیّن ہو گیا مگر اوس دن سے پہلے چند آدمیون نے پریسیڈنٹ سے سفارش کی یعنی یہ کہا کہ ایک عورت آپ سے عرض حال کیا چاہتی ہے اگر آپ اجازت دیوین تو سامنے آوے۔ صاحب موصوف نے منظور کیا۔ غرض چند مہربان دوست اوس عورت کو ساتھ لے صاحب پریسیڈنٹ کے مکان پر پہونچے۔ صاحب موصوف ازراہ خاطرداری عورت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے یکایک نظر جو اوٹھائی تو دیکھتے ہین کہ ایک عورت اور دس لڑکے سب کے سب اوسکے سامنے سربسجدہ ہو کر زار زار رو رہے ہین صاحب نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے معلوم ہوا کہ جان فرائز باغی کی ایک جورو اور دس لڑکے سر جھکائے جان بخشی کے واسطے رو رہے ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ حیرت زدہ کھڑے ہوئے اور بڑے بڑے آنسو رخسارون پر جاری تھے اور رقّت کے مارے آواز بند تھی

نکلتی تھی۔ آنکھون سے آنسو جاری اور ہاتھہ آسمان کی طرف صاحب موصوف
اس حال مین کمرے کے باہر نکل گئے اور اس تردد مین تھے کہ ان غریبونکی
بیکسی پر رحم کرے یا اوس شخص کو مار ڈالنے دیجیئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کاغذ
ہاتھہ مین لیئے آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ عورت کے خاوند اور لڑکون کے
باپ کی قطعی معافی کی گئی۔ وہ کاغذ عورت کو دیا اور عورت خاوند کو ساتھ لے
خوشی سے گھر آن بیٹھی۔ یہ آدمی سے سفارش کرنا کہلاتا ہے لیکن مسیح خدا سے
سفارش کریگا۔ یہ ایک آدمی کیواسطے سفارش کرنا کہلاتا ہے مسیح سب کی
شفاعت کرائیگا یہہ چند روزہ زندگی کے واسطے سفارش کرنا تھا لیکن مسیح
ہمیشہ کی زندگی کیواسطے سفارش کرتا ہے۔ یہ ایک قصور یعنی بغاوت کی
سفارش تھی مسیح کی سفارش تمام گناہون کے واسطے ہے۔ یہ سفارش ایک
دوست کی خاطر تھی۔ لیکن مسیح ایسے لوگون کی شفاعت کرتا ہے جو اوسکے
دشمن تھے۔ اس سفارش نے جان فرانز کو انسانی قانون کی لعنت یعنے
سزا سے بچایا۔ لیکن مسیح قانون ایزدی کی لعنت سے بچاتا ہے۔ یہ ایک
ذرا سی دھار سے اوترنا کہلاتا ہے پر مسیح تاریک دریائے موت سے بیڑا
پار کریگا۔ فرض کرو تم لڑکون مین سے کسی کے مار ڈالنے کا حکم ہوا اور
قید مین ڈالا جاوے۔ ہم سب اوسکی جان بچانے کے واسطے کوشش

کرین اور عرضی دینا چاہین تو کہان دینگی - اور تم اول کسکے پاس وہ عرضی لیجاتا
چاہوگے - اوسکے پاس جو شہر مین سب سے زیادہ لایق شخص ہو - مسیح تمام
جہان مین سب سے زیادہ لایق ہے اور اسوجہ سے وہی اس لائق ہے کہ
ہماری شفاعت کرے - اگر تم اپنی جان بخشی کی عرضی دینا چاہو تو کسکے ہاتھہ
حاکم پاس عرضی بھیجنا چاہوگے آیا محض اجنبی آدمی کے ہاتھہ یا ایسے شخص کی
معرفت جو اوس حاکم کا خاص دوست ہو یقیناً دوست کی معرفت بھیجنا
چاہوگے کیونکہ تم سوچوگے کہ حاکم بمقابلہ اجنبی کے اپنے دوست کی زیادہ
سنیگا - اسیطرح خدا بھی اپنے پیارے بیٹے سے بہت خوش ہے اور جب
کبھی وہ ہماری سفارش کرتا ہے تو خدا خوشی سے سنتا ہے - اور یہ صاف
کتب مقدسہ مین آیا ہے - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کو کسی جرم پر
حکم پھانسی کا ہوا اوسکا بھائی ملک کے واسطے لڑا تھا اور اوسکی بانہہ جاتی
رہی تھی - وہ حاکم کے سامنے کٹی ہوئی بانہہ سے آکر کھڑا ہوا اور بھائی کی
سفارش کی - حاکم نے اوسکی اگلی خدمتونکا خیال کرکے اوسکی خاطر سے
بھائی کو چھوڑ دیا - اسیطرح مسیح آسمانی تخت پر ذبح کیئے ہوئے برہ کی مانند
بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت کرتا ہے -
چار باتین ایسی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح درحقیقت ایسا ہی شافع ہو

جیسے شافع کی ہمکو ضرورت ہے - اول یہ کہ وہ لایق شفاعت کی ہے -
اے عزیز لڑکو تم جانتے ہو کہ نیکون کی دعا بہی بہت اثر کرتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے خدا اوسکی سنتا ہے - لیکن تمام نیکون کی نیکیان اور دعائین یسوع کے مقابلہ مین جسنے ہماری خاطر جان دی کیا حقیقت رکہتی ہین وہ اپنے خون سے ہمارے گناہون کی شفاعت کرتا ہے - اسیوجہ سے اوسکی شفاعت ہمارے حق مین موثر اور کامل ہے -
وہ لایق ہے اوسمین ذاتی لیاقت ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے دوسری اوسنے کام بہی ایسے ہی لیاقت کے کیئے ہین جنسے وہ ہماری شفاعت کرنے کے لایق ہے لیکن بڑی وجہ اوسکے شافع ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالی کی مرضی ہی ہے کہ لوگ ایسیہی تعظیم و تکریم بیٹے کی کرین جیسے خدا باپ کی کرتے ہین (یوحنا ۵ و ۲۳) - آسمان مین سب اوسکی پرستش کرتے ہین - بزرگ لوگ اور فرشتے سب اوسکے پیرون پر اپنے تاج رکہ کے کہتے ہین کہ لایق تو ہی ہے وہ خدا باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہے اور خدا اوسے بہت پیار کرتا ہے اور ہمارے باب مین خدا اوسکی سنیگا -
دوسرے جسکی تمہاری ضرورتون سے خبردار ہے - ایک مرتبہ وہ بہی لڑکا تہا اِس سبب سے وہ لڑکپن کی کیفیت سے جو لڑکون پر گذرتی ہی

واقف ہے اور صرف یہی وجہ اوسکے واقف ہونیکی نہین ہے بلکہ خاصکر اسوجہ سے کہ وہ خدا کا بیٹا ہی باپ کیطرح وہ بہی واقف ہی تمہین وہ قصہ یاد ہوگا کہ کیسے مسیح نے فقیہون اور فریسیونکے خیالات کو پہچان لیا تھا اور اوسکو کچہ ضرورت کسی اور سے تصدیق کرنیکی نہتہی کیونکہ وہ خود ہی انسان کی دلی باتونسے آگاہ تھا۔ اسیطرح وہ تم سبہونکے خوف و رنج اور غم اور حاجتون اور خواہشون کو خوب جانتا ہے۔ اوسکی نظر سے کوئی بات تم نہین چہپا سکتے ہو جب وہ تمہاری سفارش کرتا ہے اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ تمکو فلان احتیاج ہے۔ وہ تمہاری مان سے بہی زیادہ بلکہ تم بہی آپنا اپنے حال سے واقف نہین جتنا وہ جانتا ہی

تیسرے مسیح تمہاری شفاعت کے واسطے ہمیشہ موجود ہے ممکن ہے کہ نیک مان باپ اپنے لڑکی لڑکون کے واسطے اکثر دعا کرین اور ایسا خادم الدین سے بہی ممکن ہے مگر وہ ہمیشہ تک ایسا نہین کر سکتے کیونکہ اونکی ذات کو فنا ہی ایک روز وہ مرجاوینگے اور تمہین چہوڑ جاوینگے۔ لیکن مسیح آج بہی زندہ ہے اور کل بہی اور جب تم مرو گے اوسوقت بہی موجود ہوگا اور جب تمہاری خبر ہمیشگی کی دنیا مین پہونچے گی تو بہی وہ موجود ہوگا کیونکہ اوسکی ذات کو بقا ہے۔ اور جب مردے قبرون سے نکلین گے اور سورج اور چاند اور ستارے سب ناپید ہوجاوینگے وہ اوسوقت بہی موجود ہوگا اور

اپنی اُمّت کی شفاعت کرے گا۔ سب کو موت آویگی پر اوسکو اب کبھی موت نہ آویگی۔

چوتھی اوسکی ذات حادث یعنی متغیّر نہین۔ ہر شئے بدلتی رہتی ہے۔ موسم بدلتا ہے درخت بدلتے ہین پھول بدلجاتے ہین جو چیز ہم دیکھتے ہین سب بدلتی رہتی ہین دوست بھی بدل جاتے ہین بعضے دور پڑجاتے ہین بعضے راحت کے زمانہ مین خوب دوست ہوتے ہین اور مصیبت کے وقت جُدا ہوجاتے ہین۔ ہم سبھون کو حدوث لگا ہے کبھی بیمار ہین کبھی سکرات موت کی طاری ہین لیکن مسیح ہمیشہ ایک ہی حال مین ہے وہ نہ کبھی ہمین چھوڑتا نہ بھولتا ہے۔ ممکن ہے کہ ٹھنڈے اور جوش مارتے ہوئے دریا مین گرکر ڈوبنے پر نوبت پہونچے اور دوست کنارہ پر کھڑے دیکھتے ہون اور کیسیکی ہمت نہ پڑے کہ نکال لے پر مسیح کی محبت کی آگ صدہا طوفان کی سردیانے سے بھی نہین بجھہ سکتی ہے۔ ہم سبھون کو مرکر قبر مین سونا اور قیامت کے روز اوٹھنا ہے۔ مگر مسیح سب وقتون مین ایک ہی حال پر رہے گا۔ کل اور آج اور ہمیشہ وہ ایکہی حال پر ہوگا۔ سبحان اللہ مسیح کیا اچھا شافع ہے اے خداوند مبارک وہ آدمی ہے جو تجہہ پر بھروسہ رکھے۔

آمین ؞

آٹھوان سبق

خدا کو حساب دینا

ہر ایک ہم مین سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا رومیون ۱۴ د ۱۲

بیبل کی اس آیت کا مضمون نہایت صاف ہے یعنے ہر شخص کو حساب دینا ہوگا اور لینے والا خدا ہوگا اور اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہان تک صاف مضمون ہے لیکن باوجود اسکے احتمال ہے کہ یہ لڑکی مطلب سمجھنے مین غلطی کرین۔ اسواسطے مین ایسے صاف طور پر بیان کرتا ہون کہ احتمال غلطی کا نہ ہے۔ فرض کرو آج رات جب اپنے گھر پہنچو کوئی مسافر تمہارے یہان آوے اور باجازت ایک رات مکان پر قیام کرے۔ آدمی خوش مزاج ہو سارے گھرانے سے بلکہ لڑکی لڑکون سے بھی اچھی طرح بات چیت کرے۔ سارا احوال اپنا سناوے کہ بڑے دور دور سمندرون پر وہیل کا شکار کھیلنے کو مین آیا ہون اور ایک روز وہیل کو پکڑا چاہتا تھا کہ یکایک اوس زخمی مچھلی نے جہاز مین اس زور سے دم ماری کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا

مین اور چند آدمی جو ڈوبنے سے بچ رہے تھے چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر شب و روز
چلتے چلتے بہت روزون مین تباہی اور مصیبت کی بھوک پیاس سے جان
بلب ایک ویران سنسان چھوٹے سے جزیرہ پر پہونچے۔ برسون وہان
رہا کبھی مچھلی وغیرہ جانورون کے گوشت سے بسر اوقات ہوتی تھی۔
قضای کار ایک جہاز اودھر سے نکلا اوسمین بیٹھ کر گھر آگئے۔ غرض اسطرح
ساری سرگذشت اپنی زندگی کی وہ شخص بیان کرے تو تم اوسکے ممنون ہوگے
اور ایسی باتین تمہین پسند آوینگی۔ لیکن خدا کو حساب دینے سے یہہ
مطلب نہین ہے۔ کیونکہ وہ مسافر اپنا احوال تمہارے سامنے بیان کرنے
پر کچھ مجبور نہ تھا اوسکے دلمین آیا تو اوسنے کہدیا۔ لیکن خدا کے سامنے
سب کو خواہ نخواہ حساب دینا ہوگا۔ تم نہین جان سکتے کہ کسی کا احوال
سچ ہے یا جھوٹھ ہے لیکن خدا پر سب روشن ہے تم کسی کو اوسکی نیکی کا
بدلہ اور برائی کی سزا نہین دے سکتے لیکن خدای تعالی کے یہان جب
حساب کتاب ہوگا تو وہ ہر شخص کو موافق اعمال نیک و بد کے بدلہ دیگا۔
سوداگر کو اختیار ہے کہ چاہے اپنی خرید و فروخت اور جہازون کا اور
نفع و نقصان کا اور جو جو عجائب و غرائب اوسکی نظر سے گذرے ہون
ذکر ہمارے سامنے کرے اور گو اوسکا بیان کیسا ہی دلچسپ ہو مگر وہ ایسا

بیان نہ ہوگا جو ہمکو خدا کے حضور ضرور کرنا ہوگا۔ کسی قانونی کا دل چاہے
تو اپنی ساری نظر سے گذری ہوئی کیفیت چورون اور خونیون کی روبکاری
اور دوستون کا موجود ہونا اور اونکی شکستہ دلی جنپر سزائے موت کا حکم
ہوا تھا سبکا حال بیان کرسکتا ہے۔ لیکن یہ ایسا حال نہین جو روز آخرت
کے ہملوگون کو خدا کو دینا ہوگا۔ فرض کرو وہ چھوٹا لڑکا جو سامنے بیٹھا
ہے اگر اسیوقت کھڑا ہوکر اپنی ساری عمر کی سرگذشت بیان کرے تو کیا اسطور
سے بیان کریگا جسطرح بحکم الہی کرتا نہین۔ کیونکہ ساری سرگذشت یاد
ہی کب ہوگی اور جو حال بیان سے رہجاویگا مین اوسکو خدا کی طرح
کیونکر جانونگا کہ رہگیا۔ سوا اسکے وہ لڑکا اپنی بیوقوفی اور شرارت
کی باتین برے برے خیالات اور بیجا افعال میرے سامنے کاہے کو ظاہر
کریگا اور مین کیا جانونگا کہ وہ مستحق جزا یا مستوجب سزا ہے لیکن خدا
کو ذرا ذرا معلوم ہے اور اگر مین جزا و سزا دے بھی سکون تو نے مجھے منصب
کیا ہے یہ منصب صرف خدا ہی کو ہے بس جان لو کہ خدا کے سامنے
جو حساب ہوگا وہ ایسا نہین ہوگا جیسا ہم تم آپس مین کیا کرتے ہین ہم
سب ہر چیز سے کسی نہ کسی طرح حساب لیتے ہین۔ مثلاً دیکھو کسان
کھیت پر جاتا ہے اور کیسے غور سے کھیت کو دیکھتا ہے اور بالیان ٹوٹ

توڑکر آزماتا ہے کہ دانہ اچھا ہے یا نہین - یہ بہی ایک طرح کی آزمائش
اور اناج سے حساب لینا ہوا - جب کوئی شخص نئے گھڑی خریدتا ہے
تو کیسی احتیاط سے ہر روز امتحان کرتا ہے کہ گھڑی خوب اور ٹھیک
وقت پر چلتی ہے یا نہین - یہہ کہنا چاہیئے کہ گویا گھڑی سے حساب لیتا ہے
اور جو وہ غلط چلے یا تہم جاوے تو پھیر دیتا ہے رکھنا نہین چاہتا ہے
بلکہ اگر گھڑی کوئی سمجہ وار چیز ہوتی تو وہ اوسکو خوب برا بھلا کہتا -
فرض کرو کسیکے پاس گھوڑا جسکی خوب خبرداری کرتا ہے اگر وہ گھوڑا کہنا
نہ مانے سرکشی اختیار کرے تو ضرور وہ شخص اوسے سخت سست
کہے گا اور چابک سے مارے گا - یہی گھوڑے سے حساب لینا ہوا فرض
کرو تم لڑکون مین سے کسینے کوئی درخت لگایا ہو اور مدتون پانی دیا
اور خوب اوسکی نگہداشت کی اور ایک پھول بہی اوسمین نہ آیا تو بیشک
تم بہت ناخوش ہوگے اور اوسکی نگہداشت بالکل چھوڑ دوگے جاہے
کیسا ہی افسوس اوس درخت کا تمہین ہو پر بیکار جانکر بالکل چھوڑ دوگے
بعضے لوگ کہتے ہین کہ خدا کو کچھ پروا اس بات کی نہین کہ لوگ دنیا
مین کسطرح رہتے ہین لیکن دیکھنا چاہیئے کہ بیبل مین لکھا ہے کہ خدا
ہمارا باپ ہے - کیا کوئی باپ بہی اپنی اولاد کو برائی کرتے دیکھنا پسند

کرتا ہے۔ فرض کرو تم مین سے کسی کا باپ سفر مین ہو اور مسافرت مین
یہ خبر پاوے کہ کسی بدمعاش نے سارا گودام جلا دیا اور مویشی لیگیا۔ تو کیا
وہ اوس بدمعاش سے بازپرس نہین کریگا۔ فرض کرو دوسرے روز
تمہارا باپ یہ سُنے کہ اوسی بدمعاش نے گھر بہی جلادیا اور ایک عزیز لڑکا بہی جل مرا
تو کیا اوسکو صدمہ عظیم نہوگا کیا اوسکا دل نہوگا کہ اوس بدمعاش سے بازپرس
کیجاوے اور سخت سزا دیجاوے۔ بیشک ضرور چاہے گا۔ پہر بہلا تم یہہ
نہین سوچتے کہ خدا باپ بہی اون لوگون سے جو بُری بُری حرکتین کرتے
اور گناہ پر کمر بستہ رہتے ہین ضرور بازپرس کریگا۔ فرض کرو ان عزیز
لڑکون مین کسیکو مین زہر دیدون اور کہون یہ کہ کہانے کی چیز ہے اور
وہ لڑکا میرے کہنے پر اعتماد کرکے کہا جائے اور مر جاوے تو مجہ سے بازپرس
نہوگی۔ اور مین مستوجب سزا نہ ہونگا۔ بیشک ہونگا۔ لیکن فرض کرو
کہ مین پان مین زہر دون اور وہ بات کہون جو راستی کے خلاف ہو
جس سے تمہاری زندگی ہمیشہ کو برباد ہو تو مین مستوجب اسکے نہ ہونگا کہ
مجہ سے بازپرس کیجاوے۔ ضرور مستوجب بازپرس کے ہونگا۔ لیکن بازپرس
سوائے خدا کے اور کوئی نہین کرسکتا ہے وہی کریگا۔ فرض کرو تم
گہر جاتے ہوئے راہ مین کسی بوڑہے کو جسکے سارے بال سفید ہون

لکڑی ٹیکے کھڑا دیکھو - اور نیچے کو اوسکی نگاہ ہو جب پہونچو تو زمین پر خون دیکھو اور یہ ذرا ساری لڑکی خون مین تر بتر اوس بڈھے کے سامنے پڑی ہے رنگ اوسکا زرد ہے اور آنکھین بند ہین موتھہ سے اور کانون سے اوسکے خون جاری ہے اور اینٹ پتھر کی طرح محض بے حس و حرکت مُردہ پڑی ہے - کسی نے اوسے مارڈالا ہے وہ بوڑھا جو اوسے دیکھہ رہا ہے کون ہے - افسوس وہ اوس لڑکی کا باپ ہے اور وہ لڑکی اوسکی سب مین چھوٹی لڑکی ہے - وہ اوسکے ساتھہ ساتھہ پیار کرتی ہوئی جارہی تھی کہ یکایک ایک بدمعاش نے آکر ڈنڈا مارا اور ہر چند باپ اوسکا چلاّتا اور منتین کرتا رہا مگر اوسنے ایک نہ سُنا یہان تک مارا کہ مر گئی ایسے وقت مین تم کیا خیال کروگے - کیا اوسکے باپ کا دل نہ دُکھا ہوگا - کیا وہ نیک باپ یہ نہین چاہیگا کہ اوس بدمعاش کو بلاکر پوچھا جاوے اور سزا دیجائے - بیشک چاہیگا - ممکن نہین کہ سوائے اسکے اور کچھہ خواہش اوسکو ہو - ایسے ہی ہمارے آسمانی باپ کا حال ہوتا ہے جبکہ گناہ کرتے دیکھتا ہے خدا کی نظر مین گناہ ایسا ظاہر ہے جیسا خون اوس بوڑھے کے سامنے تھا خدا ضرور گناہ کی پرسش کریگا - خدا کو گناہ سے اوس سے بھی زیادہ نفرت ہے جتنی بوڑھے

کو اپنی لڑکی کے مارے جانے سے تھی۔ ہر لڑکا جانتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے چلن رویہ کی جوابدہی کسی نہ کسی کو دینا ہوتی ہے۔ لڑکے اپنے ماں باپ اور اوستادوں کو اپنے چال چلن کی جوابدہ ہوتے ہین۔ اوستادوں کو ایک قسم کی جوابدہی لڑکی لڑکونکو والدین سے کرنا ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے چال چلن کی جوابدہی اپنے دل سے اپنی جماعت کے لوگون سے اور خدا سے کرنا ہوتی ہے۔ لیکن کیا لڑکون کو بھی خدا کے روبرو حساب دینا ہوگا۔ اچھا دیکھو کوئی تم مین آٹھ برس کا لڑکا ہے۔ آٹھ برس کی عمر مین ہر سال ۵۲ سبت یعنی چار سو سبتون سے زیادہ گذرے اچھا اوس لڑکے نے ہر سبت کو پاک رکھا۔ کوئی سبت کا دن ضائع تو نہین کیا۔ ہر سبت خدا کی رحمت کا دن ہے اوسدن خدا کی او مسیح کی اور آسمان کی باتین سیکھنا چاہیئے اور چونکہ سال کے ۳۶۵ دن ہوئے جو اس حساب سے قریب تین ہزار دن کے اوسکی عمر ہوئی۔ اس عرصہ مین کتنی مرتبہ اوسنے خدا کی بابت سوچا ہوگا۔ اس عرصہ مین بہت مرتبہ اوسنے خدا کی درانحالیکہ ماں باپ کی نافرمانی کی ہوگی۔ بہت مرتبہ بری اور شرارت کی باتین کی ہونگی بہت مرتبہ خدا سے دعا مانگنے مین غفلت کی ہوگی بہت مرتبہ برے برے

خیال اوسکے دلمین آئے ہونگے بہت دن ایسے گذرے ہونگے کہ خدا
کی یاد سے غافل رہا ہوگا لیکن خدا کی مہربانی دیکھیئے کہ ہر روز صبح کو
جگایا کہانے پہننے کو دیا اور زندہ رکھا۔ جب بیمار ہوا خدا اوسکے بستر
پہ آیا اور چنگا کیا۔ جب موت کے خطرہ مین تھا خدا نے اوسے اچھا کیا
اور ہر روز نظر عنایت رکھتا ہے۔ اب کہو اوس لڑکی کو خدا کے
سیان جوابدہی کرنا نہین ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسا سمجھتے ہین
کہ لڑکی گناہ نہین کرتی اور اگر کرتی بہی ہون تو بہت تھوڑے اور چھوٹے چھوٹے
گناہ کرتی ہین لیکن مجھے یقین ہے کہ تم بغیر سوچے اس کو ہرگز نمان لوگے اب
مین تھوڑی دیر اس بات کو آزمایا چاہتا ہون۔ سب جانتے ہین کہ غصہ
بُری چیز ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ غصہ دلمین قتل کے برابر ہے۔ شاید تمہین غصہ
قتل کے برابر نہ معلوم ہو۔ لیکن ایک ذرا سے خوبصورت سانپ کے بچہ
مین جو تمہاری اونگلی سے زیادہ نہو کیا نقص ہے۔ تم اوسے پالو کھلاؤ پلاؤ
بڑا ہونے دو پھر دیکھو گے کہ تھوڑے عرصہ مین پیٹھ اوسکی سرخ ہوجاویگی
اور فون فون کرے گا اور ایسا زہردار ہوجاویگا کہ ایک ہی دفعہ کی کاٹنے
مین جس کسیکو چاہے مار ڈالیگا۔ ایسا ہی حال غصہ کا ہے اگر غصہ دل ہی
مین مرجاوے تو سوائے خدا کے اور کوئی اوسے نجانے گا۔ اور جو بڑھ کے

تو تیوری چڑہانے اور برا بولنے بلکہ شاید ہاتھ چلانے کی نوبت آوے گی اور جو سبت ہی مشتعل ہو تو ہتھیار اوٹھانے اور کشت و خون کرنیکی نوبت پہونچے گی۔ ہتھیار خود بخود خون کرنے کو نہین اوٹھتا ہے بلکہ نفس کی شرارت باعث ہتھیار پکڑنے کا ہوتی ہے جسکے باعث سے قتل خون وقوع مین آتا ہے۔ اب فرض کرو ان لڑکون پر ہر دفعہ کے غصہ کے واسطے بطور جرمانہ کے ایک اٹھنی مقرر کیجاوے۔ تو کون ادا کر سکے گا۔ اگر ایسی شرط ہے کہ جب تک ہر مرتبہ کے غصہ کا جرمانہ نہ ادا ہو کوئی رہائی نہ پائے تو کون رہائی پاسکے گا اور کون اپنی رہائی کی ہمت باندہے گا۔ فرض کرو۔ خدا کہے کہ کل گناہ جو ان لڑکون سے سرزد ہوئے ہین معاف کردونگا بشرطیکہ بعد اس حکم کے اگر کسی لڑکے سے گناہ سرزد ہون تو ہر گناہ کے بدلے اپنے جسم کی ایک ہڈی توڑ ڈالا کرے۔ تو بھلا کونسا لڑکا ایسا ہوگا جسے ایک ہفتہ یا ایک مہینہ ہی ہڈی توڑنیکی نوبت نہ آوے۔ اور کوئی لڑکا کہہ سکیگا کہ لڑکی گناہ نہین کرتی ہین۔ اگر خدا کہے اچھی سے اچھا لڑکا جہانتک بلاؤ اور اوس سے کہو کہ چاہیئے جتنے سبت تمنے ضائع کیئے ہون ہر سال کے ایک سبت کا صرف مواخذہ تمسے ہوگا تو بتلایئے سال بیچھے صرف ایک ہی سبت کو جتنے گناہ اوسنے کیئے ہون اونہین کو اگر جوڑا جاوے

تو کتنا مواخذہ اوسپر ہوگا - بہلا لڑکے گناہ نہین کرتے ہین +
ایک اور طریقہ بیان کرتا ہون جس سے شاید تم پہچان لوگے کہ تم گنہگار ہو
یا نہین اور وہ طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل سے پوچھو - فرض کرو کہ ایک کنبہ
کی لڑکی تیسرے پہر کو جمع ہوکر کھیلین اور باپ کا حکم ہو کہ بڑی احتیاط سے
کھیلین کچھہ نقصان نہ کرین - شام کو جب باپ آوے تو دیکھے کسینے بار وار
درخت اوکھیڑ ڈالے ہین اور لڑکون کو بلاکر پوچھے تو کس لڑکے کو خوف
ہوگا - ظاہر ہے کہ خوف اوسیکو ہوگا جسنے نقصان کیا ہے اور ون کو کچھہ
ڈر نہین ہوگا - ایسا ہی تم لڑکون کا حال ہے جسنے گناہ کیا ہو وہی خدا سے
خوف کہائیگا - کوئی مان اوس کمرہ مین جاوے جہان اوسکی لڑکیان کھیلتی ہون
برتنون کے کمرہ کا دروازہ کہولا جاوے اور شکر کے برتن ٹوٹے پڑے دیکھے -
تو کس لڑکی کو خوف ہوگا - اوسے ہوگا جسنے توڑے ہین - اسیطرح جو لوگ
خدا سے ڈرتے ہین اسی سبب سے ڈرتے ہین کہ گنہگار ہین اور سب گنہگار
ہین خدا ہی ہمین پاک کرسکتا ہے اور پاک کرنیکو موجود ہے - مسیح ہمارے
لئے اس سبب سے مؤا ہے کہ ہم گناہون سے معافی حاصل کرکے پاک ہو جاوین
سبحان اللہ مسیح ہمارا کیسا خیر خواہ ہے مین اسکا ذکر بھی کرچکا ہون اور
پھر بھی کرونگا اب مین اس سبق کو تین ہدایات لکھکر ختم کیا چاہتا ہون -

اول ہر روز اپنی اوقات کا خیال رکھو کیونکہ تمہیں خدا کے سامنے ہر روز
کا حساب دینا ہے وہ کام ہرگز مت کرو جس سے خدا کے روبرو روز حساب
کی تمہیں شرمندگی ہو جس کام کے کرنیکا خدا نے حکم کیا ہے اوسکو ترک مت
کرو۔ ورنہ مرتے وقت اپنی حماقت پر بہت افسوس کروگے اور کچھ سود نہوگا
دوسرے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی بات خدا کی سیکھا کرو۔ اور خدا کی باتیں
سیکھنا یا تو اوسکی بابت سوچنے یا بات چیت کرنے یا پڑھنے یا اوس سے
مانگنے سے ہوسکتا ہے۔ چنانچہ خدا کو پہچانوگے او تنا ہی گناہ سے ڈروگے اور
خدا کے راضی رکھنے کی کوشش کروگے۔
تیسرے ہر روز ایسا کوئی کام کیا کرو جس سے خدا خوش ہو اور عدالت
کے روز تمہاری خوشی کا موجب ہو۔ طیطوس ایک کافر بادشاہ نے ایک
فہرست بنائی تھی جسمیں ہر شام کو روزمرّہ کے کام درج کیا کرتا تھا اور جس
روز کوئی نیک کام اوس سے نہوتا تو لکھتا تھا کہ آج کا دن بیکار گیا۔
وہ روز عدالت کو نہیں جانتا تھا۔ لیکن تم خوب جانتے ہو اسلیئے تمہیں
کوئی دن غفلت مین کھونا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ خدا کی خوشی کا کام کرو
٭ آمین ٭

نوان سبق

ذرا ذرا سی بات پر بڑی بڑی معاملات موقوف ہوتی ہین

ایک شخص نے بغیر شست باندھی ایک تیر چلایا ا سلاطین ۲۲ و ۳۴

اس باب مین دو سلطنتون کے درمیان لڑائی کا بیان ہے یہ دو سلطنتین اسرائیل اور شام کی تہین۔ دونو مین جنگ عظیم اور بڑی خونریزی ہوئی۔ اسرائیل کا بادشاہ اخیاب تھا جب بادشاہ میدان جنگ مین جانیکو ہوا تو اوسنے اپنی شاہانہ پوشاک اوتاری اور اور آدمیون کے سے کپڑے پہنے تا نہو کہ لوگ اوسے پہچانکر مارڈالین لڑائی کیوقت ایک آدمی نے جسکا حال و نام ہمین معلوم نہین ایک تیر چلایا۔ اوسکا ارادہ فقط یہی تہا کہ اسرائیلیون کی فوج پر تیر چلاوے کسی خاص آدمی کے تاک کر نہین مارا تھا۔ اتفاقاً بادشاہ کی گاڑی مین پہونچا۔ حالانکہ سارا جسم بادشاہ کا زرہ آہنی سے پوشیدہ تہا اوسوقت اتفاقیہ ایک جوڑ کہل گیا تہا۔ وہان ہی تیر جا کر ایسا بیٹھا کہ بادشاہ بچا نہین۔ دیکھئے اخیاب سا سلطان الاقلیم جسنے بڑے بڑے شہر اور ایک

ہاتی دانت کا گھر تعمیر کیا تھا اور بڑی بڑی لڑائیان کی تھین ایک ذرا سے تیر سے جسکو ان لڑکون مین سے کوئی جاہے توڑ ڈالے مر گیا اور لڑائی بند ہو گئی۔ بعضے وقت ذرا سی بات مین کیا کچہ ہو جاتا ہے۔ یہی بات مین اس وقت تمہ لڑکونکو بتایا چاہتا ہون کہ اکثر ذری ذری سی باتونپر بڑے بڑے نتایج موقوف ہوتے ہین۔ ایک روز دو آدمی ایک کارخانہ مین جہاز کے کام کر رہے تھے یعنی جہاز مین لگانے کو ایک کڑی درکار تھی سو چہوٹا سا لٹھہ چیرتے تھے اوس کڑی مین چہوٹا سا کیڑہ کوئی آدہے انچہ کے برابر نکلا۔ اوسکو دیکھکر ایک بولا کہ یہ لکڑی کیڑے کی کہائی ہوئی ہے کیا جہاز مین لگانیکے قابل ہے۔ مین جانتا ہون کچہ نقصان نہین کریگی۔ ہان مگر اندیشہ یہ ہے کہ اور کیڑے ہون یا پڑہ جاوین اور آیندہ جہاز کو اوس سے نقصان پہونچے بیشک بہت اچہی نہین مگر اتنی لکڑی کے بیکار چہوڑنے کو دل نہین چاہتا۔ خیر کچہ ایسا اندیشہ ایک کیڑے سے نہین لکڑی کو جہاز مین لگادو۔ چنانچہ وہ لکڑی لگائی گئی۔ اور جہاز طیار ہو کر سمندر مین ڈالا گیا اور ایسا خوبصورت معلوم ہوتا تھا جیسے مرغابی ٹھنڈی ہوا سے پانی پر پہولائے بیٹھی ہوتی ہے برسون وہ جہاز خوب چلتا رہا۔ بعد مدت کے ایک سفر دور دراز مین یہ معلوم ہوا کہ جہاز بودا ہو گیا اور لکڑی گل چلی ہے یعنے کیڑون نے کہا لیا ہے کپتان سوچا کہ گہر تک پہونچ ہی جاویگا۔ مال و اسباب

ریشم وغیرہ کے قسم سے اوس جہاز مین بہت بھرا تھا اور لوگ کثرت سے تھے
اتفاقاً راہ مین طوفان آیا۔ کچہ عرصہ تک جہاز سمندر کی لہرون سے ٹکراتا رہا لیکن
آخر کو ایک تختہ کھل گیا۔ ہرچند کہ جہاز والون پاس دو کلین پانی نکالنے کی تھین
جنسے رات دن کام کیا کرتی تہی مگر اوس وقت پانی اس کثرت سے جہاز کی اندر
آگیا کہ بہتیرا ہی کلین چلائین پانی نہ نکل پایا۔ سارا جہاز پانی سے بھر کر سمندر
کے عمیق پانی مین غرق ہو گیا سارا مال واسباب ضائع ہوا اور آدمی ایک
نہ بچا۔ افسوس کتنی عورات اپنے خاوندون کو اور مائین اپنے بچّون کو اور
بچے اپنے باپونکو جنکی آمد کے منتظر ہونگے یہ حال پر ملال سنکر روتے ہونگے
یہ ساری خرابی غالباً اوس کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی کے سبب ہوئی
جسے مع کیڑے کے جہاز مین لگا دیا تھا۔ دیکھو ایک ذرا سے کیڑے سی کتنا
نقصان جان و مال کا ہوا اور ذرا ہی غلطی جیسی اُس جہاز بنانیوالے سی ہوئی تھی
جسنے کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی جہاز مین لگا دی تھی کیسی بڑی نقصان کا موجب
ہوتی ہے۔ فرض کرو کوئی چھوٹا لڑکا کسی صاف دن موسم بہار مین باہر کھیلنے
کو نکلا راہ مین دیکھا کہ ایک گول چکنی چیز انڈے کی صورت زمین پر پڑی ہے
اوٹھا کر دیکھے تو تخم بلوط ہے۔ تھوڑی دور ہاتھہ مین لئے چلا گیا اور پھر
پھینک دی۔ وہ یہ سمجھا کہ ذرا سی بیکار چیز ہے اوسکو اوس بیج کا خیال بھی

نہ آیا بیل بوٹہ ہون کی پاؤن سے مٹی مین دب گیا کسی نے نہ دیکھا جاڑون بھر یونہین پڑا رہا جب برسات آئی کلّا پھوٹا چھوٹی سی دو پتّی دکھلائی دئی رفتہ رفتہ بڑھتا رہا یہانتک کہ سو برس تک یہی صورت رہی ۔ ہزارون سیکڑون آدمی اس عرصہ مین مر گئے اور نئے پیدا ہو گئے سیکڑون ہزارون آندھیان اوس درخت پر سے گذر گئین ۔ جب وقت آیا تو وہ بڑا عظیم الشان درخت ہو گیا ۔ لوگون نے اوسے کاٹ کر بڑے بڑے مضبوط جہاز بنائے مال و اسباب لادے لاکھون ہزارون آدمی اسمین بیٹھے دنیا کی گرد سیکڑون ہزارون جگہہ کی اونے سیر کی ۔ پس دیکھو ایک ذرا سی نے حقیقت چیز سے کیا کیا عمدہ اور نفع کی چیزین پیدا ہوتی ہین ۔ کسنے خیال کیا ہو گا کہ اس ذراسے بیج مین ایسے بڑے عظیم الشان درخت بلوط کی حیثیت موجود ہے ۔ سوای اسکے ایک درخت بلوط مین ہر سال اتنے بیج آتے ہین کہ ویسے ہزار درخت اوس سے پیدا ہو سکتے ہین اور ان ہزار درختون مین ہر سال اتنا بیج آسکتا ہر کہ ویسے ہزار درخت پیدا ہونے کیواسطے کافی ہون ۔ اور اون دس ہزار سے پھر اتنے بیج ایک سال مین ہو جاوین کہ ویسے لاکھون درخت پیدا ہو جاوین ۔ پس دیکھیے ایک ذرا سے بیج مین بلوط کی لکڑی کی صدہا منون کا مادہ ہے سبحان اللہ ایک ذرا سی چیز سے ایسے ایسے سامان نکل آتے ہین ۔ مین چاہتا ہون کہ اس نصیحت کو

کبھی مت بھولو اگر تمنے یاد رکھا تو عمر بھر تمہارے کام آویگی ✦ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک جہاز اندھیری رات مین ہماری یہان کے بندرگاہ مین آکر ٹھہرا دو برس کے بعد ہندوستان کا سفر کرکے وہ جہاز آیا تھا مال و اسباب بہت قیمتی اوسمین لدا تھا۔ کپتان اور سب لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ تھوڑے عرصہ مین اپنے اپنے گھرون کو جاوینگے اور عزیز و اقارب سے ملینگے۔ ملّاح صاف کپڑے پہن پہنا کر طیّار ہوئے۔ چلتے چلتے جب جہاز قریب کنارہ بحرین کے آیا تو کپتان نے ایک آدمی سے کہا کہ مستول پر چڑھکے دیکھے کہ روشندان کسطرف ہے۔ سمندر کے کنارہ پر ایک اونچا مکان مدوّر قلعہ کی صورت بناتے ہین اوسکے اوپر بھاری بڑی بڑی لالٹینین روشن رہتی ہین تا کہ جہاز والونکو دور سے معلوم ہو جاوے کہ کنارہ قریب ہے اوس مکان کو روشندان کہتے ہین۔ یہ روشندان قریب مدخل بندر کے ہوتا ہے۔ غرض اوس آدمی نے آواز دی کہ روشندان سامنے ہے۔ یہ سُنکر سب لوگ خوش ہو گئے اور جانا کہ اب قریب آپہونچے لیکن یہ روشندان ان لوگون کے پیچھے بنا تھا اور اوس جگہہ نہ تھا جہان یہ لوگ پہلے دیکھہ گئے تھے کپتان نے اِس امر کا کچھ خیال نہ کیا جہاز چلاتا رہا اور سوچا یہ کہ قدیم راہ پر جہاز چل رہا ہے تھوڑے ہی عرصہ مین آدمی مستول پر سے چلایا کہ پتھرون پر سے اور بڑی بڑی چٹانین

پتھرون کی سامنے ہین - کپتان نے غور سے جو پانی دیکھا تو سفید پھین چٹانون نیچے
سے اوٹھتے تہے - اوسوقت چلایا کہ داہنی طرف کو پتوار چلاؤ - سو وہ آدمی
سمجھا نہین اوسنے جانا کہ کپتان یہ کہتا ہے کہ بائین طرف کو پتوار چلاؤ - سو اوسنے
غلط راہ مین جہاز پھیر دیا - اوسکا پھیرنا ہی تھا کہ ایک لمحہ مین چٹان سے ٹکر کھائی
اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سارا مال واسباب ضائع ہوگیا اور سواے دو ایک
آدمی کے اور سب غرق ہوگئے - ایک ذرا سی بات کی کیا صورت ہوگئی -
اگر جہاز چلانے والا کپتان کی بات سمجھ لیتا تو خرابی کیون ہوتی ذرا سی غلطی
مین سارا کارخانہ درہم برہم ہوگیا اور اتنی جانون کا نقصان ہوا - کیا تم
نہین دیکھتے کہ ذرا ذرا سی باتون پر بڑے بڑے نتائج موقوف ہوتے ہین -
ذرا سے فرق مین سارا مال واسباب پانی کا نوالہ ہوگیا اور اتنی بہت جانین
ایسی سوئین کہ قیامت تک نہ اوٹھینگی - امریکہ کے نئے ملکون مین جہان
کہ ابھی تک جنگل نہین کٹے ہین موسم خزان مین کبھی ایسی آگ لگتی ہے کہ
تمام پتون اور سوکھے درختون کو بلکہ سبز درختون کو بھی جلا کر خاک سیاہ
کر دیتی ہے گرمی کے مارے کوئی اوسکے پاس تک نہین جا سکتا لکڑیونکے
چٹکنے کی آوازین اس زور سے آتی ہین کہ ہنگامہ جنگ مین بھی یہ شور و
غل نہین ہوتا - ہزارون جنگی گھوڑے ایسا شور نہین کر سکتے - رات کو

مثل برق خاطف کے اوسکی شرارے دور سے چمکتے نظر آتے ہین - کبھی بجھانے
سے پہلے سو سو میل تک پہونچ جاتی ہے - اب یہ دیکھو کہ اس سبق مین اس بحث سے
میری غرض کیا ہے - ایک روز ایک چھوٹا لڑکا بن کے کنارے کھیل رہا تھا
مان اوسکی اوس وقت کہین چلی گئی تھی - اوسکے دل مین جو آیا تو سیدھا گھر سے
آگ لے آیا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ فعل بُرا ہے مگر سوچا یہ کہ یہان دیکھنے والا کون ہے
تھوڑی دیر تک آگ سے کھیلتا رہا کچھ نقصان نہین پہونچا - یکایک ہوا کا جھونکا
ایسا آیا کہ ایک چنگاری بن مین جا پڑی اور سوکھے پتون مین لگتے ہی سارا بن
آگ ہو گیا کئی دن بلکہ کئی ہفتون تک جلتی رہی ایک روز شدت ہوا سے
آگ نے یہ زور باندھا کہ غریب آدمی کے نئے مکان مین بھی جسنے بیچ جنگل مین
بنایا تھا اور کچھ زمین مول لی تھی آگ لگ گئی - یہ حال دیکھکر وہ آدمی دوڑا
مگر آتے آتے سب لکڑیان جل بجھین - ایک تنکا بھی نہ بچا اوس غریب کا مکان
اور سارا مال و اسباب بلکہ بڑے افسوس کی بات یہ تھی کہ اوسکی وفادار
جورو اور ایک چھوٹا لڑکا بھی جل مرا - جنکو صبح خوش و خرم چھوڑ اتھا - یہ
سارا واقعہ اس سبب سے ہوا کہ اوس لڑکے نے مان کا کہنا نہ مانا اور آگ
سے کھیلا - ایک چنگاری نے یہ آفت برپا کی - دیکھو ادنی سی بے حقیقت
چیزون سے کیا کچھ ہو جاتا ہے اب ای عزیز لڑکو مین یہ تبلانا چاہتا ہون کہ

اس سبق سے تمہین کیا سیکہنا چاہیئے - اور اس بات سے کہ ذرا ذرا سی باتون سے بڑے بڑے نتایج وقوع مین آتے ہین تمہین کیا نصیحت نکلتی ہے -

اول اپنے کہنے کا لحاظ رکہو - زبان چہوٹی سی چیز ہے لیکن بڑی بڑائی کر گذرتی ہے - اگر کوئی لڑکا خراب بات کہے دوسرا بہی اوسکی سُنی سُنائی کہنے لگے تو وہ بہی شریر لڑکا ہو جائیگا اور جوانی مین شریر آدمی کہین گے -

فرض کرو اول کوئی لڑکا ایک جہوٹھہ بولے تو اوسکو پہر جہوٹ بولنے کی جرأت ہو جائیگی یہان تک کہ دین و دنیا سے یہ عادت اوسکو کہو دے گی -

ایک نیک آدمی اپنے لڑکے کا (جو مر گیا تہا) اسطرح ذکر کرتا تہا - کہ جب میرا لڑکا قریب تین برس کی عمر کے تہا تو ایک عمر رسیدہ عورت نے جسکے مکان پر ہم ٹہرے تہے خبر دی کہ تمہارا لڑکا ولیم جہوٹھہ بولا ہے - یہ بات سُنکر میرے دلکو صدمہ سا ہوا اور جو مدّت سے امید اوس لڑکے کی تہی جاتی رہی - مین یہ سمجہا کہ یہ اون برائیون کی ابتدا ہے جو آیندہ کو ہماری امن مین خلل ڈالینگی اور مین نہین جانتا کہ مجہے اوسکے مرنے کا اوس سے زیادہ رنج ہوتا جتنا اوسکے جہوٹھہ بولنے کا ہوا تہا - جب مینے سُنا کہ جہوٹھہ بولا تو مینے ساختہ بغیر اظہار اپنے رنج کے ہی اوس سے پوچہنے لگا کہ کیا جہوٹھہ بولا اوسنے کہا کہ مین محض نِنے مقصور ہون بلکہ جب مینے خوب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقع

مین اوس نے صحیح کہا تہا۔ پس ای لڑکو تم دیکھتے ہو کہ نیک باپ کو ایک ذرا سی جہوٹ سے کیسی نفرت ہوتی ہے تو خدا کو تو پہر نہچ بہت ہی نفرت ہوگی ایک جہوٹھہ یا ایک بری بات یا نادانی کا کلمہ بہتون کو خراب کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ خدا سب باتین سنتا ہے اور روز قیامت کو ہر بات کا حساب ہوگا۔

دوسرے بری صحبت سے پرہیز رکھو۔ چاہو تمہین خدا کا اور اوسکی بندگی کرنیکا خیال بہی آتا ہو لیکن آدھ گھنٹہ کی بری صحبت ساری تمہاری نیکی برباد کردیگی۔ تمہین ایسی بری باتین سننا پڑینگی جو پہلے سنی نہ تہین۔ ان لڑکون نے کبہی بری باتین سنی ہین۔ اون کے مان باپ نے ایسی باتون کی کبہی تعلیم کی تہی۔ نہین مان باپ نے بری باتین کبہی نہین سکہائین بلکہ بری صحبت بیٹھہ کر سیکہین۔ ایک خراب لڑکا بہتون کو بگاڑ دیتا ہے۔ ایکہی لڑکا بہتون کے عادات اور اطوار اور زبان مین اور خدا کی اور مان باپ کی فرمانبرداری مین خلل ڈالدیتا ہے ای لڑکو ہمیشہ خیال رکھو کہ بگڑنے نپاؤ۔ اگر ایک بات بہی کسی شخص کی زبانی خلاف حکم مان باپ کے سنو تو جانلو کہ اوس شخص کی صحبت خراب ہے ایسی محبت سے فوراً بہاگو۔

تیسرے خدا سے ڈرتے رہو اور ہر روز اوسکے خیال مین رہو گناہ کی عادت ہر لڑکے مین بآسانی پیدا ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ ایکدن

خدا کی یاد سے غافل رہنے مین دوسرے دن بھی ویسی ہی ہمت پڑجاتی ہی
ایک سبت کو بیکاری مین صرف کرنے سے دوسرے سبت کی بھی جرأت
ہو جاتی ہے ایک دن کے گناہ سے دل کی یہ صورت ہوتی ہے کہ گناہ مین
پھنسا رہتا ہے ایکدن کی بدچلنی نے بہتون کو ہمیشہ کیواسطے کھو دیا ہے
چوتھے جو کام کرنا چاہو پہلے خیال کرلو کہ کیسا ہی۔ کوئی چیز ایسی بھی دیکھتے ہو
جسکی تمہین احتیاج ہو مگر وہ تمہاری نہ ہو۔ ایسی چیز کا ہرگز لالچ مت کرو
کیونکہ اسی طرح وہ عادتین طمع کی پیدا ہو جاتی ہین جو آسمانی بادشاہت
مین داخل ہونے سی باز رکھتی ہین اگر یہوداہ کو پہلے پہل لالچ کسی چیز کا نہ ہوتا
تو وہ اپنے مبارک شافع کو کیونکر بیچ ڈالتا۔ کبھی تمہاری نگاہ کسی ایسی چیز پر
بھی جاتی ہے جو تمہاری نہین ہوتی مگر ستارے ہاتھ چاہتے ہین کہ اوٹھالین
خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اسکو چوری کہتے ہین۔ اسکا انجام دنیا مین قیدخانہ
اور خدا کے یہان دوزخ ہوتی ہے خبردار کوئی کام بغیر خدا سے برکت
مانگے مت کرو۔ خدا ہمیشہ تم کو دیکھتا ہے۔ گھڑی بھر کے چال چلن پر
ہمیشہ کی آسائش یا تکلیف موقوف ہی۔ اس بات کو یاد رکھو اور گناہ
سے ڈرتے رہو اور دعا کرو کہ روح القدس تمہین مسیح یسوع کے وسیلہ سے
ہر برائی سے بچاوے ۔ آمین ۔

دسوان سبق

ٹکڑون کا جمع کرنا

اون ٹکڑون کو جو بچ رہے ہین جمع کرو یوحنا ۶ و ۱۲

مجھے یقین ہے کہ ان لڑکون مین بعضے سُنار کی دوکان پر کبھی گئے ہونگے۔ سُنار اوسے کہتے ہین جو سونے چاندی کا مال جیسے ہار زنجیرین حلقے بٹّے وغیرہ بناتا ہی۔ اگر تم کبھی دوکان پر گئے ہوگے تو تمنے اوسکو سونے چاندی کا کام بناتے دیکھا ہوگا کیسی نفیس خوبصورت اوزار اوسکے پاس ہوتے ہین ذرا ذرا سی آریان اور ریتیان اور ہتھائیان سب اوسکے پاس ہوتی ہین اور ایسی احتیاط سے کام کرتا ہی کہ ذرا سونا یا چاندی ضائع نہین ہونے پاتی ہی جب کسی سونے کے عدد کو ریتیا ہے یا سوراخ کرتا ہے تو اوسکا ریزہ کس احتیاط سے نرم برش سے جمع کرتا ہے۔ بڑی احتیاط کرتا ہے کہ کوئی ریزہ ضائع نہونے پاوے۔

کسی رات کو جب آسمان صاف ہو نظر اوٹھا کر دیکھو تو کس کثرت سے اور کیسے گھنے تارے معلوم ہوتے ہین اگر اونمین بہت سے ہمیشہ کو غائب ہوجاوین

تو پہچان نہ پڑے اور اگر بہت اور بڑھ جاوین تو بہی خبر نہو۔
بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب بیکار ہین ہم گن نہین سکتے کہ وہ کتنے ہین
لیکن خدا ہی تعالے ہر تارہ کو جانتا ہے۔ اوسنے نہ حد سے زیادہ نہ حد سے کم بلکہ
جسقدر مناسب تھے بنائے ہین۔ داؤد نے فرمایا ہے کہ اوسکو (یعنی خدا کو)
سب تارون کی گنتی معلوم ہے۔ وہ ہر تارہ کو جدا نام سے پکارتا ہے۔
سچ کہا ہے کسی شاعر نے۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار*
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار*

جب فصل طیار ہوتی ہے اور کھیت کاٹے جاتے ہین تب تم لڑکون نے دیکھا ہے۔ کہ کسان بڑی احتیاط سے اوسی کاٹ کر پولی بناتے اور پہر اون کو گاڑی مین رکھکر گھر لیجاتے ہین۔ حتی الامکان ایک دانہ ضائع نہین ہونے دیتے ہین کیونکہ ہر دانہ مین تھوڑا سا آٹا ضرور ہی ہوتا ہے لیکن باوجود اس احتیاط کے کچہ نہ کچہ ضرور ضائع جاتا ہے۔ خدا کو یہ بہی معلوم تہا اور اوسکو یہ منظور نہین کہ کوئی چیز بیکار جاوے سو اوسنے چھوٹے چھوٹے پرند بنائے جو گرے پڑے دانے بین کھاتے ہین۔ ایسی ہی یسوع مسیح ہمین بہی ٹکڑے جمع کرنے کی تعلیم کرتا ہے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کئی ہزار آدمی اوسکے پیچھے تھے

جب وہ اونکو بہت دیر تک تعلیم کر چکا اور دیکھا کہ دہوپ کے مارے لوگ تھک گئے اور بھوکے ہین تو اوسنے سب کو حکم کیا کہ گروہ گروہ ہوکر گھاس پر بیٹھ جاوین۔ گروہ گروہ ہوکر بیٹھنے کا حکم اسلیئے دیا کہ اپنے اپنے ملک کے لوگ یار آشنا عزیز و یگانہ یکجا ہو جاوین اور نیز گنتی بہی معلوم ہو جاوے کہ کتنی ہین صرف پانچ روٹیان اور دو مچھلیان تہین جنکو اوسنے ایسی برکت بخشی کہ پانچ ہزار آدمیون نے خوب سیر ہوکر کہالیا۔ مسیح کی برکت دینے سے ایک روٹی ایک ہزار آدمی کے واسطے کافی ہوگئی۔ اور جب سب کہا چکے تو اوسنے شاگردون سے کہا کہ اون ٹکڑون کو جو بچ رہے ہین جمع کرو تاکہ کچھ خراب نہووے۔ چنانچہ بارہون شاگردون نے ٹکڑے نوالے جمع کیئے اور ہر ایک نے ایک ایک ٹوکری بھری۔ مسیح اب بہی اتنی روٹی بنا سکتا ہے کہ تمام عالم کہالے اور ہر سال اسقدر اناج پیدا کرتا ہے کہ بارہون مہینے کے خرچ کو کافی ہوتا ہے اور جب چاہے بنا سکتا ہے۔ مگر یہ نہین چاہتا ہے کہ کچھ بہی خراب جاوے۔ بارہ ٹوکریان ٹکڑون کی فقیرون کی یا شاگردونکے کسی وقت کام آئی ہونگی۔

تم جانتے ہوکہ اس سبق مین مین تمہین کیا سکہاتا ہون۔ وہ یہ ہے کہ خراب کرنا کسی چیز کا اچھا نہین ہے۔ اب مین اس بات کو خوب طرح سے

سمجہاؤن تم میری طرف متوجہ ہوگے اور جو کچہ کہون خیال رکہوگے۔ ہان تمہاری نگاہون سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ تم سبہون کا خیال میری طرف ہے۔ فرض کرو کہ تمنے کسی ایسے ایک دریا کو دیکہا ہے کہ جسکا پانی سیاہ اور اسقدر گہرا ہے کہ نہایت لنبا بانس بہی اوسکی سطح تک نہین پہونچتا ہے اور چلنا اسقدر جلدی ہے کہ اگر کوئی چیز اوسمین ڈالو تو ڈوب جاتی ہے اور پہر نہین ملتی۔ فرض کرو کہ اِس دریا کے کنارے سے تہوڑے فاصلہ پر ایک چہوٹا سا جہوپڑا ہو جسمین ایک بیکس بیوہ اور پانچ چہہ ننہے ننہے بچے رہتے ہون اور وہ بیوہ ایسی بیماری اور مفلسی کی حالت مین ہو کہ نہ تو کچہ کام کرسکتی ہو اور نہ اپنی بہوکے بچّون کو کچہ کہانا مول لے سکتی ہو۔ غرض یہ کہ نہایت پریشانی مین ہو۔ اوس سے تہوڑے فاصلہ پر ایک اور آدمی رہتا ہو جسکے پاس روپیہ پیسہ بہت ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اِس روپیہ کا کیا کرنا چاہئیے۔ سو وہ ہر روز رات کو اوس جہوپڑے کے سامنے جہان بیکس بچے بہوکون کے مارے چلّاتے ہون آوے اور دس بیس روپیہ دریا مین پہینک جایا کرے جو ڈوب کر پہر کبہی ہاتہہ نہ آوین۔ تو کہو وہ اچہّا کرتا ہے۔ کیا وہ مجاز ہے کہ روپیہ دریا مین ڈال دے اور بیکس بچّے بہوکون مرین۔ نہین ہرگز مجاز نہین۔ لیکن فرض کرو کہ دریا مین تو ڈالے کسی ایسی چیز

مین صرف کرے جسکی اوسی ضرورت نہ ہو نہ اوس سے کچہ فائدہ ہو۔ تو تو
بیجا نہوگا۔ نہین۔ اوسوقت مین بہی صرف بیجا کہلاویگا۔ اچہا فرض کرو
کسی ایسے کام مین صرف کرے جو زیبایش کے واسطے ہو اور کچہ فائدہ
درحقیقت اوس سے نہ ہو تو درست ہوگا۔ نہین اسوقت مین بہی روپیہ
کا خراب کرنا کہا جاویگا۔ پس جان لو کہ یہ بہت برا ہے کہ لوگ تہو کون مرین
اور روپیہ بیجا اوڑہے۔ اتنے مین ایک بیبل چہپ کر جلد بندہ ہو کر ایک
غریب گہرانے یا بیچارہ لڑکی کو جسکے پاس نہ ہو پہونچ سکتی ہے۔
ایک روز چند آدمی لوگون سے روپیہ مانگنے نکلے تاکہ اون غیر قومون
کو جنکے پاس بیبل نہ پہونچی ہو بیبل کے نسخے طیار کرکے بہیجے جاوین۔ پہرتے
پہرتے ایک ایسے گہر پہ بہی گذر ہوا جس سے واقف نہ تہے دروازے پر
جا کر کہڑے ہوئے تو سنا کہ مالک مکان ایک لڑکی کو باورچی خانہ مین برا
بہلا کہہ رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہر دفعہ جب بتی جلانا چاہتی ہے ایک دیاسلائی
خراب کردیتی ہے یہ سنکر آدمیون نے جانا کہ وہ شخص بڑا بخیل ہے ایک بولا
کہ چلو یہان کچہ نہین ملیگا۔ جو ایک دیاسلائی پر اسقدر برا بہلا کہتا ہے وہ
کیا دیگا۔ دوسرے نے کہا کہ کہہ تو دیکہین دینا نہ دینا اوسکے اختیار ہے۔
غرض یہ کہکر اندر گئے اور غرض ظاہر کی اوس آدمی نے تہیلی اوٹہا کر اسقدر

روپیہ نکال دیا کہ اور کسی نے نہیں دیا تھا جسمین سو نسخے بیبل کی بخوبی طیار
ہو کر غیر قوم کو پہونچ جاتی - اوسکے اسقدر دینے پر وہ لوگ بہت متعجب ہوئے
اور کہا جب سے ہمنے آپ کی باتین دیا سلائی کی بابت سُنین امید نہین
رہی تھی کہ کچھ بھی وصول ہو - یہ بات سُنکر اوس شخص نے کہا کہ یہی وجہ ہے
کہ بیبل کے واسطے اسقدر دیتا ہون - مین نہین چاہتا کہ کوئی چیز بھی خراب
جاوے بلکہ سب طرف سے بچاکر ایک کام کیا چاہتا ہون - لوگون کو خدا
کے کام کی بہ نسبت اپنی دل لگی کی عجیب و غریب چیزون مین روپیہ صرف
کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے - اور مین جانتا ہون کہ ایسا ہی کرتی ہین
لیکن یہ فعل اونکا درست نہین ہے غرض کرو کوئی پینے کی چیز ہے جسکو تم بہت
پسند کرتے ہو - روزمرہ مین ایسی اچھی ہے کہ سارا جام بھر کر تم پی سکتے ہو
اور اوسکے پینے سے بالفعل کوئی نقصان بھی نہین معلوم ہوتا لیکن آخر کو
اوسکے پینے سے یہ مضرت پہونچتی ہے کہ ہر قطرہ اوسکا مدۃ العمر سے ایک
منٹ کم کر دیتا ہے یعنی ایک قطرہ کے پینے سے ایک منٹ عمر کم ہو جاتی ہے
اور ایک قاشقہ سے ایک گھنٹہ اور ایک جام لبالب سے ایک سال عمر
گھٹ جاتی ہے - آیا ایسی مضر خوفناک چیز تمہین پینا روا ہوگا گو کیسی ہی
مرغوب ہو - نہین - ہرگز نہین - تم جانتے ہو کہ اوسکا پینا روا نہ ہوگا تم مجھ

نہین ہوکر اپنی عمر کو ضائع کرو۔ تمہین نہین چاہئے کہ ایک سال یا کوئی جزو اوسکا ضائع کرو بلکہ جہان تک ہوسکے بڑہاؤ اور فراہم کرو۔ اسیطرح تمہین یہ بہی درست نہین کہ بیکار چیزون کے خریدنے مین محض اسلیئے کہ اونسے شوق ہے روپیہ پیسہ صرف کرو۔

پادری جان نیوٹن صاحب کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین ملّاحی کرتا تہا اور نہایت خراب آدمی تہا ایک خواب دیکہی تہی۔ اور وہ خواب یہ تہی۔ مینے دیکہا کہ وینیس کے بندرگاہ پر جسکو اوسی عرصہ مین دیکہہ چکا تہا مین موجود ہون اور رات کا وقت ہے اور جہاز پر میرا پہرہ ہے اور ٹہل رہا ہون کہ اتنے مین ایک شخص میرے پاس آیا یہ یاد نہین کہانسے آیا اور ایک چہلا مجہے دیا اور یہ کہا کہ خبردار اسکو حفاظت سے رکہنا اگر تمنے حفاظت کی تو خوش اور کامیاب رہوگے اور جو کہو ڈالا تو بلاشبہ تکلیف و پریشانی اوٹہاؤگے۔ مینے اوس چہلے کو مع شرائط کے برضامندی قبول کیا۔ اس بات کا مطلق خیال نہ ہوا کہ مجہسے اوسکی حفاظت نہ ہوسکیگی۔ بلکہ اس خیال سے کہ اپنے پاس رکہنے ہی سے آسودہ حال ہونگا نہایت خوشی ہوئی۔ اسی سوچ مین تہا کہ دوسرا شخص آیا اور چہلا میرے اونگلی مین دیکہکر حال اوسکا پوچہنے لگا۔ مینے سب اوسکی

خاصیتین کہہ سنائین اوسنے میری ضعیف الاعتقادی پہ کہ بیٹے کیونکر یقین
جاناکہ ایک ذرا سے چھلے مین ایسی ایسی خاصیتین ہین بہت تعجب ظاہر کیا
بلکہ مجھے خیال آتا ہے کہ کچھ دیر تک اسی بات پر حجت کرتا رہا کہ ایسی چیز کا
ہونا ممکن نہین ۔ اور یہہ کہنے لگا کہ بھلا اسکو پھینک تو دو دیکھین کیا
ہوتا ہے ۔ اول تو یہ بات سنکر مین گھبرایا مگر اوسکے کہنے مین آگیا تہا چھلا
اوتار کر جہاز کے کنارے سی پانی مین ڈال دیا اوسکا پھینکنا ہی تہا کہ یکایک
ایک وحشتناک آگ وینس پہاڑ کے ایک سمت سے اوٹھی اور ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ شہر وینس کے پیچھے تھوڑی ہی فاصلہ پر وہ آگ روشن ہے
اور سب پہاڑیان جل اوٹھی ہین اوسوقت مین اپنی حماقت پر بہت
پچتایا مگر فضول تھا ۔ اور دل نے حقارت کے ساتھ مجھے متنبہ کیا کہ خدا کی
ساری رحمت میرے واسطے اوسی چھلے مین تھی جسکو مینے پھینک دیا ۔
مین سمجھا کہ اس آگ مین مین بھی جل مرونگا اور یہ سارے شعلے میرے ہی
وجہ سے اوٹھتے ہین میرا بدن خوف سے کانپتا تھا اور نہایت مصیبت
مین مبتلا تھا اور تعجب یہ تھا کہ آنکھ نہین کھلتی تھی ۔ برابر خواب دیکھے
چلا جاتا تہا یہان تک قریب تھا کہ کام تمام ہو جاوے اور کوئی صورت
یا امید رہائی کی نہ تہی کہ اوسی اثنا مین تیسرا شخص ظاہر ہوا شاید یہ

وہی شخص تھا جو پہلے چھلا لایا تھا مگر یقیناً نہین کہہ سکتا کہ کون تھا غرض
اوسنے اگر میری رنجش کا سبب پوچھا مینے صاف صاف سارا قصّہ بیان
کیا اور اقرار کیا کہ دیدہ و دانستہ مینے اپنے اوپر یہ آفت لی اور اب مین
کسطرح لایق رحم نہین ہون - یہ سُنکر اوسنے مجھے بہت لعن طعن کی اور کہا
کہ ذرا ہوش مین آ تیرا چھلا پھر مل سکتا ہے - مین اسکا کچھ جواب نہ دیسکا
کیونکہ مین جانتا تھا کہ اب تو وہ جاتا ہی رہا اور قبل اس سے کہ کچھ کہون مینے
دیکھا کہ وہ اوسی جگہہ (جہان چھلا گرا تھا) گیا اور فوراً وہ چھلا نکال لایا اور
جس گھڑی وہ جہاز پر آیا اوسیوقت پہاڑ کا جلنا موقوف ہوگیا اور
جس شخص نے دہوکا دیا تھا وہ غائب ہوگیا بقول مصرعہ رسیدہ بود
بلائے ولے بخیر گذشت ہ سب خوف وخطر جاتا رہا اور نہایت خوشی اور
شکر گذاری سے مین اپنے مہربان دوست پاس چھلا لینے آیا مگر اوسنے
اوسکے واپس دینے سے انکار کیا اور ایسا کچھ کہا - کہ اگر یہ چھلا تمہین
پھر دیا جاوے تو وہی مصیبت پھر تمپر آویگی - تم اس لایق نہین ہو کہ اُسے
رکھّو اس سے بہتر یہی ہے کہ مین اپنے پاس رکھون جب تمہین ضرورت
ہوگی تو تمہارے کام آئیگا - اسیقدر وہ شخص کہنے پایا تھا کہ مین جاگ اٹھا
اور جو کچھ اوسوقت میرے دل کا حال تھا بیان نہین کرسکتا اب مین

کہتا ہون کہ یہ تو ایک خواب تھی اگر درحقیقت ایسا ماجرا وقوع مین آتا اور واقع مین ایسا چھلا ہوتا کہ جب تک اوسے وہ شخص اپنے پاس رکھتا تب تک خوشحال رہتا تو اوسکا پھینک دینا بیجا نہ ہوتا اور یہ اوس شخص کی شرارت نہ کہلاتی مین جانتا ہون کہ تم کہوگے ہان بیجا ہوتا اور اوسکی شرارت کہلاتی۔ اگر یہ لڑکے سب ایک ایک انگوٹھی پہنے ہوتے اور وہ انگوٹھی ایسی ہوتی کہ جبتک اوسے پہنے رہتے خوشحال رہتے کوئی مصیبت یا خطرہ پیش نہ آتا تو اوس کا پھینک دینا آیا حماقت اور شرارت کی بات نہ ہوتی۔ فرض کرو تمہارے پاس ایسی انگوٹھی ہوتی اور جب گھر کو جاتے کوئی بدذات لڑکا تمہین پھسلا کر وہ انگوٹھی پھنکوا دیتا تو کیا تم پر یہ مواخذہ نہ ہوتا کہ تمنے اوس کی بات کیون سُنی۔ فرض کرو تمہین ایک کھانا نہایت مرغوب ہے اور اگرچہ اوس کھانے سے بالفعل کچھ مضرت نہین ہوتی ہے مگر اخیر مین تمہین بہت نقصان کریگا۔ اول انگلیان پھر ہاتھ پھر سر جاتے رہینگے۔ تو بتلاؤ ایسا کھانا گو کیسا ہی مرغوب یہی اچھا ہوگا تم سب یہی کہوگے کہ نہین ایسا کھانا ہرگز اچھا نہین ہوگا ہاتھ پیر بڑی نعمت ہین اس لائق نہین کہ اسطور سے ضائع کیئے جاوین اگر تم سب لڑکون کو ایک ایک خوبصورت نئی بیبل دیجاوے اور دنیا بھر مین فقط وہی ایک کتاب ہے تو بتلاؤ اگر تم اوسکے ورق پھاڑ کر جلاؤ

تو برا نہین ہے۔ کیا یہ بری بات نہین کہ قلم لیکر ساری اوسکی آیتین بگاڑڈالو یہان تک کہ بڑہی بجاوے۔ مین یقین کرتا ہون کہ تم بہی کہوگے کہ ہان بیشک بہت بری بات ہے۔ کیون بری بات ہے۔ اسلیئے کہ وہ نہایت مفید ہے اس قابل نہین کہ بگاڑ ڈالین۔

فرض کرو تم کسی ایسی چہوٹے لڑکے کو جانتے ہو جسکا چلن رویّہ اچہا ہو اور پڑہتا خوب ہو اور تیز نگاہ اور سریع الفہم اور والدین کے دل کی امید ہو اگر زندہ رہے تو خادم دین یا بڑے کام کا آدمی ہو۔ اور فرض کرو تم مین سے دو تین لڑکے اکٹھے ہو کر اوسی اندہیری رات مین ڈرانیکی صلاح کرین اور ایسا ڈراوین کہ اوسکی عقل جاتی رہے اور عمر بہر کو دیوانہ ہو جاوے تو بتلاؤ یہ بڑی شرارت اور بیجا حرکت نہ ہوگی۔ مین جانتا ہون تم سب کہوگے کہ ہان بیشک۔ کیون کہوگے۔ اسلیئے کہ دل ایسی نے قیمت چیز نہین کہ اوسکو اسطرح خراب کرین اور کہیل مین بگاڑین۔ اب اگر تمنے میری باتین سنی ہین تو معلوم ہوا ہوگا کہ

ا مال و اسباب کا ضائع کرنا بہت برا ہے کیونکہ وہ بہت قیمتی چیز ہے۔ مسیح نے تو ٹکڑون کے خراب کرنیکی بہی اجازت نہین دی تہی۔ روپیہ پیسے سے غریب غربا کو کہانا کپڑا اور جنکی پاس بیبل نہین ہی اونکی پاس بیبل پہونچی ہے

۲- اپنی جانون کا ہلاک کرنا بہت برا ہے کیونکہ زندگی بڑی دولت ہے —

۳- آرام کہ بہت عمدہ نعمت ہے اوسمین خلل ڈالنا بہت برا ہے —

۴- چوتھے ہاتھہ پیرون کا بیکار کرنا نادرست ہے —

۵- بیبل یا اوسکے کسی جزو کا پھینک دینا یا نہ ماننا بہت گناہ ہے —

۶- کسی کا دل بگاڑنا خواہ لڑکے کا دل کیون نہو نہایت بیجا ہی اسواسطے
کہ دل ایسی چیز نہین کہ بگاڑا جاوے اب ای عزیز لڑکو بھلا سوچو تو روح جسکو
کبھی فنا نہین اوسکی نسبت کیا کچہ نہ کہون - جبکہ ادنی ادنی سی چیزون کا
ضائع کرنا برا ہے تو کیا خیالات اور محسوسات بلکہ روح جو سب کی جڑ ہے
اوسکا خراب کرڈالنا برا نہین ہے - جان و مال اور آرام اور ہاتھہ پیر اور
بیبل اور دل سب کی حفاظت کرو پر ایک روح سے غافل رہو تو جانلو
کہ ہمیشہ پریشانی مین مبتلا رہوگے روح کی تمام چیزین نے حقیقت ہین
آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کھووے
پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے - متی ۱۶ و ۲۶ لیس مین تمہاری
منت کرتا ہون کہ روح سے کبھی غافل نہ ہونا وہ ہمیشہ جیئے گی - درحقیقت
روح ایسی قیمتی چیز ہے کہ خدا کا بیٹا اسلیئے آسمان سے آیا اور صلیب پر
مؤا کہ جو کوئی اوسپر ایمان لاوے اوسکی روح کو بچاوے خدا کرے کہ تمہاری

گناہ اوسکے قیمتی خون سے دہل جاوین ﴿

﴿ آمین ﴿

گیارھوان سبق

سبت کا دن عبادت مین صرف کرنا

سبت کا دن پاک رکھنے کی لئے یاد کرو۔ خروج ۲۰ باب ۸۔ آیت

ای لڑکو تمہاری چھوٹی چھوٹی کتابین سب تصویرون سے بہری ہین کسی کی کتاب مین گھوڑے کی تصویر ہی کسی کی کتاب مین مکانات کی کسی مین درختون کی کسی مین دریاؤن کی اور پرندون کی پہاڑون کی تصویرین ہین۔ فرض کرو کسی چھوٹے لڑکے کو شیر کا حال سمجہایا چاہون کہ کیسا ہوتا ہے کیا کرتا ہے وغیرہ تو سب سے عمدہ طریق سمجہانیکا کیا ہوگا۔ سب سے عمدہ طریق تو یہی ہوگا کہ اوسکو لیجا کر شیر کی صورت دکھادون۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہی بہتر ہے کہ اوسکی تصویر دکھا کر حال سمجہادون۔ بہ نسبت اور طریق کے تصویر ہی دکھانے سے شیر کا حال اچھی طرح معلوم ہو سکتا

ہی بعینہ اسیطرح یسوع مسیح بہی بنادی کیا کرتا تہا اوسکا قاعدہ تہا کہ تمثیلون سے بات کو سمجھاتا تھا جس سے اوس بات کی جسکا سمجہانا منظور ہوتا تھا گویا ہئیت بنجاتی تہی۔ اس طریق سے اوسکی باتین سننے والونکو صاف اور دلچسپ معلوم ہوتی تہین اب مین تمسے ایک تمثیل بیان کرتا ہون کوشش کرو اور دیکہو کہ سمجہ مین آئے اور یاد ہوسکتی ہے۔ ایک زمانہ مین کوئی نیک آدمی تھا جسکے یہان روپیہ پیسہ بہت تھا۔ اسقدر توقف نہین ہے کہ اوسکی سب نیکیان بیان کیجاوین صرف اوسکی ایک نیکی کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ایک بڑا جہاز عمدہ اپنی طرف سے بنوایا تہا۔ اور ایک واقفکار ملاّح مقرر تھا ایک پتوار جہاز کے چلانے کے واسطے اور ایک آلہ سمندر کی راہ بتلانے کے واسطے غرض ساری لوازمات جہاز کے طیار کیئے تھے اور پھر اپنے دوستون کو جمع کر کے کہا کہ دیکھو مینے ایک عمدہ جہاز بنوایا ہے جسمین قیمتی اسباب بھرا ہے اور چلانے کے خوب کام کا ہے اگر تمہین ضرورت ہو تو لیجاؤ اور جو چیز چاہو اوسمین رکھو جہان چاہو جاؤ اور خوب تجارت کرو مگر اوسکے واسطے ایک شرط ہے کہ جو کوئی اوسے لیجائے نقشہ ذرا عرق نہ ہیئے۔ صرف یہی شرط مقرر ہنے کی ہے۔ اور یہہ شرط اسلیئے لگائی ہے کہ اگر خلاف اسکے وقوع مین آیا تو جہاز پتھرون سے ٹکرا کر ٹکڑ

ٹکرلے ہوجاویگا - اون آدمیون نے شرط مذکورہ کو قبول کیا اور دور دراز ملک کو روانہ ہوئے تھوڑی دور نہ پہونچنے پائے ہونگے کہ ایک آدمی اونہیں مین کا کوئی نشہ دار عرق یا توجن شراب یا برانڈی یا رم لایا اور کہا کہ یہ تھوڑی سی ہماری کیو اسطے لے آیا ہون ضرورت کے وقت کام آویگی اگرچہ اوسکا ارادہ نہ تھا کہ جسنے جہاز دیا ہے اوسکا کہنا نہ مانئیے مگر پی گیا اور پھر ایک ایک کرکے سب نے پی یہان تک کہ سب کے سب ایسے مدہوش ہوگئے کہ جہاز چلانے کے بہی ہوش نرہے - اندہیری رات تہی اور سرد تر ہوا چلتی تہی - سمندر بڑے جوش و خروش پر تہا اوسکی لہرون کے تلاطم سے بتہ پانی تہو تہا جہاز نے چلتے چلتے ایک چٹان پر ٹکر کہائی - اور وہان سے ایک طرف کو ہولیا - اور ہر لحظہ ایسا جٹکتا تھا گویا ابہی ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے - لوگون کو (جو جہاز پر بیٹہے تہے) نشہ کے مارے ہوش نہ تہا کہ کچہ کرسکتے - غرض اس کشاکش مین صبح بہی ہوگئی اور جاڑا اپڑتا تھا پانی کی جہاگ ایک لحظہ مین جہاز پر جم گئی اور لوگ سردی کے مارے ٹہٹرے جاتے تہے اتنا قابو نہ تہا کہ اپکو تو سنبہالتے صرف اس قدر نشہ اوترا تھا کہ اتنا جانتے تہے ہم کہان ہین - کنارہ قریب آگیا تھا لیکن کسی مین اتنا قابو نہ تھا کہ وہان تک پہونچ سکتا لہرین اس زور سے اور ایسی اونچی اوٹہتی تہین کہ کشتی

کنارہ سے جہاز تک نہین جا سکتی تھی۔ بس یہی رہگیا تھا کہ جہاز ٹوٹ پڑتا اور ایک لحظہ مین ڈوب جاتا۔ تماشائیون کا کنارہ پر ہجوم تھا جہاز کو اور جہاز والون کو دیکھتے تھے اور کچھ مدد نہین کر سکتے تھے۔ لیکن وہ کون آدمی تھا جو پانی کی طرف دوڑا جاتا تھا۔ یہ وہی نیک آدمی تھا جسنے جہاز بنایا تھا اور اون لوگون کو دیا تھا۔ ہرچند کہ اوسنے دیکھا کہ ان لوگون نے میری نافرمانی کی اور جہاز خراب کردیا تسپر بھی اونکے حال پر ترس کھایا یعنے ایک چھوٹی کشتی بڑی طیاری کی (جسپر ہوا اثر نہین کر سکتی تھی) بنائی تھی اور اوسمین دم پھونکا تھا۔ ڈوبنے کا خطرہ مطلق نہ تھا جدھر چاہتے جا سکتی تھی۔ وہ ایسی کشتی تھی کہ طوفان مین چل سکتی تھی اور اون لوگون کی جانین بچا سکتی تھی جنکا تختہ تباہ ہوگیا ہو۔ غرض وہ کشتی پانی مین ڈالی گئی اور اوسی نیک آدمی کا اکلوتا بیٹا اوسمین بیٹھا۔ پھر تو وہ کشتی ایسی سک سیدھی جہاز پر کو جاتی تھی جیسے پر اوڑتا ہے۔ بیکس جہاز والے اوسکی طرف دیکھ رہے ہین اور قریب ہلاکت کے ہین ایک تو پانی مین گر کر جاتا ہی رہا مگر کشتی مین یہ طاقت تھی کہ اوسکو نکال کر ساحل نجات پر پہونچایا ایک کے بعد ایک بیٹھالیا اور وہ سیدھی تیر سی طوفان مین جاتی اور کنارہ پر پہونچا آتی تھی۔ غرض دن بھر یہی صورت رہی

اور سب کو موقع تہا کہ جاہتے اوسمین بیٹھکر بچ جاتے۔ لیکن بعضے اوس نیک آدمی کو کنارہ سے دیکھکر ایسے شرمندہ ہوئے کہ مارے غیرت کے جہان تھے وہان ہی مرجانا قبول کیا پر کشتی مین نہ بیٹھے۔

ای لڑکو اب تم مجھے یہ بتلاؤ کہ آیا وہ شخص جس نے اس طرح کشتی بنائی اور جان بچائی نہایت مہربان اور نیک تہا۔ تم سب کہوگے کہ ہان تہا اور آیا وہ کشتی جان بچانے کے لایق اور نہایت عمدہ نہ تھی۔ تم سب کہوگے کہ بیشک تہی۔ اور جو لوگ اوس کشتی مین نہ بیٹھے وہ آیا اشد بیوقوف نہ تھے بیشک تھے۔ اب تمنے تمثیل کو توسنا اسکا مطلب بہی سمجھتے ہو۔ جہاز سے مراد دنیا ہے خدا نے اوسے بنایا اور ہمین رہنے کو دی ہے۔ مگر ہمنے گناہ کے نشہ مین آپ کو برباد کردیا ہے اور سبت کا روز مثل کشتی کی ہر جو نوبت بہ نوبت ہمیشگی کے کنارے سے آتا ہی اور چاہتا ہے کہ ہمین خدا کے پاس پہونچاوے اور ساحل نجات دکھلاوے۔ مین چاہتا ہون کہ جہاز کی تباہی اور اس کشتی کے بیان کو تھوڑا اور بڑہاؤن تاکہ تم بہولو نہین یاد رکھو کہ جو کوئی سبت کے روز کو پاک رکھنے سے غفلت کرتا ہے اور اوسکا انکار کرتا ہے تو وہ تباہی جہاز کا منکر ہے اور اوس طوفان عظیم اور تباہی کا سامنا کیا چاہتا ہے جو ایک روز تمام دنیا کو برباد کردیگی

کیا اوس شخص کو دانا کہین گے۔ کیا اسیکا نام سلامتی ہے۔ کیا یہی خدا کی
شکر گذاری ہے۔ فرض کرو کوئی شخص جہاز کے تختہ پر بیٹھا ہو اور کشتی پر اور
اوسکے چلانے والے پر ہنسے اور کہے کہ بھلا وہ کیا اوس کشتی سے کنارہ پر
پہونچا دیگا۔ تو یہ اوسکی کچھ عقلمندی کہلاویگی۔ فرض کرو کوئی کہے ہمین کام
بہت ہے تھوڑا نشہ اور پی لین تو کام کرین گے تو کچھ دانائی ہوگی۔ پہر فرض
کرو کوئی کہے کہ ہم رات سے پہلے اوس کشتی پر سوار ہونا چاہتے ہین لیکن چونکہ
اوس نیک آدمی کے دیکھنے سے شرم معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسکی نافرمانی
کی ہے اسواسطے ہم ذرا ٹھہر کر سوار ہونگے تو کیا دانائی اور سلامتی کی بات
ہے۔ ایساہی حال اون لوگون کا ہے جو سبت کے دن عبادت سے
غافل رہتے ہین وے اورون سے مذہب کی مکتی کی باتین سنتے ہین
اور خیال نہین کرتے اسیطرح اِس کشتی کو جو ہفتہ مین ایک مرتبہ اون پاس
لجۂ عصیان سے نکالنے اور ساحل نجات دکھلانے آتی ہے پسند نہین کرتی
مجھے امید ہے کہ تم ایسا نہ کروگے اور سبت کے مبارک دن مین عبادت
مین مشغول رہوگے۔ کون چورانا پسند کرتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ تم
لڑکون مین کوئی ایسا نہین ہے جو چوری کو نہایت بیجا اور شرارت کا
کام نہ جانتا ہو تمہاری طبیعت خواہ نخواہ ایسے لڑکے سے جو تمہاری گیند

بالٹو لیکر جیب مین چھپالے یا اوس لڑکی سی جو گوڑیا یا سوئیون کا بقچہ اپنی تہیلی مین چھپا کر گھر لیجائے خواہ نخواہ نفرت کریگی اور اِس حرکت کو نہایت حقیر اور بد ذاتی کی بات جانے گی لیکن فرض کرو کوئی مفلس خانہ بدوش ننگا بھوکا تمہارے گھر آوے تو تم سبھون کو فوراً اوسکے حال پر رحم آوے گا تم اوسکو کہانا کہلاؤگے اور کپڑے اور جب وہ تن بدن سے آرام پاکر تمہارے یہان سے رخصت ہونے کو ہوگا تو تمہارا باپ اوس سے کہے گا - اے مفلس آدمی ادہر آؤ یہہ لو ۱۲۰ روپیہ یہہ ہین میری پاس کُل ۱۴۰ ہین جسمین ۱۲۰ تمہین دئیے دیتا ہون کُل کا صرف ساتوان حصہ اپنے گھر کے خرچ کو رکھتا ہون باقی سب تمہین دیتا ہون - تو کہو اوس شخص کو تمہارے باپ کا نہایت ممنون ہونا نہ چاہیئے - مین جانتا ہون تم سب یہی خیال کروگے کہ ضرور ممنون ہونا چاہیئے - لیکن فرض کرو کہ وہ مفلس آدمی ذرا بہی احسانمند نہو بلکہ سیدہا گھر کو چلا جاوے اور رات کو آکر تمہارے گھر مین گہسکر ۱۲۰ روپیہ جو باقی رہ گئے ہین وہ بہی چورا لیجاوے تو کہو اوسکے ساتھہ کیسے پیش آنا چاہیئے - وہ اس لائق ہے کہ اوسکو مار ڈالین - وہ بڑا بدمعاش چور اور ناشکر آدمی ہے - لیکن فرض کرو کہ گھر مین گہسکر روپیہ چورانے کے لئیے کچہہ آدمی بہی گہر کے قتل کر ڈالے تم اوسوقت کیا کہوگے

ایسی کوئی سخت سزا ہے جو اوسکے بدلہ مین دیجائے۔ ہم سب گویا اوس
مفلس آدمی کے مانند ہین اور خدا کے پاس ہفتہ کے سات دن تھے
جسمین سے چھہ دن اوسنے ہمین کام کاج کے لیئے عنایت کیئے ہین صرف
ساتوان دن اپنے واسطے رکھا ہے۔ پس جو مرد یا عورت یا لڑکا سبت کو
دن خدا کی عبادت نہین کرتا وہ گویا خدا کے دن کی چوری کرتا ہے بلکہ
یہ کہنا چاہیئے کہ خدا کو لوٹتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے خراب نمونہ اوروں
کی روحون کے قتل کرنے کو دکھاتا ہے کیا یہ چوری نہین ہے۔ یاد رکھو اگر
سبت کا دن عبادت مین صرف نہ کیا تو خدا کے چور ہوگے کیا ایسے چور
نہین پائے جاتے۔ اکثر خدا کی چوری کی ہو۔ اگر تم خدا کے چور نہین ہو
تو خدا تمہین برکت دیگا اور کامیاب رکھیگا۔ تم دیکھتے ہو جو لوگ سبت کو
مبارک دن کو کھوتے اور خدا کے گھر نہین جاتے ہین وہ اکثر افلاس اور
پریشانی مین مبتلا رہتے ہین۔ چونکہ وے ہر ہفتہ مین ساتوان دن اپنی
عمرون کا تلف کرتے ہین اسی سبب سے خدا اونہین برکت نہین دیتا
ہے اور نہ دیگا۔ جو لوگ ہفتہ کے روز دوکانین کھلی رکھتے ہین اکثر بجاے
نفع اوٹھانے کے یہی ہوتا ہے کہ جو رہا سہا ہوتا ہے وہ بھی کھو بیٹھتے ہین
ایک آدمی نے شہر نیویارک مین ۲۵ برس کامل اس بات کو آزمایا کہ جن

سوداگروں مے سبت کے دن عبادت نکی اور سودا بیچا انہیں ایک ہی سہ شنبہ نہوا کہ
سب محتاج اور مفلس ہو گئے ایک بڑا قانون دان جو بہت خونیوں کی
تحقیقات میں شریک رہا ہے مجہہ سے کہتا ہے کہ اونکی بد معاشی کی ابتدا
اسی سبت کے توڑنے سے ہوئی - مین جو زیادہ مترد د ہون کہ لڑکی
سبت کو یاد اور پاک رکھیں اوسکی ایک وجہ ہے جسکو اسوقت مین
تمہارے سامنے پیش کرتا ہون بہت برسین گذرین کہ ایک مین نے
سنڈے اسکول ایسی جگہ جسکا کوئی پرسان نہ تہا) کھولا اگر وہ جگہ قصبہ
کے اندر ہی تہی - پہلے پہل کو بہتون نے ٹھٹے کیئے اور بہتون نے مخالفت پر
کمر باندہی - لیکن وہ مخالفت اور تمسخر جلد فرو ہو گیا اور تھوڑے عرصہ مین
قریب ستر طلبہ کے آنے لگے - جس مکان مین ہم سب جمع ہوتے تھے
وہ ایک بیکس لنگڑی عورت کا آدارہ مکان تہا فقط وہی ایک جگہہ
ملی تہی نہ لیپا پتا تہا نہ استر کاری تہی یون ہی خراب ویران پڑا اتھا
بیچ مین آتشدان تہا اور کڑیان سب کہلی تہین - تسپر بہی ایسے روشن
و بشاش چہرے جیسے اس چھوٹی سی جماعت کے تھے (جو ہر اتوار
کو جمع ہوتے تھے) کبہی نہین دیکھے بہت لڑکے تو گرجے سے اتنے دور رہتے
تھے کہ بوقت حاضر ہو سکتے تھے اور یہ بہی وجہ تہی کہ اونکے ماں باپ

بھیجنے مین بہت لاپروائی کرتی تھے - اس معاملہ کو بہت برسین گذرین اور
مجھے یقین ہے کہ وہ سب جوان ہوگئے ہونگے یا بعضے اونمین انتقال کرگئے
ہونگے - مگر مین اپنا پہلا سنڈے اسکول اور لڑکون کے بشاش چہرے
کبھی نہین بھولتا ہون - ایک سبت کو جو مین سنڈے اسکول گیا تو گرمی
بہت پڑتی تھی جب مین سبق پڑھا چکا تو طبیعت میری بےچینی اور کسل مند
ہوا لڑکی اوس روز حسب میرے وعدے کے اس بات کی متوقع تھے
کہ سارا قصہ سبت کا یعنی کب سے یہ دن مقرر ہوا ہے اور کسواسطے
خدا نے اسے مقرر کیا ہے اور کیا کام اوس روز کرنا چاہیے بیان کرون لیکن
مینے اونسے کہدیا کہ میری طبیعت کسلمند اور بےچین ہے اسی سبب سے
دوسرے اتوار پر اوس قصہ کو ملتوی رکھتا ہون - یہ بات سنکر ایک چھوٹا
لڑکا جو میرے پاس بیٹھا تھا مینے دیکھا کہ بہت مایوس ہوا اوسکو اوسی فرخ
مبارک سبت کا حال سننے کی امید تھی - کاش کہ اگر مجھے یاد آتا
کہ مسیح نے باوجود درماندگی اور ضعف کے کیسی سامری عورت کو
تعلیم کی تھی تو ایسا نہ کرتا - خیر دوسرا سبت آیا لڑکے بہر جمع ہوتے جاتے
تھے - جب مین مکان پر پہونچا تو دیکھا کہ بجائے اسکے کہ حسب معمول
جیسکے اپنی جگہہ پر بیٹھتے ہون سب دروازہ کے آس پاس کھڑے ہین

کوئی سسکیان لیتا ہے بعضے خوف زدہ معلوم ہوتے ہین غرض سب
چپ چاپ ہین۔ مینے سبب پوچھا تو اونھون نے کہا کہ وہ چھوٹا لڑکا
لیوس نجکی کے تلے دب مرا فقط اسیقدر سب جانتے تھے۔ یہ سنتے ہی
مین اپنی چھوٹی جماعت کو ساتھہ لے آگے آگے مین پیچھے پیچھے سب لڑکے
اوس طرف کو چلا جہان اوس لڑکے کے مان باپ رہتے تھے دروازہ پر
باپ ملا دیکھا ہاتھہ مل رہا تھا۔ چہرہ سرخ اور سوجا تھا آنکھین ڈبڈبائین
ہوئین صدمہ سے سانس بھاری تھی۔ مجھے دیکھتے ہی چلا اوٹھا کہ۔ مین پہلے
ہی سے جان گیا تھا مجھے خوب معلوم ہوگیا تھا۔ مینے کہا۔ کیا معلوم ہوگیا
تھا صاحب۔ کہا معلوم یہ ہوگیا تھا کہ آج ہمارے یہان سے کوئی جاتا
رہیگا مگر مین یہ نہین جانتا تھا کہ میرا چھوٹا ہی بیٹا گذر جاوے گا۔
فرمائیے تو کیونکر معلوم ہوگیا تھا کہ آج کوئی نہ کوئی ضرور گذر جاوے گا
معلوم اسطرح ہوا کہ رات کو جب مین آیا تو دیکھا کہ بُرا نار ددر (یعنے پرانا
کتا) میز کے تلے بیٹھا تھا اوسکی طرف اشارہ کیا) دروازہ کے سیڈہیون
پر بیٹھا ہوا اوپر کو منہ کیئے ہوئے بڑی طرح رو رہا تھا تو مینے جانا کہ کچھہ
آفت آویگی ہمارے گھر کے آدمیون مین سے کوئی جاتا رہیگا۔ لیکن یہ
خبر نہ تھی کہ بیچارہ لیوس ہی مرجاویگا۔ مینے کہا آپ جانتے ہین کہ

ایک خدا ہے - ہان جانتا کیا معنی کچھہ شک نہین -
پہر بہلا تمہین کیسے یقین آیا کہ ایک کتا جسمین نہ عقل اور نہ روح اوسکو
خدا نے خبر دی اور آدمی جو سب سے اشرف اور عقلمند ہے اوسکو نہ
تبلایا اسمین کچھہ تعجب کی بات نہ تہی کتے نے دیکھا ہوگا کہ گہر خالی ہے
مالک چلا گیا ہے مین اکیلا ہون اس سبب سے چلایا اور رویا ہوگا -
اور یہ جو آپ نے کہا کہ پورب کو منہ کیئے ہوئے رورہا تھا سو یہ بہی کچھہ
تعجب کی بات نہین ہے اسواسطے کہ آپکے مکان کا رخ پورب کے
سمت ہے آپ ایسا ہی کیئے بر مجہے تو یقین ہوگیا کہ کوئی واقعہ گذریگا
یہ کہکر پہر رونے لگا مین اپنے لڑکون کو رکہر سے کے اندر لے گیا -
اوسوقت معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے تہ دل سے سانسین لیتے تھے - مینے
کپڑا اوٹھا کر جو دیکھا تو لیوس کی کچلی ہوئی لاش رکھی تہی جب تک غور
سے اوسے دیکھتے رہی سب لڑکے چپ سن کھڑے رہے لڑکیون نے
اپنے چہرون پر رومال ڈال لیئے - لڑکی چپکے چپکے اپنے ہاتھون اور
آستینون سے آنسو پونچھہ پونچھہ لیتے تھے - کچھہ ہفتون تک مینہ سبرسنے سی
بہت خشکی رہی تہی اور ندی نالے سوکھہ گئے تھے - لیکن ایک روز قبل
اس واقعہ سے ایک روز اور ایک رات خوب مینہ برسا تھا اور اوس

مکان کے پاس جو چھوٹی سی ندی تھی اوسکی نہگلی جو کچھ عرصہ
سے بوجہ قلت پانی کے کہڑی تھی سبت کے صبح کو چلائی گئی
اور اس بات کے کہنے کی کچھ احتیاج نہین کہ چکی چلانے والے کو خدا کا
خوف تھا یا نہ تہا۔ ظاہر ہے کہ اگر خدا کا خوف اوسپر ہوتا تو اتوار کے روز
ایسا نہ کرتا جو وقت بمعمول سنڈے اسکول کے جمع ہونے کا تھا اوس سے
ایک گھنٹہ پیشتر لیوس اوس ندی پر جہان چکی چلتے تہی نہانے گیا تہا۔
اوس بیچارہ لڑکے نے کبھی اپنے مان باپ کو سبت کا دن پاک رکھتے نہین
دیکھا تہا۔ غرض وہ ندی مین تیرنے لگا پانی زورون پر تہا۔ خوب چلایا
کہ کوئی بچالے چکی والے نے اوسکی آواز سنی اور دیکھا بھی مگر پانی کے خوف کی
مارے کچھ نہ کر سکا پانی کے زور سے کھنچا چلا گیا بہتیرے ہاتھ پیر مارے اور
مدد کیواسطے پکارا کیا مگر پانی کے زور مین چکی کے پاس کھنچا چلا آیا اور پہیہ
کی لپیٹ مین آکر کچل گیا اسیطرح ایک لحظہ مین کچلا ہو کر مر گیا۔ ہنوز چکی
والے کے کان تک اوسکی آواز آخری پہونچی بہی نہ تہی کہ اوسکی لاش پہیہ
سے کچل کر سامنے آگئی۔ یہ وہی چھوٹا لڑکا تھا جو گذشتہ ہفتہ کو جبکہ مینے
بوجہ علالت طبیعت کے پاک سبت کا بیان ملتوی رکھا تھا میری طرف
مایوسانہ دیکھتا تھا۔ جب مین اوس خوبصورت لڑکے کی لاش پاس

کھڑا تھا اور لڑکے میرے اُس پاس تھے اوسوقت میرے دلپر بڑا صدمہ تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سب لڑکے کوئی دم مین مُجھ سے کہتے ہین کہ اگر آپ اپنی بات پر قایم رہتے اور اوس اتوار کو سبت کے پاک رکھنے کا ذکر سُنا دیتے تو یہ لڑکا آج کیون نہانے جاتا اور مُوا ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مُردہ لڑکے کی زبان گو موت نے اوسپر مُہر دی ہے اب بولی اوٹھتی ہے اور مجھے بُرا بھلا کہتی ہے۔ اگر مین اوس ہفتہ کو اتوار کا بیان سُنا دیتا تو غالباً اوسکی جان بچ جاتی۔ بلکہ اوسکی روح اوس گناہ سے جس سے آدمی خدا کا دشمن ہو جاتا ہے ہمیشہ کو بچ جاتی۔ اور کونسا علاج مین چھوڑ دیتا اور کیا کیا کفارے نہ دیتا اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ ایک دفعہ اور جی اوٹھے گا اور میرے اسکول کو جاوے گا۔ اسی قسم کے خیالات دلمین گذرتے تھے۔ اور اب جب کبھی وہ خیال آتا ہے تو دل اینٹھتا ہے۔ مین نے بعضے اوقات سنڈے اسکول کے معلمون سے یہ قصہ بیان کیا ہے تاکہ جو کام متعلقہ اس ہفتہ مین انجام دینا چاہئے اوسکو دوسرے ہفتہ پر ملتوی نرکھین۔ اور جب سے مین خدا کے کام پر ہون اوسوقت سے جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میری طبیعت کسی کام سے کسل کرنے لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ دوسرے ہفتہ مین

انجام دونگا تو اوسی وقت یہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ سواے عزیز لڑکو اگر
تم میرے اس سیدھے سادے قصّہ سے دو باتین یاد رکھوگے تو مین
عدالت کے روز تمہارا بڑا احسانمند ہونگا۔

اول سبت کو یاد رکھو اور اوس روز عبادت مین مصروف ہو اگر
وہ عزیز لڑکا اس ذری سی بات کو یاد رکھتا تو کیون ایسی نوبت ہوتی
کہ عین حالت گُناہ مین خدا کے حضور جاتا۔

دوسرے اس سبت سے کہ تمہارا دل نہین ہوتا ہے کسی کار
متعلقہ کو ملتوی مت رکھو کسی نیکی کے موقع کو ہاتھہ سے جانے دو۔ پہر وہ موقع
ہاتھہ نہین آویگا اگر تمنے اتوار کا خیال رکھا تو یاد رکھو کہ اگر جیتے رہے
اور معمر ہوئے تو بڑے سرسبز ہوگے اور مرفہ الحال رہوگے لوگ تمہاری
عزّت کرین گے۔ جو خدا کی عزّت کرتے ہین خدا اونکی عزّت کرے گا۔
خدا اسلیئے اپنے گھر مین نہین بُلاتا ہے کہ کچہ بدلہ ندے مسیح تمہارے
لینے کو وہان بیٹھا ہے خیال کرو کہ تمہارے لیئے اوسنے کیا کیا اور
کیسی کیسی تکلیفین اوٹھائی ہین۔ سوچو تو کہ اوسکو تمہاری کیسی محبّت
ہے پہر کیا تم اوس سے محبّت نہ رکھوگے اور اوسکی بندگی نہ کروگے
دین و دنیا کی برکت اوس سے نہ مانگوگے۔ اے میرے عزیز لڑکو خدا

کرے کہ یہ سب رحمتین تمہین نصیب ہون ؛
؛ آمین ؛

بارھوان سبق

قبر نے اپنی فتح کھو ڈالی

اے قبر تیری فتح کہان ۱ قرنتیون کا ۱۵ باب ۵۵ آیت

اے عزیز لڑکو بیبل مین ہماری عمرون کی کوتاہی کا حال بہت کچھ لکھا ہے تمنے کبھی نومبر یا دسمبر کے مہینے مین صبح کو اوٹھکر دیکھا ہے کہ ترائی کے میدانون اور کھیتون سے کسقدر بخارات اوٹھتے ہین۔ تھوڑے ہی دور کا آدمی بلکہ بڑے بڑے درخت بھی نظر نہین آتے اسقدر گاڑھی اوس گرتی ہے۔ لیکن چند گھنٹون کے بعد جب سورج اوٹھ آتا ہے جاکر دیکھو تو اوس کا نام و نشان نہین رہتا۔ بتلاؤ تو کہان جاتی ہے۔ حال یہ ہے کہ سورج کی گرمی سے سب بخارات گھل جاتے ہین کچھ نام و نشان اوسکا کسی چیز پر نہین رہتا بیبل مین لکھا ہے کہ ایسا ہی آدمی

کی عمر کا حال ہے۔ آج تم ایک جم غفیر دیکھتے اور سڑکین لڑکون سے بھری
پاتی ہو تھوڑے عرصہ مین دیکھو تو اونکا وجود نہین بخارات کے مانند غائب
ہو جاتے ہین تم کبھی سڑک پر پھرے ہو اور اوسکے کنارہ کھڑے ہو کر کسی باغ
کی سیر کی ہے کیسے خوبصورت پھول قطار در قطار ہر سمت کھلے ہوتے
ہین سجھے یقین ہے کہ تمنے یہ کیفیت دیکھی ہو گی کس کس رنگ کے اور
کیا کیا اقسام کے پھول نظر آتے ہین — ادہر گلاب ہے اودہر بیلا ہے
ادہر چمبیلی اودہر موتیا ہے رنگ برنگ کے پیڑ بوٹے ہین سبحان اللہ کیا
بہار ہے۔ لیکن تھوڑے مہینون کے بعد جا کر پھر دیکھو تو نہ وہ پھول ہین
نہ وہ رنگ ہے اے افسوس وہ بہار کہان گئی۔ سب پھول کمہلا
گئے سب کے سب نابید ہین باد خزان نے سارا تختہ تباہ کر دیا پھیل
مین آیا ہے کہ ایسا ہی ہمارا حال ہے کہ خوبصورت سے خوبصورت
آدمی کو موت نہ چھوڑے گی سب کو پھولون کی طرح فنا ہے اسکا کیا
سبب ہے کہ سب آدمیون کو موت لگی ہے۔ کیا وے مرنا چاہتے
ہین۔ نہین کوئی نہین چاہتا ہے۔ کسی آدمی کو بیمار پڑنے دو اوس
موت کا خوف ہو تو دیکھو جینے کی خاطر کیا کیا تکلیفین اوٹھاتا ہے
کیسی کیسی کڑوی بدمزہ دوا جو ڈاکٹر بتلاتا ہے کھا لیتا ہے۔ ہاتھ

پیر کٹوانا آنکھین نکلواڈالنا صرف زندگی کی خاطر آدمی قبول کرلیتا ہی طرح طرح
کے سختیان گوارا کرتا ہے پر مرنا نہین چاہتا ہی۔ بلکہ اکثر تو ایسے ہین کہ ہزار مصیبتین
چاہے موت سے زیادہ سخت ہون اونسے نہ گھبرادین لیکن موت کے نام ہی
کانپتے ہین۔ تم جانتے ہو پانی کی تھاہ لینے کے واسطے کیا چیز او سپر پڑی
ہوتی ہے۔ مین تمھین اوسکا حال سناؤن۔ جب سمندر مین جہاز چلتا ہی
تو جس سطح پر جہاز جاتا ہے اوسکو چینل یعنے (بحیرہ) کہتے ہین۔ اور جس
مقام سے جہاز سمندر مین ڈالا جاتا ہے وہان پر بہ نسبت اور جگہون کی
پانی بہت گہرا ہوتا ہے یہان تک کہ جب جہازون کو سمندر سے کسی
دریا مین چڑہانا چاہتے ہین تو اوس مقام سے چڑہاتے ہین جہان پانی
بہت گہرا ہوتا ہے لیکن یہ کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ یہان گہراؤ بہت ہی
اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ گہراؤ سے واقف ہوتے ہین وہ کیا
کام کرتے ہین ایک بڑا پتھر لیکر رسّے سے باندہ کر پانی مین ڈالتے ہین
اور رسّے کے دوسرے سرے پر لکڑی کا گول ہلکا باندہ دیتے ہین جو
پانی پر پڑا رہتا ہے اور نیچے کے پتھر کے زور سے ایک جگہہ پر قائم رہتا
ہے۔ ملّاح اوسکے سیدھ پر جہاز چلاتے ہین اور امن و امان سے
پہونچ جاتے ہین۔ ایک روز نہایت دہشتناک طوفان چل رہا تھا

کہ لوگون نے ایک جہاز کنارہ کیطرف آتے دیکھا۔ جہاز والون سے کچہہ بندوبست نہ ہوسکا۔ جو لوگ کنارہ پر کھڑے دیکھہ رہے تھے اون سے بھی کچہہ بن نہ پڑی۔ اور کنارہ پر یہ چڑہائی تھی کہ بڑی بڑی چٹانین دو ایک میل برابر پانی مین چلی گئی تھین اونہین چٹانون کی طرف جہاز کا رخ جو ہوگیا تو ایک آن مین اوسپر آکے ایسی ٹکر کھائی کہ پارچہ پارچہ ہوگیا۔ لوگ کنارہ سے دیکھتے رہگئے۔ کچہہ مدد اوسوقت نہ ہوسکی سب جہاز والے ڈوب گئے صرف ایک آدمی کچہہ عرصہ تک پیرتا رہا۔ اوسکو لوگ دیکھتے رہے اور تو سب ڈوب ہی چکے تھے۔ اوس بیچارہ نے تھوڑی دور سیر کر اوس گول لکڑی کو (جو پانی پر پڑی تہتی تھی) پکڑ لیا تھا اس امید پر کہ کوئی بچا لیگا۔ مگر اوسوقت کوئی نہین بچا سکتا تھا۔ وہ بیچارہ لٹکتا رہا جب لہر آتی تھی یکایک اوٹھہ جاتا تھا اور گر پڑتا تھا مگر لکڑی کو نہین چھوڑتا تھا یہی چاہتا تھا کہ کسیطرح بچ جاؤن اگر اوسکی ہو سکتا تو برسون ویسا ہی لٹکتا رہتا مرنا نہین قبول کرتا۔ اس عرصہ مین رات آگئی سورج ڈوب گیا۔ سیاہ پانی پر اندھیرا چھانا شروع ہوا لوگ سانسین بھرتے ہوئے اوس غریب ملاح کو لٹکتا چھوڑ اپنے اپنے گھر کو جانے لگی۔ ایک ایک کرکے سب چلدیئے مگر پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے کہ کہین ڈوب تو نہین گیا

سب سے پیچھے جو آدمی رہگیا تھا وہ بہی چلنے لگا اندہیرا غوب ہو گیا تھا مگر اوس سے رہا نہ جاے پہر پہر کر دیکھے اور اندہیرے کے سبب بڑی غور سے جونگاہ جا پڑی تو فوراً کہہ اوٹھے کہ ہان ہان ابہی زندہ ہے۔ غرض سب لوگ گھر پہونچے اور اوس بیچارہ کے واسطے دعائین مانگین رات کو سوئے تو اوسیکا تصوّر صبح کو اوٹھے تو اوسیکا خیال تھا۔ صبح ہوئی سورج نکلا لوگ جلدی جلدی دہوپ نکلتے ہی وہان پہونچے جاکر دیکھین لکڑی پانی پر پڑی طوفان تھم گیا ہے۔ پر ملّاح بیچارہ کہان۔ افسوس وہ پانی کے تلے پہونچا اور تا قیامت پہر نہین دکھائی دیگا۔

اب صاف معلوم ہوا کہ ہم جانتے ہین کہ مرنے سے سب ڈرتے ہین پہر کیا سبب ہے کہ مرنا سب کو ضرور ہے۔ بیبل مین آیا ہے کہ موت سب کو آوے گی کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے۔ سچ ہے کہ سب گنہگار ہین اور اِس سبب سے سب کو موت ضرور آویگی بوڑہے بہی مرینگے۔ موت اونکے سفید بالون کا کچہ پاس ولحاظ نہین کریگی اونہین بہی قبر مین پہونچائے گی۔ متوسط عمر کے آدمیون کو بہی موت لیجاتی ہی چاہے جو رو لڑکے بالے کیسا رو یا پیٹا کرین اور صحت کی دعائین مانگین۔ نوجوان اور پیارے بچّے بہی اجل کے پنجے سے نہین چھوٹتے۔

جانتا ہون کہ میرا دل کسی کی موت پر ایسا نہین دُکھتا جیسا کہ بچّون کے مرنے پر دُکھتا ہے مینے بار ہا ایسی ایسی خوبصورت پیارے بچون کو کفن مین لپٹے دیکھا ہے کہ جنکے گاڑنے کو دل نہین چاہتا تھا۔ چند سطرین اس مقام پر نقل کیجاتی ہین جنسے معلوم ہوگا کہ خادم الدینون کو ایسے موقعون پر کیا صورتین پیش آتی ہین اُسمین دو مُردے کفنائے ہوئے لڑکون کا ذکر ہے جنکو مان دیکھہ دیکھہ کر رو رہی ہے۔ گرمی کا موسم اور اتوار کے شام تھی۔ لطیف خوشبودار ہوائین چلتی تھین۔ مینے ایک واقعہ جانگزا دیکھا جسکی کیفیت صاف عیان تھی۔ دو بچے موسم بہار کی مانند خوشنما ایک چھوٹے سے کٹھرہ مین رکھے تھے۔ جیسے گڑیون کو بچے کپڑے پہناتے ہین اسطرح وہ نوزادہ اسے بچے کفن مین لپٹے تھے۔ اونکے چہرے ایسے معلوم ہوتے تھے۔ کہ گویا مسکرا رہے ہین۔ چھوٹی سی چوڑی تابوت مین دونون پہلو بہ پہلو سوتے تھے مینے دیکھا کہ گلاب کی کلیان۔ اونکے ننھے پانون مین تھین۔ چمیلی کی شاخین اور خوشنما پھول۔ اونکے آس پاس پڑے تھے مگر اون پھولون مین وہ بہار نہ تھی۔ جیسی اچھے وہ بچے معلوم ہوتے تھے۔ اونکی مان آزردہ سوسن کی مانند۔ بستر پر اونکے پاس بیٹھی تھی اپنے غم کی داستان سُناتی تھی۔ اور آنسو اوسکے آنکھون سے جاری

مگر اوس مصیبت مین اکثر اسطرح چلّا اوٹھتی تھی۔ کہ اے میرے بچّو مین بہرسی ہلونگی۔ لیکن ایسی مصیبت کے وقت مین مسیح کی خوشخبری ہمارے دلہاے غمگین کو تسکین بخشتی ہے۔ پھر مینے آسمان سے ایک آواز سُنی جو مجھہ سے کہتی تھی کہ لکھہ مبارک وے مُردے ہین جو خداوند مین ہوکے اب سے مرتے ہین۔ روح کہتی ہے کہ ہان تاکہ وے اپنی محنتون سے آرام پاوین اور اونکے اعمال اونکے ساتھہ پیچھے چلے آتے ہین۔ مکاشفات ۱۴ و ۱۳

اسیوجہ سے ہم لوگ جب کسی مسیحی کی قبر پاس کھڑے ہوتے ہین تو یہ اسید ہمارے دل مین ضرور پیدا ہوتی ہے چاہے عزیز دوست کی قبر ہو یا کسی کی ہو اگر وہ عیسائی مرا ہے تو ہم جانتے ہین کہ مسیح ایک روز اُسکی قبر پر آکر اوسے جگائیگا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ گرمی کا موسم اور شام کا وقت تھا کہ مین اپنی عزیز بہن کی قبر پر گیا۔ اوسکے دونون لڑکے بھی میرے ساتھہ ساتھہ ہولئے۔ جب ہم قبر پر پھونچے تو دیکھا چار چھوٹے چھوٹے گلاب کے پیڑ دو سرہانے دو پاؤن کی طرف کھڑے تھے۔ ایک لڑکا بولا ہماری مان کی قبر وہ ہے سینے کہا درحالیکہ آنسو میری آنکھون سے جاری تھے۔ اور وہ گلاب کے پیڑ کیسے ہین۔ بڑا لڑکا بولا۔ وہ تو مینے اور میرے بھائی اور باپ نے مان کے دفن ہونے سے تھوڑے

عرصہ کے بعد لگائے تھے ر دوسرہانے کے پیڑ جو ہین وہ ہماری بان نے آپ اپنے باغ مین لگائے تھے سو ہمنے وہان سے اوکھیڑ کر یہان رکھے ہین اور ہان والے درخت انکا نام رکھا ہے - مینے کہا اے لڑکو تمہین اپنی عزیز مان کی باتین یاد ہین - کہا سب باتین یاد ہین - مینے کہا کوئی خاص بات بیان کرو کہا ماموں جی خاص بات یہ ہے جب تک وہ بیمار رہی مجھے یاد نہین ایسا کوئی دن گذرا ہو کہ اپنے کمرہ مین لیجا کر ہمارے ساتھ اوسنے دعا نمانگی ہو - یہ بات سُنکر میری دلمین ایسی محبت بہن کی آئی کہ ایسی کبھی نہین آئی تھی اور ایسی کامل امید اون الفاظ کو پڑھکر جو اوسکی قبر کے پتھر پر کندہ تھے کبھی نہوئی تھی جیسی اوسوقت ہوئی - جبکہ فرشتے اوسکے نگہبان ہین تو کوئی انسانی رنج اوسکے آرام کی نیند مین خلل انداز نہین ہو سکتا -

اے عزیز لڑکو چونکہ سب گنہگار ہین اسلیئے ہمین تمہین سب کو مرنا ہے اور ہر قبر گویا کہ یادگار اس امر کی ہے کہ سب آدمی گنہگار ہین - بعض اوقات بعض ایسے بیوقوف بنجاتے ہین کہ طوفان نوح سے مطلق انکار کر بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسا کوئی طوفان کبھی نہین آیا جس سے تمام دنیا چند روز کے عرصہ مین ڈوب گئی ہو - لیکن اس سے کوئی کوئی انکار نہین کر سکتا

کہ قریب بیس برس مین ایک مرتبہ تمام دنیا کی صفائی کر دیتی ہے گرجے کی احاطہ
کو جا کر دیکھو کسقدر قبرون سے بھرا ہے۔ ہر قدم پر تمہارے کسی نہ کسی کی قبر
ہے کسنے ان سب کو مار ڈالا۔ فرض کرو تم کسی قیدخانہ مین جاؤ اور چھوٹی
چھوٹی کوٹھریان دیکھو اور ہر کوٹھری مین ایک ایک قیدی بیڑیان پہنے پڑا ہو
اور تعداد قیدیون کی اتنی ہو جتنی گرجا گھر کے احاطہ کی قبرین ہین تو تمہارے
دلمین خیال نہ آویگا کہ یہان قبرون اور گناہون کی بڑی کثرت ہے جب ہی
اتنی کوٹھریان مجرمون کی تعداد بھرنے کو بنائی ہین۔ اور گرجا گھر کا قبرستان
گویا قیدخانہ ہے جسمین خدانے اتنے قیدیون کو مقید کیا ہے آسمان مین
کوئی قبر نہین۔ نہ زمین پر ہوتی اگر گناہ نہ ہوتا جب ان لڑکون مین کوئی
مرتا ہے تو گویا ایک عمدہ صنعت بگڑ جاتی ہے۔ ہاتھ نے حرکت ہو جاتے
ہین آنکھون کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ شگفتہ رخسارے پیلے اور
ٹھنڈے پڑ جاتے ہین۔ زبان خاموش ہوتی ہے۔ تمام جسم ٹوٹے جہاز
کی طرح بگڑ جاتا ہے۔ مگر ہمین خوش ہونا چاہئیے کہ مسیح کے شاگرد شادان
و خندان یہ کہتے ہوئے قبر مین جائین گے کہ۔ اے قبر تیری فتح کہان۔
مسیح خود قبر مین گیا ہے اور اوسے پاک کیا اور برکت بخشی ہے۔ سوا
اسکے قبر مین صرف جسم جو ایک حقیر چیز ہے بیجا تا ہے اور روح جو ایک عرفانی

ہے اوسکے پھندے سے نکلجاتی ہے - تم جانتے ہو کہ جب آنکھین بند
ہوتی ہین تو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ رہے ہو اور جب سوتے ہو خواب
نظر آتا ہے - اسیطرح جبکہ جسم قبر مین ہوگا تو بھی روح زندہ رہ سکے گی
سوچ سکیگی - کام کر سکے گی - تمھین قبر مین مدتہا دراز سونا ہوگا لیکن
ہمیشہ نہین - خدا پھر اوٹھاوے گا اُسین یہ قدرت ہے اور وہ اس
لائق ہے تمنے خوبصورت مکھی کو دیکھا ہے کبھی اس پھول پر بیٹھتی ہے کبھی
دوسرے پر جا بجا بھنبھناتی اور ناچتی پھرتی ہے گویا کہ پھولون کی جان
ہے کہ ایک سے نکلی دوسرے مین پڑ گئی - کچھ عرصہ تک محض بیجان گھر
مین قید رہی لیکن خدا نے اوسے وہان سے نکالا - اوس آئینہ کو دیکھو
کس صفائی سے تمہاری صورت اور چہرہ بلکہ ہر بال ماتھی کا نظر آتا ہی
تمنے خراب ریتی کو بھی سمندر کے کنارے پڑا دیکھا ہے - جب تک
کاریگرون نے نہین بنایا تھا تمہارے قیاس مین آتا تھا کہ اس ریتی سے
عمدہ شے بنیگی - اسیطرح خدا ہمین اپنی دانائی اور قدرت سے پھر جلاویگا
سبحان اللہ یسوع مسیح نے ہماری خاطر کیا کچھ کیا ہے - مجھے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ہر قبر کے تختہ پر فرشتے کو یہ کہتے سنتا ہون آؤ اوس جگہہ کو
دیکھو جہان خداوند ہے - اب مین تمھین یہ بتلاؤن کہ مسیح نے یہان ہمارے

واسطے کیا کیا۔ فرض کرو ہم کسی بڑی جزیرہ مین رہتے تھے جو چار و نظر سمندر سے گھرا تھا اور جب نظر اوٹھا کے دیکھتے تھے تو سوائے پانی اور آسمان کی اور کچھ نظر نہین آتا تھا ہمارے پاس جہاز نتھے جنسے کہین جاتے بس وہان ہی رہتے تھے جاگیرین دوکانین مال و اسباب طرح طرح کی چیزین جیسی اب ہین وہان بہی موجود تہین۔ صرف ایک بات زیادہ تھی اور وہ یہ تہی۔ ہمیشہ چند روز کے بعد ایک بڑا جہاز اوس جزیرہ پر آکے لگتا تھا اور لوگ اوسمین سے اوتر کر ہمارے یہان آتے تھے اور بڑوسیون اور دوستون کو پکڑ کر جہاز مین بٹھا کر ہماری نظر سے غائب کر لیجاتے تھے چند روز کے بعد پہر دوسرا جہاز آتا تھا پھر آتا تھا یہی حال ہمیشہ رہتا تھا اور بڈہون اور جوانون اور دوستون اور بڑوسیون کو پکڑ کر لیجایا کرتا تھا اگرچہ ہمین نہین معلوم ہوتا تھا کہ پہر اون لوگون کا کیا حال ہوتا تھا ہم اپنے واسطے روتے تھے اور رنج کرتے اور خوف کھاتے تھے لیکن کچھ بن نہین آتی تھی۔ آخر کار ایک آدمی کو چھوٹی سی کشتی مین جو اوسنے خود اپنے خرچ سے بنائی تھی بیٹھے ہوئے کنارے کی طرف یکایک آتے دیکھا۔ وہ اکیلا اوسمین کو دپڑا اور بادبان پھیلا کر بڑے سمندر مین اون بڑے بڑے خوفناک جہازون کے پیچھے پیچھے جو ہمارے پکڑنے کو آتے تھے اپنی کشتی چلانے لگا تاکہ دیکھے کہ ہمارے

دوستون پر کیا گذرتی ہے ہم بہی اوس چہوٹی سی کشتی کو دیکھتے رہے یہانتک
کہ ہماری نظر سے غائب ہو گئی۔ تو ہمین یہ تعجّب ہوا کہ دیکہا چاہیئے پہر بہی
کبہی ہماری طرف آویگی۔ اسی عرصہ مین ہمنے دیکہا کہ وہ سیاہ اور
دہشت ناک جہاز چلے آتے ہین اور ہمارے دوستون کو پکڑتے ہین۔
ہم انتظار مین حیران تھے کہ ہمارا عزیز دوست جو کشتی مین تھا کیا ہوا
کیونکہ اوسنے ہمسے کہا تہا کہ اگر مین تمہارے دوستون کو جو پکڑے گئے
ہین پاؤنگا تو اپنے ساتھ لوٹا لاؤنگا اور میری کشتی کے مستول پر
سپید پہریرہ کا جہنڈہ ہوگا اوس سے تم مجھے پہچان لینا آخر کار اوسکی
کشتی نظر آئی اور مستول کے اوپر سپید پہریرہ لہرا رہا تھا۔ اور ہمارے
دوست بہی اوسمین ملگئے۔ اوسکو دیکھتے ہی تمام بھیڑ پانی کے کنارہ پر
کو دوڑی وہ کشتی کنارہ آلگی اور ہمارا دوست خشکی پر سے اوترا۔
ہم چلّائے کہ ہمارے دوستون کی کیا خبر لائے آپ نے اونہین پایا۔
بولا ہان مجھے ملے تھے۔ ہمنے پوچھا کہ زندہ ہین۔ کہا سب زندہ ہین۔
ہمنے پوچھا کہ خوش وخرّم ہین اور کیا کرتے ہین۔ کہا وہ سب بادشاہ
کے جہاز مین سوار ہوکر دور دراز ملک مین پہونچے۔ جب لوگ وہان
پہونچتے ہین تو ایک قسم کا امتحان اونسے لیا جاتا ہے جو لوگ امتحان

مین پورے آتے ہین اونکی بڑی آبرو ہوتی ہے اور خوب خوش رہتے ہین اور اچھے اچھے مکان رہنے کو ملتے ہین اسلیئے وہ لوگ اوس جگہہ کو چھوڑکر یہان آنا نہین چاہتے ہین۔ اور جو لوگ امتحان مین پورے نہین اوترتے ہین وہ جنگلون مین بھیجدیے جاتے ہین اور تباہ حال رہتے ہین ہمنے پوچھا کہ وہ جہاز پھر کبھی آئینگے۔ کہا ہان وہ تو بار بار آئین گے اور تم سبھون کو لیجائین گے۔ لیکن تم لیاقت امتحان کی پیدا کرو تو بہت خوش ہوگی اور پھر وہان جانے مین کچھ تردد نہ ہوگا۔ ہمنے کہا تو پھر کیا چاہیئے اور کیونکر لائق ہو سکتے ہین۔ آپ برائے خدا جلدی بتلائیے کیونکہ ایسا نہو کہ جہاز آجاوین اور ہم تیار نہ ہونے پاوین اوسنے کہا اب تو کچھ نہین بتلا سکتا۔ مین زندگی سے مر رہا ہون لیکن کتاب موجود ہے جسکو مینے دل سے نکالا ہے۔ اس سے سب حال معلوم ہو جاوے گا مطلب اسکا صاف ہے اور تمام ہدائتین بھری ہین اسکو مانو تو تم سب خوشحال رہوگے چونکہ اور کوئی صورت نہ تھی کہ تمہارے لیئے ایسی کتاب دیتا اسواسطے مینے اپنے رگھائے خون سے اوسے لکھا ہے اور وہ خون عین دل کا ہے اب تو ایسی لو یہ آخری اور سب سے عمدہ نشان میری محبت کا ہے۔ یہ کہکر چپ ہو رہا اور تھکاوٹ کے مارے مردہ ہوکر مین

پر گر پڑا۔ سبحان اللہ کیا ہی دوست ہے اور کیسی اچھی بات ہے۔
بیبری اس تقریر کو تم سمجھتے ہو یا نہین۔ ہم جزیرہ پر رہتے ہین اور بیماریان
خوفناک جہاز ہین جو آتی ہین اور ہمین لیجاتی ہین۔ اور وہ دور دراز
ملک جہان ہم جاتے ہین ہمیشگی ہے اور وہ عزیز دوست مسیح ہے
جو قبر کی راہ سے ہمیشگی مین گیا اور وہ کتاب بیبل ہے جو اوس نے
ہمارے واسطے لکھی تا کہ ہم بڑی عدالت مین امتحان دینے کے لیئے
تیار ہو جاوین۔ اور اسلیئے کہ ہم ہمیشگی کے ملک مین پہونچین اور آرام
پاوین اوسنے اپنی روح موت کے حوالہ کر دی۔ پس جو لوگ یسوع
مسیح سے محبت نہین رکھتے ہین۔ اور جو لوگ بیبل کی بابت سوچتے
یا اوسے پڑہتے نہین ہین وہ کیسی اچھی کتاب سے غافل ہین۔
سب کو ایک مرتبہ قبر سے نکلنا ہوگا۔ لیکن سب کو حصہ برابر ملے گا۔
تمنے ساقی اور نان پز کا قصہ یوسف کے بیان مین پڑہا ہوگا کہ دونون
ایکہی وقت مین قید سے رہا ہوئے تھے لیکن ایک نے عزت پائی اور
دوسرا لٹکایا گیا۔ اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جسمین
وے جو سب قبرون مین ہین اوسکی آواز سنین گے اور نکلین گے
جنھون نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھون نے

بدی کی ہے سزا کی قیامت کیواسطے یوحنا ۵ و ۲۸ و ۲۹ - قبر گویا کہ توشک خانہ
ہے جسمین نیک لوگ جاکر اچھی پوشاک پہنین گے اور وہان سے نکلکر اپنے
خداوند خدا سے ملین گے لیکن شریرون اور ناپاکون کے لیئے وہ قیدخانہ
ہے جسمین سزا پانے تک قید رہین گے -

جب عیسائی مرتے ہین تو خدا کے فرشتے اونہین آکر لیجاتے اور خدا
کا جلال دکہاتے ہین اور جسم آرام سے قبر مین رہجاتا ہے - فرشتے کہتے ہین
زیتون کا پہاڑ اور آسمانی یروسلم اور فرشتون کی بیشمار جماعت اور راستبازانہ
آدمی جو کامل ٹھہرایے گئے اونکی ارواح وہان ہین - وہ کہتے ہین کہ اب
تم خدا کے پاس آسمان کو جاتے ہو جہان زندگی کا درخت دیکھوگے جس سے
وہ پھل کہاؤگے جو کبھی بگڑتے نہین - جب تم وہان پہونچوگے تو تمہین سفید
ملبوس عطا ہوگا - اور ہر روز بلکہ ابدالاباد تمہاری رفتار وگفتار بادشاہ
کے ساتھہ ہوگی - وہان تمہارے سامنے وہ باتین پھر نہ آئین گی جو طبقہ
ادنے زمین مین آتی تہین یعنے رنج و بیماری اور تکلیف اور موت کیونکہ
وہ باتین سب گذر چکین گی - اب تم ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور
اون نبیون کے پاس جاتے ہو جنہین خدا نے آنیوالی برائی سے بچاکر
بستر استراحت پر اور راستبازی کی راہ مین قائم کیا ہے - اوس پاک

جگہ مین تمہین کیا کرنا ہوگا - وہان تم اپنی ساری تکلیفون کے عوض راحت
پاؤگے اور جو رنج اوٹھائے ہین اوسکی خوشی حاصل کروگے جو جو بیج بوئے ہین اونکو
کاٹوگے نیز جسقدر تمنے دعائین مانگی اور آنسو بہائے ہین اور خدا کی راہ
مین تکلیفین اوٹھائی ہین اون سب کا ثمرہ پاؤگے - سونے کے تاج تمہین
پہنائی جائینگے اور خدائے قدوس کی نظرون کے سامنے رہوگے وہان
تم اوسے دیکھوگے کہ کیسا ہے - وہان تم تعریف اور خوشی کے نعرون اور
شکرگذاری کے ساتھہ اوسی کی بندگی کروگے جسکی بندگی اس دنیا مین تم
کرنا چاہتے تھے لیکن بسبب ضعف جسم کے بمشکل کرسکتے تھے وہان تمہاری
آنکھین اوس قادر مطلق کے دیکھنے سے اور تمہارے کان اوسکی آواز سننے
سے خوش ہونگے - وہان تم اپنے دوستون کو جو تمہارے سامنے سے دور
ہوئے تھے پھر دیکھوگے اور ہر شخص جو اوس پاک جگہہ مین تمہارے بعد
جاوے گا خوشی سے اوس سے ملوگے - وہان تم جلال اور شان وشوکت
کی پوشاک پہنے ہوگے اور ایسا سامان تمہارے پاس ہوگا کہ جلال کے
بادشاہ کے ساتھہ سوار ہوکر نکلوگے - جب وہ تُرہی کی آوازون کے ساتھ
بادلون مین ہوکے بازون پر آوے گا تو تم اوسکے ساتھ ہوگے اور جب
وہ عدالت کے تخت پر بیٹھے گا تو تم اوسکے پاس بیٹھوگے - ہان اور جب

وہ لوگون کو اونکے اعمال کے موافق حکم دیگا کہ فرشتے ہو جائین یا آدمی تو تم بہی اوس عدالت مین سرخرو ہوگے کیونکہ جو اوسکے دشمن ہین وہ تمہارے بہی دشمن ہونگے اور جب وہ ترہی کی آواز کے ساتھہ شہر کو لوٹیگا تم بہی اوسکے ساتہ لوٹوگے اور ہمیشہ اوسی کے ساتہ۔ ہوگے ۔

ایس اے میرے عزیز لڑکو جو کوئی خدا کی اطاعت کرتا اور شافع سے محبت رکھتا ہے اوسکی ایسی شان ہوگی اور جب تم قبر سے اوٹھوگے تو ایسا ہی مرتبہ تمہارا بہی ہوگا اگر تمنے خدا کی اطاعت کی ہوگی۔ اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون جو لوگ اس کتاب کو پڑہین یا سُنین گے اونمین بہت ایسے ہونگے جنکو مین جانتا بہی نہین ہون اور عدالت کے بڑے دن تک اونکا دیکہنا نصیب نہ ہوگا ۔

کاشکے اگر تم مین ایک بہی اس کتاب کو پڑہے جسسے حیات ابدی پاوے تو مین اوس سے جب ملونگا تو ایسا خوش ہونگا کہ اگر ایک سلطنت بہی تمہین دیسکتا تو بہی اسقدر خوش نہ ہوتے۔ مرتے دم تک مذہب کو مت چہوڑو شاید ایک ہفتہ کے اندر مرجاؤ۔ نجات دہندہ کی تلاش کرو۔ اوسکے کلام کو پڑہو اور اُسکے احکام بجالاؤ اپنے آپ کو اوسکے سپرد کردو پہر تو قبر صرف سو رہنے کی جگہ ہوگی اور خدا تمہارے لیئے آسمان مین ہمیشہ کے جلال کا گھر تیار کریگا۔ آمین تمام شد

CALL No. { ۲۹۷ ش ۱۱ دم ACC. No. ۹۳۸۹۹
AUTHOR. ... تاج
TITLE ... دلبستان معرفت ۱۸۲۲ء

R13.04.02.

URDU STACKS

THE BOOK MUST BE ... THE TIME

Date | No. | Date | No.
R13.04.02.
3094

MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

-:RULES:-

1 The book must be returned on the date stamped above.

2 A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

A.M.U.